مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

فَتْحُ الْوَدُوْدِ بِأَحْكَامِ التَّسْمِيَةِ لِلْمَوْلُوْدِ

آپ نام کیسے رکھیں؟

اسلامی نام اور ان کے احکام

جدید اضافہ شدہ ایڈیشن

مؤلف

محمد خالد خان قاسمی

خادم تدریس جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

نام کتاب : **آپ نام کیسے رکھیں؟**

تالیف : **محمد خالد خان قاسمی**

خادم تدریس جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

صفحات : ۲۸۸

تاریخ طباعت : صفر المظفر ۱۴۳۷ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۵ء

ناشر : مکتبہ مسیح الامت دیوبند و بنگلور

موبائل نمبر : 9036701512 9634307336

ای میل : maktabahmaseehulummat@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرس

کیسے نام نہ رکھے جائیں؟

رہنمائے اسماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبعۂ جدیدہ

نام کا معاملہ بڑی حساسیت کا حامل ہے، کیونکہ نام آدمی کے مذہب ومشرب، نظریات و معتقدات کا غماز ہوتا ہے، اسی لئے نام کو شعائر اسلام میں شمار کیا گیا ہے، اور اس سلسلہ میں شریعت اسلامیہ نے مکمل رہنمائی ورہبری فرمائی ہے۔

مگر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان ہدایات سے ناواقف ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ نام کے معاملہ کو ایک غیر اہم معاملہ سمجھ کر لوگ من مانے نام رکھتے ہیں، اور انٹرنیٹ کی سہولت نے تو اس معاملہ کو اور دلخراش بنا کر چھوڑا ہے کہ اس پر جو اور جیسا بھی نام ملا، اس کو اختیار کر لیا جاتا ہے۔

پیش نظر کتاب **''آپ نام کیسے رکھیں؟''** نام کی اہمیت وحساسیت اور اس سلسلہ کے شرعی احکام ومسائل، ہدایات ونصائح سے مسلمانوں کو واقف کرانے اور اس بارے میں ہونے والی کوتاہیوں اور غفلتوں پر تنبیہ کے لئے لکھی جانے والی ایک حقیر نگارش ہے۔ جو پہلی دفعہ ۱۴۳۱ھ م ۲۰۱۰ء میں فیصل بکڈپو دیوبند سے شائع ہوئی، اور میرے گمان سے زیادہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی، بہت سے حضرت علماء واکابر کی جانب سے پذیرائی ہوئی، جو محض اللہ کا فضل ہے۔ **فالحمدلله علی ذلک**

الحمدللہ اب اس کا اضافہ شدہ ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس میں متعدد مقامات کی توضیح اور دیگر بہت سے اضافے کئے گئے ہیں۔ اس میں ان باتوں کا اہتمام کیا گیا ہے:

پہلے حصہ میں بعض مقامات پر حوالوں کی تکمیل کی گئی، جہاں عربی عبارات تھیں ان کا ترجمہ کر دیا گیا، نیز بعض جگہ ضروری اضافوں کے ساتھ فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف

اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم کے ایک مضمون کو بھی اس کی افادیت کے پیش نظر بطور ضمیمہ شامل کر دیا۔

''رہنمائے اسماء'' میں ناموں کی سابقہ ترتیب کو ختم کر کے تمام ناموں کو حروف تہجی کی ترتیب سے یکجا کر دیا گیا اور حضرت انبیاء وصحابہ، برگزیدہ خواتین اور صحابیات کے ناموں کو بھی اسی میں شامل کر لیا گیا، نیز اصول وقواعد کی رعایت کے ساتھ بہت سے نام بڑھائے گئے، اور اکثر ناموں کے آگے ان کے معنی بھی درج کر دئے گئے ہیں۔ اور پھر ظاہری طور پر بھی اس کو خوبصورت و دیدہ زیب بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ اس سے استفادہ بہت آسان ہو چکا ہے۔

اضافہ کے بعد جانشین اکابر حضرت مولانا ابوالقاسم صاحب نعمانی دامت برکاتہم العالیہ، مہتمم دارالعلوم دیو بند کی خدمت میں کتاب پیش کی گئی، حضرت والا نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود نظر فرما کر کلمات تائید وتبریک سے نوازا۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقعہ پر اپنے میرے والدین اور حضرات اساتذہ کرام کا ذکر خیر نہ کروں، جن کی کوششوں اور محنتوں سے مجھ جیسا ناکارہ کسی ادنی سی خدمت کا اہل ہوا، اللہ تعالی ان حضرات کو بہترین بدلہ عطا فرمائیں۔

نیز میرے جن محسنین واحباب نے میری کسی بھی طرح معاونت فرمائی، اللہ تعالی ان سب کو اس کا بہترین صلہ عطا فرمائیں، بالخصوص میرے کرم فرما، شارحِ بخاری حضرت مولانا مفتی محمد فہیم الدین صاحب مدظلہ، استاذ دارالعلوم دیو بند، مولانا زبیر صاحب قاسمی، استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، نیز مولانا محمد شارق صاحب، اور مولانا مامون صاحب قاسمی کا بھی شکر گزار ہوں، جن کا اس سلسلہ میں تعاون شامل رہا۔

اخیر میں گزارش کرتا ہوں کہ اگر کہیں اصلاح وتغییر کی ضرورت محسوس فرمائیں تو ضرور تنبیہ فرمائیں۔

محمد خالد عرف جاوید ۱۱/صفر/۱۴۳۷ھ ۲۰۱۵/۱۱/۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتسابِ کتاب

راقم الحروف اپنی اس حقیر سی کاوش کو ان حضرات واداروں کی جانب منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے:

❁ اپنے والدین کے نام جنھوں نے اس ظلوم وجہول کو علم دین کی دولت کے حصول کے لئے منتخب فرمایا؛ جب کہ ان کو اس کی سخت ضرورت تھی۔

❁ اپنے تمام اساتذہ، خصوصاً شیخی واستاذی حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کے نام جن کی محنت اور توجہ سے یہ ناچیز اس قابل ہوا۔

❁ ''ام المدارس دار العلوم دیوبند''، ''جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور'' اور ان تمام مدارس دینیہ کے نام جن میں یہ ظلوم وجہول اپنی جہالت کا اندھیرا دور کر کے علم کی روشنی حاصل کر سکا۔

محمد خالد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التقریظ

نمونۂ اسلاف، جانشینِ اکابر، فخرِ ہند

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

استاذ حدیث، ومہتمم دارالعلوم دیوبند

جناب مولانا محمد خالد خاں صاحب قاسمی، استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور کی مرتب کردہ کتاب ''آپ نام کیسے رکھیں'' اوراس کے ساتھ اسلامی ناموں کا مجموعہ ''رہنمائے اسماء'' اس وقت میرے پیش نظر ہے۔

اس کتاب میں ناموں سے متعلق اسلامی تعلیمات وہدایات کو بڑے سلیقہ سے جمع کردیا گیا ہے۔نام کی شریعت میں کیا اہمیت ہے؟ کیسے نام رکھنے چاہئیں؟ کن ناموں سے بچنا چاہئے؟ نام کا انسان کے مزاج پر کیا اثر ہوتا ہے؟ اسلام سے پہلے ناموں کے سلسلہ میں لوگوں کا کیا مزاج تھا؟ یہ ساری بحثیں کتاب کے مقدمہ میں تفصیل سے آگئی ہیں۔کتب احادیث میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات وارد ہیں اور ناموں کے انتخاب یا ان کے ردوبدل کرنے کے سلسلہ میں

آپ کا جو عمل منقول ہے ان کا بھی بقدر ضرورت ذکر کر دیا گیا ہے۔

"رہنمائے اسماء" کے نام سے ناموں کا جو مجموعہ مرتب کیا گیا ہے، وہ اتنا وسیع و عریض ہے کہ اس کے بعد کسی مزید تلاش وجستجو کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

راقم الحروف نے بھی کئی سال پہلے جامعہ اسلامیہ بنارس سے شایع ہونے والے سہ ماہی مجلّہ "ترجمان الاسلام" کے لئے "اسلامی نام" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا، جو "مقالات نعمانی" نامی مجموعۂ مضامین میں بھی شامل ہے۔ زیرنظر کتاب میں ان میں سے اکثر باتوں کا ذکر آ گیا ہے۔ اس توافق سے اور بھی مسرت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی محنت قبول فرمائے۔ اور امت مسلمہ کو اس اہم مسئلہ میں بھی صحیح راہ منتخب کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

والسلام
ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند
۱۰ر محرم الحرام ر ۱۴۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التقریظ

تھانوی وقت، عارف باللہ، فقیہ ومحدث

حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب مفتاحی دامت برکاتہم

(بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلورو خلیفہ حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

زیر نظر رسالہ **''آپ نام کیسے رکھیں؟''** میرے عزیز مولانا خالد سلمہ اللہ تعالیٰ نے میری ہی نگرانی میں لکھا ہے جس میں آنعزیز نے نہایت مدلل ومحقق انداز سے بچوں کے نام تجویز کرنے کے سلسلہ میں شرعی احکامات کو آسان زبان میں بیان کرکے اس سلسلہ میں پائی جانے والی افراط وتفریط اور مختلف قسم کے اغلاط و غلط فہمیوں کو دور کیا ہے۔آج کل بچوں کے نام رکھنے کے سلسلہ میں لوگوں نے نہایت بے راہ روی کا انداز اختیار کیا ہے، جس کی اصلاح ضروری تھی اور حضرات علماء اپنے مواعظ میں اور مصنفین کرام اپنی کتابوں میں بیان کرتے رہتے ہیں۔مگر ضرورت تھی کہ اس سلسلہ میں مفصل و مدلل ایک کتاب لکھی جائے۔الحمدللہ اس ضرورت کو آنعزیز نے پورا کردیا ہے۔اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور رسالہ کو نافع ومفید بنائے اور لوگوں کو استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

۱۲؍شعبان المعظم؍۱۴۳۱ مطابق ۲۵؍جولائی؍۲۰۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التقریظ

مسند نشین اکابر، عالم ربانی، محقق وعلامہ، استاذ الاساتذہ

حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی دامت برکاتہم

استاذ حدیث، ونائب مہتمم دار العلوم دیوبند

نحمده ونصلي على رسوله الكريم، أما بعد:

رب کریم نے پوری انسانیت کو اشرف المخلوقات بنا کر ایک عظیم شرف سے نوازا ہے اور ہزارہا نعمتیں نوع بشر کو عطا کیں ہیں، ان بے پناہ نوازشات میں سے اولاد کی نعمت بے بدل نوازش ہے، ارشاد باری ہے:

﴿يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا﴾. (الشوری: ۴۹، ۵۰) کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے اور کسی کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے، کچھ نہیں دیتا۔

بہر حال! اولاد اللہ کی بڑی رحمت ہے، اولاد کی کمی کو کسی بھی چیز سے پورا نہیں کیا جا سکتا، اس نعمت سے محروم لوگ ہی اس درد کا احساس کر سکتے ہیں، جس کے صحن چمن

میں ننھے منے بچے شگفتہ پھول کی شکل میں کھلتے ہیں، اس کا گھر خوشیوں سے معطر ہوجاتا ہے اور یہ بچے اس کی امیدوں کا محور ہوتے ہیں، اب صحیح تربیت کرکے صحیح سانچے میں ڈھالنا ہر ایک ماں باپ کی ذمہ داری ہوجاتی ہے، ماں کی آغوش سب سے پہلا مکتب ہے، روز اول ہی سے باپ کی ذمہ داری بھی شروع ہوجاتی ہیکہ: اس کی دینی تربیت کرے؛ تاکہ بچہ فطرت اسلام پر باقی رہے، جوں ہی بچہ منصۂ شہود پر آئے، تو اس کے کانوں میں اذان و اقامت کہی جائے؛ تاکہ اس کے قلب وجگر پر اللہ کی کبریائی کا نقش ثبت ہو، اس کے بعد نمبر ہے نام وغیرہ رکھنے کا، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام تجویز کیا جائے''۔ (ابو داؤد، ترمذی) نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جب کسی کے اولاد ہو، تو اس کا نام اچھا رکھے، بچوں کا اچھا نام رکھنا بھی والدین کی ذامہ داری ہے؛ بلکہ بچوں کا یہ حق ہے کہ ان کا نام اچھا رکھا جائے۔ ایک حدیث میں ارشادگرامی ہے کہ: ''قیامت کے روز تم اپنے ناموں اور اپنے باپوں کے ناموں سے پکارے جاؤگے؛ لہٰذا تم اچھے نام رکھو''۔ (ابوداؤد)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے مسلمانو! جہاں تک ممکن ہو، اپنے بچوں کے نام انبیاء کرام کے ناموں پر رکھا کرو اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نام ''عبداللہ'' اور ''عبدالرحمٰن'' ہیں (ابوداؤد) یعنی اچھے نام وہ ہیں جن سے اللہ کا بندہ ہونا معلوم ہوتا ہو اور ایمان واسلام کی صفات ظاہر ہوتی ہوں اور ان کے معانی عمدہ ہوں، بُرا نام رکھنے سے اسلام میں روکا گیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناپسندیدہ ناموں کو اچھے ناموں سے تبدیل فرمادیا کرتے تھے''۔

الغرض "آپ نام کیسے رکھیں؟" اس نام سے یہ اسلامی نام اور ان کے احکام کا مجموعہ جناب مولانا محمد خالد خان قاسمی عرف جاوید صاحب زید مجدہ، استاذ جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم بنگلور نے تیار کیا، بندے نے شروع کے کچھ اوراق مسلسل دیکھے اور بعدہ جگہ جگہ سے نظر ڈالی، کتاب بہت پسند آئی، بڑی عرق ریزی سے اس کو تیار کیا گیا ہے اور ہر بات باحوالہ ہے۔

خاص کر اس دور میں اس کی اور قدر بڑھ جاتی ہے جب کہ بچوں ناموں کے انتخاب میں لوگ بے راہ روی کا شکار ہوں اور اپنی سیکولر ذہنیت کو ظاہر کرنے کی خاطر اغیار کے نام پر نام رکھتے ہوں، یا فلمی ستاروں سے چھانٹ کر نام لا رہے ہوں، یا بے معنی اور برے مفہوم رکھنے والے نام متعین کر رہے ہوں۔

اس کتاب سے انشاء اللہ ناموں کے حوالے سے صحیح روشنی ملے گی اور اچھے ناموں کے انتخاب میں سہولت ہوگی، واقعۃً نام کے اثرات ذات پر پڑتے ہیں؛ اس لیے اچھے نام رکھنے چاہئیں اور اس طرح کی کتابوں سے استفادہ کرنا چاہیے۔

مزید برآں اس کتاب کے ساتھ ایک رسالہ بہ نام **"رہنمائے اسماء"** ہم رشتہ ہے جس سے کتاب کی افادیت دوآتشہ ہوگئی ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو قبول عام عطاء فرمائے اور اس کے افادے کو تام فرمائے، آمین، یارب العالمین، بجاہ سید المرسلین۔

التقریظ

حضرت مولانا شمس الدین صاحب دامت برکاتہم

(بانی ومہتمم مدرسہ ضیاء العلوم، نانوتہ، وخلیفہ حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب سنسار پوری مدظلہ)

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا، امابعد:

بندہ کی حاضری بنگلور میں جمادی الاولیٰ کے اوائل میں ہوئی ہمراہ مولوی صلاح الدین مظاہری، الجامعۃ الاسلامیۃ مسیح العلوم میں چند روز قیام رہا۔ عزیز القدر مفتی شعیب اللہ خان مفتاحی جو اس ادارے کے بانی ومہتمم ہیں ان کا نظم ونسق تعلیم وتربیت مہمان نوازی، اخلاق و عادات قابل تحسین وافریں ہیں اور نہایت اشاعت دین میں متفکر ہیں اور میرے انداز کے مطابق ان کی مساعی جمیلہ فوق التوقع ہیں، باری تعالیٰ قبول فرمائے اور ہم سے اور ان سے دینی خدمات قبول فرمائے۔ مدرسہ مسیح العلوم کے ایک مدرس جو اولاً اسی مدرسہ کے فیض یافتہ بھی ہیں اور اب قاسمی بھی ہیں یعنی مولانا محمد خالد خان قاسمی عرف جاوید قاسمی نے اپنی ایک کاوش بھی پیش کی **(آپ نام کیسے رکھیں؟)** جو وقت حاضر کی ایک آواز اور اہم ضرورت ہے اور اکثر لوگ نام رکھنے میں جو لاپرواہی کررہے ہیں ان کے لئے ایک مفید کتابچہ ہے۔ میری گزارش ہے کہ احباب اسلام اپنے بچوں کے نام رکھنے میں اس سے استفادہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو نافع فرمائے اور مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد شمس الدین

۶؍جمادی الاولیٰ؍۱۴۳۰ھ

مُقَدِّمَة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

الحمد لله رب العالمين،حمدا يوافي نعمه و يكافئ مزيده،الذى علم اٰدم الأسماء،له الأسماء الحسنٰى،والصلاة والسلام علٰى نبيه و صفيه محمدالذى قال:﴿اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَا ئِكُمْ وَ اَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْااَسْمَائَكُمْ﴾وعلٰى آله وأزواجه واصحابه أجمعين ومن تبعهم باحسان الٰى يوم الدين.

مذہبِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے،جس میں تمام متبعینِ اسلام کے لئے زندگی کے تمام مراحل وگوشوں کے احکام وہدایات موجود ہیں۔جن میں نقص وکمی، دشواری وتنگی اورظلم وزیادتی نام کی کوئی شئی نہیں،اوراسکی تعلیمات ایسی جامع ،مکمل اورمفید ہیں کہ ہرایک کے لئے ہرجگہ،ہرزمانے اور ہرحالت میں قابلِ عمل ہیں۔لہٰذا ایک سچے مسلمان کا یہ شیوہ ہونا چاہئے ، بلکہ فریضہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام مراحل ومسائل میں اسلام کا صحیح متبع اورپیروکار بننے کی کوشش کرے۔

بچوں کی تعلیم وتربیت کا مسئلہ بھی بڑااہم ہے،اس لئے کہ دراصل یہی وہ مرحلہ ہے،جس میں انکے مستقبل کا نقشہ تیارہوتا ہے۔اسی لئے دین اسلام نے بھی اپنے پیروکاروں کواس سلسلہ میں احکامات اورہدایات دئے ہیں اور پوری وضاحت کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ بچوں کےوالدین پرکیاحقوق ہیں؟۔

اچھے نام رکھنے کی فضیلت اور اہمیت

انہی حقوق میں سے ایک اہم ترین حق یہ ہے کہ بچہ کا اچھا نام رکھا جائے؛ کیونکہ نام انسان کا پتہ دیتا ہے، اسی سے بچہ کی معاشرہ میں شناخت ممکن ہے، بغیر نام کے اس کی پہچان وشناخت دشوار ہے، اسی لئے ہر زمانہ اور ہر قوم میں نام کا رواج رہا ہے، نام بچہ کے لئے زیب وزینت کا سامان ہے، اچھے نام سے دل میں اس کی عظمت قائم ہوتی ہے، جب کہ برے نام طبیعت پر گراں گزرتے ہیں، اور اس نام والے کو بھدّا بنا دیتے ہیں، نام باپ اور سرپرست کی جانب سے وہ قیمتی تحفہ وہدیہ ہے، جو بچہ کے ساتھ دنیا وآخرت میں ہمیشہ لگا رہتا ہے، کہیں جدا نہیں ہوتا جیسے آدمی نام سے دنیا میں جانا پہچانا جاتا ہے، ویسے ہی آخرت میں بھی اس کی شناخت اسی سے ہوگی۔

بھلا اتنے اہم معاملہ میں شریعت اسلامیہ اہل اسلام کو غافل کیسے چھوڑ سکتی تھی؟ چنانچہ دین اسلام میں اس سلسلہ میں مکمل ومفصل رہنمائی موجود ہے اور اس کو اولاد کے حقوق میں سے شمار کیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ : أَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى الْوَلَدِ فَمَا حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ؟قَالَ أَنْ يُحْسِنَ اِسْمَهُ وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ جان لیا کہ بچہ پر باپ کا کیا حق ہے، پس (آپ بتائیں کہ) باپ پر بچے کا کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (باپ پر بچہ کا یہ حق ہے کہ) اسکا

اچھا نام رکھے اور اسکو حسن ادب سے آراستہ کرے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۸۶۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّ مِنْ حَقِّ الْوَلَدِعَلَى الْوَالِدِأَنْ يُحْسِنَ اِسْمَه' وَيُحْسِنَ أَدَبَه'. (باپ پر بچہ کے حقوق میں سے یہ ہے کہ اس کا عمدہ نام رکھے، اور حسن ادب سکھائے)

(مسند بزار: ۸۵۴۰)

ایک حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے نام کو باپ کی جانب سے ہدیہ اور تحفہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

أَوَّلُ مَا يَنْحَلُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ اِسْمُه' فَلْيُحْسِنْ اِسْمَه'. (آدمی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے، اسلئے چاہئے کہ اسکا اچھا نام رکھے.)

(جامع الاحادیث: ۹۶۴۹/الجامع الکبیر للسیوطی: ۹۸۹۷ عزیاہ الی ابی الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوْا أَسْمَائَكُمْ. (قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ لہذا تم اچھے نام رکھا کرو.)

(ابوداؤد: ۶۷۶/۲، السنن الکبری للبیہقی: ۵۱۵/۹، سنن دارمی: ۲۷۵۰، صحیح ابن حبان: ۵۸۱۸، مسنداحمد: ۲۱۷۳۹، مسندعبدابن حمید: ۲۱۳)

مذکورہ بالا روایات واحادیث سے معلوم ہوا کہ:

ا۔باپ پر بچے کا یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔لہٰذا باپ کو چاہئے کہ بچے کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی نہ کرے۔

۲۔اچھا نام باپ کی جانب سے بچہ کے لئے تحفہ ہے؛لہٰذا خوب سے خوب تر تحفہ دینے کی کوشش کرے۔

۳۔قیامت کے دن اپنے اوراپنے آباء کے ناموں سے پکارا جائیگا۔لہذا اچھے نام کا انتخاب کرنا چاہئے،تاکہ میدان آخرت میں اپنے برے نام کی وجہ سے بھری محفل میں رسوائی اور سبکی نہ ہو۔

ناموں کے سلسلہ میں جاہلی نظریہ

عربوں کے دین،اخلاق،عادات اور معاملات غرض یہ کہ ان کے تمام اقوال، افعال اور افکار سے جاہلیت ٹپکتی تھی اسکا بدیہی نتیجہ ہے کہ ان کے ناموں پر بھی جاہلی اثرات ہوں چنانچہ ان کے بہت سے نام اس قسم کے تھے مثلاً:عبدالعزی (عزی بت کا بندہ)عبدالکعبہ (کعبہ کا بندہ)عبدالشّمس (سورج کا بندہ)ذئب (بھیڑیا)غراب (کوّا)عاصی (گنہگار مرد) عاصیہ (گنہگار عورت) حباب،اجدع (شیطان کے نام جیسا کہ حدیث میں ہے)حزن (سخت ودشوار گزار زمین)وغیرہ شرکیہ،برے،بھدّے اور گندے معانی پر مشتمل اور درندوں وغیرہ کے ناموں پر مشتمل تھے۔

عرب عربی زبان کے شہسوار تھے:اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ نام اتفاقی ہوں گے؛بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ نام ان کے جاہلی افکار کا نتیجہ تھے۔شرکیہ نام تو ظاہر ہے کہ

ان کے نزدیک وہ کوئی معیوب نہیں بلکہ محبوب تھے؛ اس لئے کہ شرک ہی ان کا مذہب تھا اور دیگر نام جو جانوروں، درندوں کے ناموں پر یا ڈراؤنے وغیرہ تھے، ان کے متعلق ان کا جاہلی نظریہ کیا تھا، اس کا اندازہ ابوالرقیش اعرابی کے اس جواب سے لگایا جا سکتا ہے۔

”قيل لأبي الرقيش الكلابي الأعرابي: لم تسمون أبناء كم بشر الأسماء نحو: كلب وذئب؟ وعبيدكم بأحسن الأسماء نحو: مرزوق و رباح؟ فقال: انما نسمي أبنائنا لأعدائنا، وعبيدنا لأنفسنا، يريد أن الأبناء عدة لأعداء وسهام في نحورهم فاختار لهم هذه الأسماء.“

”ابوالرقیش اعرابی سے کسی نے دریافت کیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ تم لوگ اپنی اولاد کے لئے کلب (کتا) ذئب (بھیڑیا) اس قسم کے برے نام اور اپنے غلاموں کے لئے مرزوق (رزق دیا ہوا) رباح (نفع پانے والا) اس قسم کے عمدہ نام تجویز کرتے ہو؟ ابوالرقیش اعرابی نے جواب دیا کہ: بیٹوں کے نام دشمنوں کے لئے اور غلاموں کے نام اپنے لئے رکھتے ہیں یعنی غلام تو اپنی خدمت کے لئے رکھے جاتے ہیں، بخلاف اولاد کے کہ وہ دشمنوں سے سینہ سپر ہو کر جنگ کرتی ہے، اس لئے ان کے یہ نام تجویز کئے گئے؛ تا کہ دشمن اس قسم کے نام سنتے ہی مرعوب ہو جائے“۔

(الروض الأنف: ١/ ٢٨، السيرة النبوية لابن هشام رحمه الله: ١/ ٢، سيرة المصطفى: ١/ ٢٦)

جاہلی نام اور حضور ﷺ کا معمول

عرب کے ناموں کے سلسلہ میں اس نظریہ کا اثر تھا کہ قبل از اسلام ان لوگوں کے اس قسم کے نامناسب وبیہودہ نام بھی ہوا کرتے تھے۔لہذا جب ان میں سے کوئی مشرف بہ اسلام ہوتا اور اس کا نام قابلِ اصلاح ہوتا تو آپ ﷺ اس کی اصلاح فرما دیتے تھے اور اس کا خوب اہتمام فرمایا کرتے تھے۔چنانچہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُغَیِّرُ الاسْمَ القَبِیحَ.

(حضور اکرم ﷺ برے نام بدل دیا کرتے تھے)

(ترمذی شریف ابواب الآداب:۲/۱۱۱)

یہاں ہم آپ کے نام بدلنے کے چند نمونہ نقل کرتے ہیں:

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کے پاس آنے والے ایک وفد میں،ایک صاحب تھے جنہیں ''اُصرم'' کہا جاتا تھا۔تو آپ نے ان سے پوچھا:تمہارا نام کیا ہے؟انہوں نے کہا:''اُصرم'' آپ نے فرمایا: بلکہ تم ''زرعہ''ہو۔

(ابوداؤد:۴۹۵۴)

طبرانی کی معجم کبیر میں یہ روایت تھوڑی تفصیل کے ساتھ ہے:

حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے والے ایک وفد میں بنی شقرہ کے ایک صاحب تھے،جو آپ کی خدمت میں ایک حبشی غلام -جسے انہوں نے انہیں علاقوں میں خریدا تھا- لے کر آئے،اور کہا کہ:اے اللہ کے رسول!میں نے اس کو خریدا ہے،میں چاہتا ہوں کہ

آپ اس کا نام رکھ دیں اور اس کے حق میں برکت کی دعا فرمادیں۔آپ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا:''أَصْرَم'' (جس کے معنی ہیں: کاٹنے والا، ترک سلام و کلام کرنا) آپ نے فرمایا: بلکہ (آج سے) تمہارا نام ''زُرْعَه'' ہے۔پھر پوچھا کہ تم اس غلام سے کیا کام لینا چاہتے ہو؟ انہوں کہا میں اس کو (اپنے جانوروں کا) چرواہا بنانا چاہتا ہوں۔آپ نے فرمایا: تب تو یہ ''عاصم'' ہے، اور پھر آپ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

(المعجم الکبیر: ۵۲۴)

حضرت عبداللہ ابن الحارث بن جزءزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک پردیسی مسلمان کی وفات ہوگئی، (ان کی تدفین کے وقت) آپ نے میرا نام پوچھا جب کہ آپ قبر کے پاس تھے۔میں نے کہا:''عاص''۔(جس کے معنی ہیں گنہگار) پھر آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے بھی کہا:''عاص''۔ عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ تو انہوں نے بھی کہا :''عاص''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے فرمایا کہ: تم لوگ قبر میں اترو، تم سب کا نام عبداللہ ہے۔حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ہم لوگ قبر میں اترے، اور اپنے ساتھی کی تدفین سے فارغ ہو کر قبر سے واپس اس حال میں ہوئے کہ ہم سب کا نام بدل چکا تھا۔

(مسند البزار: ۳۷۸۹)

رائطہ بنت مسلم اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں فرمایا کہ: میں نے جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا:''غُرَاب'' (جس کے معنی ہیں کوّا) آپ

نے فرمایا: غراب نہیں بلکہ تم (آج سے) "مُسلِم" ہو۔

(الأدب المفرد: ۸۲۴، المعجم الکبیر: ۱۰۵۰)

ہم نے یہاں چند نمونہ نقل کئے ہیں، ورنہ کتب حدیث میں اور بہت سی روایات ہیں کہ جب بھی کوئی آپ کی خدمت میں آتا تو اس کا نام معلوم فرماتے اور ضرورت ہوتی تو اصلاح فردیتے تھے۔ اس سے آپ کی نظر میں ناموں کی غیر معمولی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھے اور برے نام کا اثر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اچھے ناموں پر خوش ہوتے اور برے نام آپ پر بڑے ہی شاق گزرتے تھے۔ علامہ ابن قیم تحفۃ المودود میں فرماتے ہیں:

"برے نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑے گراں گزرتے تھے، چنانچہ انسانوں، علاقوں اور جگہوں، قبیلوں اور پہاڑوں کے برے نام آپ کو انتہائی ناپسند تھے، حتی کہ آپ ایک سفر میں دو پہاڑیوں کے بیچ سے گذرے، تو ان کے نام معلوم فرمائے۔ بتایا گیا کہ ان کے نام "فاضح" اور "مخزی" ہیں (ان دونوں کے معنی رسوا کرنے والے کے ہیں)، تو آپ نے (ناپسندیدگی کی وجہ سے) ان سے اعراض کیا اور وہاں سے نہیں گزرے۔"

(تحفۃ المودود بأحکام المولود: ۲۰۲)

نیز آپ اگر کسی کو کہیں روانہ فرماتے تو پہلے اسکا نام معلوم کرلیا کرتے اگر غلط ہوتا تو اسے بدل دیتے تھے۔ ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول منقول ہے:

كَا نَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا بَعَثَ عَامِلاً سَئَلَ عَنْ اِسْمِهِ

فَاِذَا أَعْجَبَهُ اِسْمُه' فَرِحَ بِهِ وَرُئِیَ بِشْرُ ذَالِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اِسْمَه' رُئِیَ کَرَا هِیَّةُ ذَالِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَادَخَلَ قَرْیَةً سَئَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ أَعْجَبَهُ اِسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُئِیَ بِشْرُ ذَالِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَ اِنْ کَرِهَ اِسْمَهَا رُئِیَ کَرَا هِیَّةُ ذَالِکَ فِیْ وَجْهِهٖ.

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون بدنہیں لیتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عامل کوکہیں روانہ کرنے لگتے تو اسکا نام دریافت فرماتے اگراسکا نام اچھا معلوم ہوتا تو آپ اس سے خوش ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہوتا اور اگراس کا نام برا معلوم ہوتا تواس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہوتی (یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نام کوکسی اچھے نام سے بدل دیتے) اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے اگرآپ صلی اللہ علیہ وسلم کواس کا نام اچھا معلوم ہوتا تو اس سے خوش ہوتے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے ظاہر ہوتی اور اگراس کا نام برامعلوم ہوتا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری آپ کے چہرہ سے ظاہر ہوتی۔

(رواہ ابو داود فی با ب الکھانۃ و التطیر : ۲/۵۴۷، سنن کبری للبیھقی:۱۶۹۶۳)

اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے کوئی کام لیتے تو کبھی اس کا

نام معلوم فرمالیا کرتے تھے۔ایک حدیث میں ہے:

عن أبی حدرد رضی اللہ عنہ قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ یَسُوْقُ اِبِلَنَا هٰذِه أَوْقَالَ مَنْ یبلغ اِبِلَنَا هٰذِه قَالَ رَجُل انا فقال مااسمک قال: فلان. قال: اجلس. ثم قام آخر. فقال: ما اسمک. فقال: فلان. فقال: اجلس. ثم قام آخر. فقال: ما اسمک. قال: ناجیة. قال: أنت لها فسقها.

ترجمہ: حضرت ابوحدرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ان اونٹوں کو کون ہنکائے گا ایک شخص نے کہا: میں. تو آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: فلان (یعنی کوئی نامناسب نام تھا) آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر ایک دوسرے صاحب کھڑے ہوئے تو آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: فلان (یہ بھی کوئی نامناسب نام تھا) تو آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ پھر ایک صاحب کھڑے ہوئے تو آپ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ناجیہ (جس کے معنی ہیں نجات پانے والا) آپ نے فرمایا: تم ان اونٹوں کو ہانکو۔

(مستدرک حاکم: ۷۷۳۰، المعجم الکبیر: ۸۸۶، الأدب المفرد: ۲۲۲)

تنبیه:

یہاں یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ایک فطری تقاضا ہے، شگون بد نہیں ہے، جس سے کہ آپ نے منع فرمایا ہے؛ کیونکہ

کسی برے نام کو سن کر نا گواری ہونا تطیر یعنی شگونِ بد لینا نہیں ہے، شگونِ بد تو اس صورت میں ہوتا جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم برے نام کو سن کر اپنے کام یا اپنے سفر کو ترک کر دیتے جیسا کہ شگونِ بد لینے کی صورت میں ہوتا ہے، تاہم کسی شخص یا آبادی کا برا اور بھدّا نام سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارک سے نا گواری کے اثرات نمایاں ہوتے تھے؛ کیونکہ طبیعت کا اچھائی و برائی سے متاثر ہونا اور اسکے نتیجے میں خوشی یا ناخوشی کا ظاہر ہونا، تفاؤل وتطیر سے قطعِ نظر ایک فطری وطبعی بات ہے، اسی وجہ سے پہلی روایت میں صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمادیا کہ ''نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے''۔ **فافهم و لا تغفل**

نام کا اثر مسمّٰی کی ذات پر

مذکورہ حدیث کی شرح میں ابن ملک رَحِمَہُ اللہُ کہتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد، خادم کے لئے اچھا نام اختیار کرنا سنت ہے؛ کیونکہ بسا اوقات برے نام تقدیر کے موافق ہوجاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام خسار (جس کے معنٰی ہیں خسارہ) رکھے تو ہوسکتا کہ کسی موقع پر خود وہ شخص یا اس کا بیٹا تقدیرِ الٰہی کے تحت خسارہ میں مبتلا ہوجائے اور اس کے نتیجہ میں لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ اس کا خسارہ میں مبتلا ہونا نام کی وجہ سے ہے اور بات یہاں تک پہونچے کہ لوگ اس کو منحوس جاننے لگیں اور اس کی ہم نشینی سے احتراز کرنے لگیں۔

(مظاہر حق: ۵/ ۳۰۰ / مرقاۃ المفاتیح: ۸/ ۴۰۳)

استاد محترم حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم اولاد کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب اولاد پیدا ہو تو اس کا اچھا نام رکھنا؛ کیوں کہ حدیث میں ہے ہر نام کا حصہ ہے یعنی جیسا نام ہوگا ویسا مسمٰی ہوگا، عاقل نام ہوگا اور اس کو بار بار اس نام سے پکارا جائے گا تو اس میں عقلمندی پیدا ہوگی اور اگر بدّھو نام رکھا جائے گا اور اس کو بار بار اس نام سے پکارا جائے گا، تو وہ ناسمجھ بن جائے گا''۔

(تحفۃ الالمعی: ۶/ ۵۸۷)

نام کی وجہ سے خاندان میں سختی باقی رہی

الغرض مسمٰی پر نام کا اثر مرتب ہوتا ہے اچھے ناموں کے اچھے اثرات اور برے ناموں کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ واقعہ منقول ہے:

عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ شَیْبَۃَ قَالَ جَلَسْتُ اِلٰی سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ فَحَدَّثَنِیْ أَنَّ جَدَّہٗ حَزَنًا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْمُکَ قَالَ اسْمِیْ حَزَنٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ سَھْلٌ قَالَ ھَلْ اَنَا بِمُغَیِّرٍ اِسْمًا سَمَّانِیْہِ أَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا الْحَزُوْنَۃُ بَعْدُ.

ترجمہ: حضرت عبدالحمید ابن جبیر ابن شیبہ کہتے کہ (ایک دن) میں حضرت سعید ابن المسیب کی خدمت میں حاضر تھا کہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا جن کا نام حزن تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا میرا نام حزن (جس کے معنٰی ہیں سخت اور دشوار گزار زمین) ہے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (حزن کوئی اچھا نام نہیں ہے) بلکہ میں تمہارا نام سہل (اس کے معنی ہیں ملائم اور ہموار زمین، جہاں آدمی کو آرام ملے) رکھتا ہوں۔ میرے دادا نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے اب میں اس کو بدل نہیں سکتا۔ حضرت سعیدؒ نے فرمایا کہ: اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں ہمیشہ سختی رہی۔

(ابوداؤد: ۲/ ۶۷۷، مصنف عبد الرزاق: ۱۱/ ۴۱، السنن الکبریٰ: ۹/ ۵۱۶ بخاری: ۲/ ۹۱۴)

نام کی وجہ سے خاکستر ہو گئے

سیدنا امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ عجیب وغریب واقعہ بھی ملاحظہ فرمایئے:

اِنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِرَجُلٍ مَا اسْمُکَ فَقَالَ جَمْرَۃُ قَالَ ابْنُ مَنْ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ قَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْحَرُقَۃِ قَالَ اَیْنَ مَسْکَنُکَ قَالَ بِحُرَّۃِ النَّارِقَالَ بِأَیِّھَا قَالَ بِذَاتِ لَظّٰی فَقَالَ أَدْرِکْ أُھْلَکَ قَدْ احْتَرَقُوْا قَالَ فَکَا نَ کَمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ بولا جمرۃ (انگارہ) انہوں نے پوچھا باپ کا نام؟ کہا شہاب (شعلہ) پوچھا کس قبیلہ سے ہو؟ کہا حرقۃ (سوختہ شدہ) سے، پوچھا کہاں رہتا ہے؟ کہا حرۃ النار (آگ کی سرزمین) میں، پوچھا کون سی جگہ میں؟ کہا ذات لظی (آتش فشاں) میں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جا! اپنے لوگوں کی خبر

لے کہ وہ سب جل گئے ہیں۔ راوی نے کہا جب وہ شخص گیا تو دیکھا وہی حال تھا، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا (یعنی سب جل گئے تھے)۔

(مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۳، مؤطا مالک: ۳۸۴ واللفظ لہ)

ان دونوں مذکورہ واقعات میں غور کیجئے کہ ان برے ناموں نے اپنے مسمّٰی پر کیسا برا اثر دکھایا کہ پہلے واقعہ میں برے نام کی وجہ سے پورے خاندان میں سختی باقی رہی اور دوسرے واقعہ میں ان کے برے ناموں کی نحوست سے پورا گھرانا جل کر خاکستر ہوگیا۔

کتب حدیث وغیرہ میں اور بہت سارے واقعات منقول ہیں جن کو بخوف طوالت ترک کیا جاتا ہے۔ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے تحفۃ المودود میں اس قسم کے کئی واقعات جمع کردئے ہیں، جن کو مزید شوق ہو وہاں دیکھ سکتے ہیں۔

الغرض اس سے اتنی بات واضح ہوگئی کہ کبھی ناموں کے اچھے، برے اثرات مسمّٰی پر مرتب ہوتے ہیں؛ لہٰذا اچھے ناموں کا انتخاب کرنا چاہئے اور برے ناموں سے احتراز کرنا چاہئے۔

نام کا اثر اور جدید سائنس

اس بات کو کہ نام کا اثر مسمّٰی کی ذات پر مرتب ہوتا ہے جدید سائنس نے بھی تسلیم کیا ہے۔ سنت نبوی اور جدید سائنس کے مصنف جناب محمد طارق محمود صاحب چغتائی لکھتے ہیں۔

"جدید سائنس نے اچھے ناموں کو پسند کیا ہے ان کی پسند دراصل ناموں کے الفاظ اور پھر انکے اثرات کی وجہ سے ہے۔ پیرا سائیکالوجی کے ماہر پروفیسر پیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام

زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔حتی کہ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق:

''میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی''۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۳۰۲)

مندرجہ بالا احادیث،واقعات، دیگر اقوال اور تشریحات سے اچھے ناموں کی فضیلت و اہمیت، سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ان سے محبت اور ان کے اچھے و عمدہ اثرات اور برے ناموں کی برائی و مذمت اور حضور انور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ان سے نفرت اور ان کے برے اور خطرناک اثرات معلوم ہوئے۔لہٰذا ہم کو اس جانب توجہ دینا چاہئے اور اچھے و عمدہ ناموں کو اپنانا چاہئے اور برے و بھدّے ناموں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

ہماری غفلت

اتنی تاکید اور ترغیب و ترہیب کے باوجود آج کل عام طور پر اس سلسلہ میں بے احتیاطیاں بلکہ بد احتیاطیاں شروع ہو چکی ہیں،جس کے نتیجہ میں ہمارے بچے صحیح اور اسلامی ناموں سے محروم ہیں اور ایسے ناموں سے موسوم ہیں جو یا تو غلط، برے اور بھدے معانی اپنے اندر لئے ہوئے ہیں،یا ایسے لوگوں کے نام ہوتے ہیں جو غلط کار، بدکار، بدکردار یا کافر و مشرک ہوتے ہیں اور حد یہ ہے کہ بعضے نام ایسے بھی سننے میں آتے ہیں جو غلط اور بھدے ہی نہیں بلکہ اپنے شرکیہ و کفریہ معانی کی وجہ سے ناجائز و حرام ہوتے ہیں۔جب ایسے نام سننے میں آتے ہیں تو رونگٹے کھڑے ہو

جاتے ہیں۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مجھے اپنے ننہال ''ترکنا نبی'' جانا ہوا اذان سن کر مسجد پہنچا ابھی جماعت میں کچھ دیر تھی ایک بچہ پر نظر پڑی تو میں نے اس بچہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا بیٹا! تمہارا نام کیا ہے؟ اس بچے نے اپنی معصوم زبان سے کہا ''عبدالنیاز''!! نام سن کر بڑی حیرت ہوئی اور افسوس بھی اسلئے کہ ''عبد'' عربی لفظ ہے اور ''نیاز'' فارسی ہے جس پر ''الف لام'' لگا کر انہوں نے نام بنایا ہے جو عربی قواعد (گرامر) کی رو سے غلط ہے۔ اس سے قطع نظر اس کے جو معنٰی بنتے ہیں وہ بالکل غلط اور شرکیہ ہیں؛ اس لئے کہ عبد کے معنی ہیں ''بندہ'' اور نیاز کے معنٰی ہیں ''احتیاج وضرورت'' تو اس کے معنٰی ہوئے ''احتیاج وضرورت کا بندہ'' نعوذ باللہ۔ دیکھئے کتنا فاسد نام ہے، اللہ کی ذات تو بے نیاز ہے۔ مگر انہوں اپنی جہالت اور غفلت سے خدا کی ذات کو سراسر احتیاج و نیاز ہی بنا دیا۔ میں نے اس بچہ سے کہا تم نیاز کے بندے نہیں ہو بلکہ بے نیاز کے بندے ہو؛ لہٰذا اپنا نام عبدالصمد رکھ لینا، اس کے معنی ہیں بے نیاز کا بندہ۔ پھر اس بچہ نے اپنے باپ کا جو نام بتایا وہ بھی کچھ ایسا ہی بے ڈھنگا تھا۔

عبدالکلام نام ٹھیک نہیں

ایسے ہی بعض لوگ اپنا نام عبدالکلام رکھتے ہیں، یہ بھی بالکل غلط ہے، اس نام کا ترجمہ ہے '' کلام اور گفتگو کا بندہ'' اور عبد کی اضافت اللہ کے اسم ذاتی یا اسم صفاتی کی طرف کی جاتی ہے اور کلام نہ تو اسم ذاتی ہے نہ اسم صفاتی یعنی قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے جتنے اسماء آئے ہیں ان میں کلام نہیں ہے۔ اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں یعنی قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے لئے جو نام یا

صفات استعمال ہوئی ہیں وہی نام یا صفات ہم اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر سکتے ہیں ان کے علاوہ کوئی نام یا صفت گرچہ وہ معنی کے لحاظ سے ٹھیک ہو استعمال نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ انسان میں اتنی قدرت اور صلاحیت نہیں ہے کہ وہ تمام پہلوؤں کی رعایت کر کے اللہ پاک کی پاک ذات کے شایان شان الفاظ اور صفات بنا سکے۔ چنانچہ الموسوعۃ الفقہیہ میں روح المعانی سے نقل کیا گیا ہے:

ونقل عن بعضهم أن الأسماء توفيقية يراعى فيها ماورد في الكتاب والسنة والاجماع وان كل اسم ورد في هذه الأصول جاز اطلاقه عليه جل شانه ومالم يرد فيها لم يجز وان صح معناه ونقل ذلك عن ابى القاسم القشيري والآمدی.

(بعض حضرات سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں، ان میں کتاب وسنت اور اجماع امت سے منقول کی رعایت کی جائے گی، ہر وہ نام جو ان اصول سے ثابت ہو اس کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق جائز ہے، اور جو ان سے ثابت نہ ہو اس کا اطلاق جائز نہیں، گرچہ اس کے معنی صحیح ہوں۔ یہ ابوالقاسم قشیری رحمہ اللہ اور آمدی رحمہ اللہ سے منقول ہے)

(الموسوعة الفقهية : ١١ / ٣٣٩)

حتیٰ کہ قرآن وحدیث میں اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی نام استعمال ہوا ہو تو اس نام کے ذومعنی الفاظ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنے کے ہم مجاز نہیں ہیں۔ حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمہ اللہ تفسیر مظہری میں رقمطراز ہیں:

و الحاصل ان أسماء الله تعالى توقيفية فانه يسمى

جوادا و لا یسمی سخیا و یسمی عالما ولا یسمی عاقلا ویسمی رحیماولا یسمی رقیقا.

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے نام توقیفی ہیں؛ لہٰذا اسے جواد تو کہہ سکتے ہیں، سخی نہیں کہہ سکتے۔ عالم کہہ سکتے ہیں، عاقل نہیں کہہ سکتے۔ رحیم کہہ سکتے ہیں، رقیق نہیں کہہ سکتے۔

(تفسیر مظہری:۳/ ۴۳۸، انظر ایضا معارف القرآن:۴/ ۱۳۲)

دیکھئے اس مثال میں ''سخی، عاقل اور رقیق'' یہ تینوں نام ''جواد، عالم اور رحیم'' ان تینوں ناموں کے بالترتیب ہم معنی ہیں مگر اس کے باوجود پہلے تینوں نام اللہ تعالی کے لئے استعمال نہیں کئے جا سکتے؛ اس لئے کہ ان کا استعمال قرآن وحدیث میں اللہ تعالی کے لئے نہیں ہوا ہے۔

یہ تو ناموں کے سلسلہ میں ہونے والی غفلت ولاپرواہی کی وضاحت کے لئے دو مثالیں پیش کی گئیں ورنہ آج مسلمانوں میں ایسے بے شمار نام رواج پا چکے ہیں جو یا تو مہمل اور بے معنی ہوتے ہیں یا شرکیہ اور برے معانی کے حامل ہوتے ہیں یا فاسقوں اور فاجروں کے نام ہوتے ہیں۔

حالانکہ کونسے نام اچھے اور پسندیدہ ہیں اور کونسے برے اور ناپسندیدہ ہیں، کونسے نام رکھے جائیں اور کونسے نہ رکھے جائیں، ناموں کو کن خوبیوں پر مشتمل ہونا چاہئے اور کن خامیوں سے خالی اور پاک ہونا چاہئے، کس قسم کے لوگوں کے نام باعث سعادتمندی ہیں اور کن لوگوں کے نام شقاوت و بے برکتی کا سبب ہیں یہ ساری تفصیلات شریعت اسلامیہ اور احادیثِ نبویہ میں بیان کی گئی ہیں۔

بچہ کے نام کے سلسلہ میں کوتاہی پر فاروقی تنبیہ

بہر حال شریعت اسلامیہ کی نظر میں بچہ کے نام کی بڑی اہمیت ہے، اس میں کوتاہی کرنا بچہ کا حق مارنا ہے، ہم یہاں عبرت کے لئے حضرت عمر فاروقؓ کا ایک واقعہ نقل کرنا چاہتے ہیں:

ایک صاحب حضرت عمرؓ کی خدمت میں اپنے لڑکے کو کر آئے، اور شکوہ کیا کہ یہ میری نافرمانی کرتا ہے۔ آپ نے اس لڑکے سے کہا کہ کیا تم اپنے والد کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے؟ پھر آپ نے باپ کے حقوق بیان فرمائے کہ باپ کا یہ اور یہ حق ہے۔ اس لڑکے نے کہا: امیر المومنین! کیا باپ پر بچہ کا کوئی حق نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، باپ پر بچہ کا یہ حق ہے کہ اس کے لئے اچھی ماں کا انتخاب کرے یعنی گھٹیا عورت کا انتخاب نہ کرے تاکہ بچہ کے لئے عار کا باعث نہ ہو۔ اور اس کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے قرآن کریم کی تعلیم دے۔ لڑکے نے کہا کہ: بخدا! انہوں میرے لئے اچھی ماں کا انتخاب نہیں کیا، میری ماں ایک باندی ہے جسے انہوں نے چار سو درہم میں خریدا تھا۔ اور پھر میرا نام بھی اچھا نہیں رکھا، چنانچہ میرا نام ”جُعَل“ (ایک قسم کا کیڑا جو تر جگہوں میں پیدا ہوتا ہے) رکھا۔ اور قرآن کریم کی ایک آیت بھی نہیں سکھائی۔ حضرت عمرؓ یہ بات سن کر باپ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ: تم کہتے ہو کہ یہ میری نافرمانی کرتا ہے، جب کہ تم اس کے نافرمانی کرنے سے قبل ہی اس کے حقوق ضائع کر چکے ہو؟ نکلو!

یہاں سے چلے جاؤ!۔

(تنبیہ الغافلین للسمرقندی: ۱۳۰ بحوالہ:موسوعۃ الردعلی المذاھب الفکریۃ المعاصرۃ : ۱۴۴/۴)

نام شخصیت کا تعارف اور دین کا شعار ہیں

اکثر مسلمان ناموں کے سلسلہ میں دی گئیں ہدایات سے پوری طرح جاہل اور غافل ہیں اور اپنی غفلت و لا پرواہی اور جہالت و نادانی کی بنا پر اپنے بچوں کے نام بھدے اور برے رکھتے ہیں، حالانکہ نام شخصیت کے تعارف اور پہچان کے لئے ہوتے ہیں ،صرف اتنا ہی نہیں بلکہ نام مذہب کی پہچان، دین کا شعار اور اپنے عقیدے کے اظہار کا ذریعہ ہوتے ہیں؛اسی لئے جب کسی اجنبی آدمی سے جوشرعی وضع قطع نہ رکھتا ہو، ملاقات ہواور پتہ نہ چلے کہ یہ مسلمان ہے یا غیر تو اس کے نام ہی سے پتہ لگایا جاتا ہے کہ یہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب بڑوتی رَحِمَہُ اللہُ اپنے ایک ملفوظ میں فرماتے ہیں:

”نام کا مقصد محض تعین اور پہچان نہیں ہے بلکہ مذہب کی شناخت اس سے وابستہ ہے، دین کے لئے علامت اور شعار ہے،فکر وعقیدہ کے اظہار کا ذریعہ ہے اسلئے حدیث میں اسکے متعلق خصوصی ہدایت دی گئی ہے۔اچھے دلکش اور بامعنی نام کی حوصلہ افزائی کی گئی ہےاور ایسے نام سے منع کیا گیا ہے جو بھدّا اور معنی ومفہوم کے اعتبار سے ناگوار ہو،جس سے شرک کی بو آتی ہو۔“

(مسلمانوں کے نام اوران کے احکام:۱۲۵)

مسلمانوں کے نام اور آر۔ایس۔ایس وغیرہ کی سازش

ہم نے کبھی اپنے ناموں کے بارے میں غور نہیں کیا کہ صرف ناموں سے کتنے انقلابات برپا ہوسکتے ہیں۔مگر اسلام دشمن تحریکوں نے اس کی اہمیت کو پہچانا اور پچھلے دنوں آر۔ایس۔ایس کی جانب سے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا کہ اگر وہ اسلامی ناموں کو ترک کرکے غیر اسلامی ناموں کو اپنالیں ہمارا ان کا جھگڑا ختم ہو جائے گا۔ مولانا ممشاد علی صاحب قاسمی مولانا میر زاہد مکھیالوی صاحب کی کتاب پر مقدمہ لکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اسلام دشمن تنظیمیں وقتاً فوقتاً جو شر انگیز شوشے چھوڑتی رہتی ہیں اسی ضمن میں پچھلے دنوں آر۔ایس۔ایس کی طرف سے ایک تحریک چلائی گئی تھی، جس میں مسلمانوں کو یہ مشورہ یا ہدایت دی گئی تھی کہ وہ عبد اللہ' عبدالرحمن اور قاسم وغیرہ، غیر ملکی ناموں کو چھوڑ کر اپنے پرکھوں (آباء و اجداد) کے نام رام داس اور کرشن پال وغیرہ بھارتی نام رکھیں، پھر ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔پھر ہم سب بھائی بھائی کی طرح مل جل کر رہیں گے اور مسلمانوں کو ہم سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ان کا یہ شیطانی حربہ تو انشاء اللہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا اور مسلمان اپنی ایمانی غیرت اور دینی حمیت سے ایسی ہر سازش اور منصوبہ کو ناکام بناتے رہیں گے، جس کے ذریعہ اسلام دشمن طاقتیں اس ملک میں اندلس کی بدبختانہ تاریخ دہرانا چاہتی ہیں۔لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کے صرف نام بدل دینے سے کتنے بڑے مذہبی وتہذیبی انقلاب کا اندازہ کرلیا؛

کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ نام صرف مسمّٰی کو پکارنے کی صوتی پہچان نہیں بلکہ ان ناموں میں ان کے ایمان و عقائد کی جڑیں پیوستہ ہیں۔اس لئے اگر یہ نام ختم ہو گئے تو مسلمانوں کے عقائد کی جڑیں اکھڑ جائیں گی جس کے بعد مذہب کا تصور خود بخود ختم ہوتا چلا جائے گا۔“

(مسلمانوں کے نام اوران کے احکام:۱۶)

اسی طرح بعض عیسائی حکومتوں میں بھی مسلمانوں کو بعض مخصوص نام جو وہ تجویز کرتے ہیں انہی کو اختیار کرنے پر مجبور کرتے ہیں،جس کا اندازہ اس سوال سے کیا جاسکتا ہے جو حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم سے کیا گیا ہے۔ملاحظہ ہو:

سوال۔بعض عیسائی حکومتوں نے خصوصاً جنوبی امریکہ کی حکومت نے عوام پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے عیسائی نام کے علاوہ دوسرے نام نہ رکھیں اس کے لئے حکومت نے ناموں کی لسٹیں تیار کی ہیں اور یہ لازم قرار دیا ہے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام اسی لسٹ سے منتخب کر کے رکھیں اور کوئی شخص بھی اس لسٹ کے علاوہ کوئی دوسرا نام حکومت کے پاس رجسٹرڈ نہیں کرا سکتا۔کیا مسلمانوں کو ایسے نام رکھنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر اس مشکل کے حل کی کیا صورت ہے؟

(فقہی مقالات:۱/۳۵۶)

نوٹ: یہاں ضرورت کے تحت صرف سوال نقل کیا گیا ہے اس سوال کا جواب خاتمہ میں ہے۔

جدت پسندی کا بھوت

مگر آج بعض مسلمان تنوع اور جدت پسندی کے جنون میں اپنے دین و مذہب

کے اقدار کو پس پشت ڈال کر ایسے نام رکھنے لگے ہیں جن سے یہ پہچان بھی مشکل ہوگئی ہے کہ یہ مسلمان ہیں یا کچھ اور!!۔ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں:

''کچھ لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اسلامی نام ہی رکھنا چھوڑ دیئے ان کی صورت وسیرت سے پہلے بھی مسلمان سمجھنا ان کا مشکل تھا۔ ان کے نام سے پتہ چل جاتا تھا' اب نئے انگریزی طرز کے رکھے جانے لگے۔ لڑکیوں کے نام خواتین اسلام کے طرز کے خلاف' خدیجہ' عائشہ' فاطمہ کے بجائے نسیم' شمیم' شہناز' نجمہ' پروین ہونے لگے۔''

(معارف القرآن: ۱۳۲/۴)

لوگوں پر نئے نئے ناموں (گرچہ وہ معنوی لحاظ سے ٹھیک نہ ہوں) کا اس طرح بھوت سوار ہے کہ انہیں جتنے بھی نام بتائے جائیں پسند نہیں آتے۔

ایک لطیفہ

اس پر مجھے ایک پر لطف واقعہ یاد آ گیا۔ جس کو ہمارے حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے اپنے ایک خطاب میں سنایا تھا کہ:

ایک صاحب کسی عالم صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک لڑکا تولد ہوا ہے لہذا ایک اچھا سا نام بتا دیجئے۔ مولوی صاحب نے ایک اچھا سا نام بتایا تو ان صاحب نے کہا کہ یہ تو پرانا نام ہے کوئی نیا نام بتلایئے۔ مولوی صاحب نے دوسرا نام بتایا تو ان صاحب نے پھر وہی بات کہی کہ یہ تو پرانا ہے کوئی نیا نام بتایئے۔ الغرض مولوی صاحب نام

بتاتے رہے اور یہ صاحب اپنا پرانا جملہ ہی دہراتے رہے۔ بالآخر مولوی صاحب نے تنگ آ کر کہا کہ جناب اپنے بچہ کا نام ''ایٹم بم'' رکھ لینا اس لئے کہ یہ نام بالکل نیا ہے آج تک کسی نے یہ نام نہیں رکھا ہے۔

بہر حال بعض لوگ جدت پسندی میں حد سے آگے نکل گئے اس چکر میں ان کو اس بات کا کوئی غم اور فکر نہیں رہا کہ اپنے مذہبی تشخصات وامتیازات باقی رہیں یا نہ رہیں۔

انتباہ

اور بعض مسلمانوں نے بقیہ حدود کو بھی پھلانگتے ہوئے ایسے نام بھی اپنانا شروع کر دئے ہیں جو غیروں میں رائج ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کا یہ ملفوظ پڑھئے:

''ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا جو لوگ تعویذ لینے آتے ہیں ان کا نام اس لئے پوچھتا ہوں کہ نام سے اکثر پتہ چل جاتا ہے کہ یہ مسلمان ہے، یا ہندو تاکہ ان کو تعویذ دوں یا گنڈا۔ یہاں ابھی تک ناموں میں اکثر امتیاز ہے اور پورب کے دیہات میں تو ناموں میں بھی امتیاز نہیں۔ میں ایک بار تبلیغ کے لئے گجیتر ضلع کانپور میں گیا تھا، وہاں ایک مسلمان رئیسوں سے ملاقات ہوئی ایک کا نام ''نتوسنگھ'' دوسرے کا ''ادھار سنگھ''۔ سو وہاں تو نام سے بھی امتیاز ہونا مشکل ہے یہ اطراف تو اپنے بزگوں کی برکت کی وجہ سے پھر غنیمت ہیں ذرا ادھر ادھر نکل کر دیکھو تب حقیقت معلوم ہو کہ کیا رنگ ہے۔

(ملفوظات حکیم الامت: ۳/ ۱۳۰ اقسط: ۲ ملفوظ: ۱۶۰)

الغرض مسلمانوں میں اسلامی طرز کے خلاف غیر اسلامی ناموں کے اپنانے کا

مرض بڑھتا جارہا ہے اسے روکنے کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری غفلت غیروں کی سازشوں کو کامیاب بنانے میں مدد پہنچائے۔(عافانا اللہ منہ)۔

مسلمانوں میں ناموں کے سلسلہ میں پھیلی ہوئی انہیں کوتاہیوں اور غفلتوں کے پیش نظر اگلے صفحات میں نام رکھنے کے شرعی اصول پیش کئے جارہے ہیں؛ تاکہ صحیح' اسلامی طرز کے نام رکھنے میں لوگ ان سے مدد لیں۔ وباللہ التوفیق

ضمیمه

نام: قومی شناخت کا ایک اہم ذریعہ!

ناموں کی اہمیت وافادیت اور معاشرہ اور قوموں کے عروج وزوال کے سلسلہ میں ان کی تاثیر اوران سے غفلت ولا پرواہی کے نتیجہ میں ہونے والی تباہیوں، نیز اس سلسلہ میں دشمنان اسلام کی بیدار مغزی وغیرہ اہم عنوانات پر فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم کا ایک مضمون ''نام قومی شناخت کا اہم ذریعہ'' کے نام سے ملا، جس کی افادیت واہمیت کے پیش نظر مقدمہ کے اختتام پر ضمیمہ بنا تاہوں۔ ملاحظہ ہو:

''ہمارے ملک میں ایک تنظیم ''راشٹریہ سیوک سنگھ'' ہے جس کا مخفف: ''آر، ایس، ایس'' ہے معنی کے اعتبار سے یہ لفظ بہت پُرکشش ہے گویا یہ قومی خدمتگاروں کا ایک گروہ ہے لیکن اس کے عزائم اتنے ہی خطرناک اور انسانیت دشمن ہیں یعنی اس تنظیم کا بنیادی مقصد ملک کی اقلیتوں پر جبر ودباؤ قائم رکھنا اوران میں عدم تحفظ کے

احساس کو برقرار رکھنا ہے گذشتہ نصف صدی سے زیادہ عرصے سے وہ اپنے ان مقا صد کے لئے سرگرم عمل ہیں اور امن کے نامۂ اعمال کے حرف حرف سے مظلوموں کے خون ولہو کی سرخی نمایاں ہے۔ کچھ عرصہ قبل جناب کے سدرشن آر، ایس، ایس، کے ذمہ دار منتخب ہوئے ہیں، وہ اس منصب پر فائز ہونے کے بعد ہی سے ایسے گرم بیا نات دے رہے ہیں جو اقلیتوں کو اشتعال میں لے آئیں اور اس طرح فرقہ پرست عناصر کو اپنے مذموم عزائم کے رو بہ عمل لانے کا بہانہ ہاتھ آجائے انھوں نے عیسا ئیوں اور سکھوں کے خلاف بھی ہرزہ سرائی کی ہے لیکن مسلمان ان کا زیادہ نشانہ ہیں۔

ہفتہ عشرہ سے پہلے انھوں نے اپنے ایک بیان میں مسلمانوں کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنے نام میں اسلام کے ساتھ ہندو ناموں کو بھی جوڑا کریں جیسے نعوذ باللہ ''محمد رام ''وغیرہ نام رکھا کریں۔ انھوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ مسلمانوں نے اس ملک پر آٹھ سو سال حکومت کی، ان میں بہت سے مسلم حکمراں وہ تھے، وہ اپنے سیاسی مسائل میں مسلمانوں کے مقابلہ ہندو بھائیوں کو قریب رکھے تھے اور جن مسلمان فرماں رواؤں کو آج یہ متعصب اور تنگ نظر کہتے ہیں، جیسے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ، بابر وغیرہ، ان کا بھی حال یہ تھا کہ بڑے بڑے سیاسی اور فوجی عہدوں پر انھوں نے ہندو بھائیوں کو رکھا تھا، اگر اتنا طویل عرصہ میں مسلمان دوسری قوموں کو بالجبر مسلمان بنانے کی کوشش کرتے، یا کم سے کم مسلمانوں کے سے نام رکھنے کی ان سے خواہش کی جاتی، اور انھیں مجبور نہیں کرتے صرف ان کو اس کی ترغیب دیئے ہو تے تو اس میں کیا شبہ ہے کہ اس ملک میں غالب ترین اکثریت مسلمانوں کی ہوتی ایک ایسی قوم جسے درختوں اور پتھروں یہاں تک کہ کیڑے مکوڑوں کو بھی پوجنے میں عا

رنہیں، اور بے جان مظاہر قدرت کے سامنے سر ٹیکنے میں بھی کوئی حجاب نہیں، اس کے لئے انسانوں کا مطیع وہ فرمابردار ہو جانا اور فرماروا ؤں کے سامنے سر جھکانا کیا دشوار ہوتا؟ لیکن مسلمانوں نے کبھی ایسا نہیں کیا، اور اپنے پیغمبر کی تعلیم کے مطابق مذہب کے معاملہ میں جبر و دباؤ کی راہ اختیار کرنے سے ہمیشہ اجتناب برتا، اگر ایسا نہ ہوا ہوتا تو جناب سدرشن آج عبداللہ یا عبدالرحمٰن ہوتے یہ ہے مسلمانوں کی رواداری! اور دوسری طرف ہمارے یہ کوتاہ ذہن تنگ نظر اور شدت پسند قائدین ہیں کہ جو صرف نصف صدی میں دوسری قوموں کو اپنے وجود میں جذب کرنے کے درپے ہیں، وہ بدھشتوں، سکھوں، اور جینوں کو ہندو کہتے ہیں عیسائی مبلغین کو زندہ نذر آتش کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ ان کی رگوں میں رام اور کرشن کا خون ہے اور تلقین کرتے ہیں کہ انہیں اپنے نام ہندوؤں کے سے رکھنے چاہئیں کیا اس سے بھی بڑھ کر شدت پسندی اور مذہبی دہشت گردی کی اور مثال ہو سکتی ہے؟؟

اللہ کا شکر ہے کہ ملک کے بدلتے ہوئے حالات نے مسلمانوں کے اندر ایک نیا شعور پیدا کیا ہے اور وہ اس بات کو سمجھ گئے ہیں کہ ایسے بیانات کا مقصد ان کو مشتعل کرنا اور بھڑکانا ہے، اگر وہ مشتعل ہو جائیں تو یہ بالواسطہ ان فرقہ پرستوں کو تقویت پہچانے کے مترادف ہوگا چنانچہ مسلمانوں نے سدرشن صاحب کے ان بیانات پر کوئی خاص توجہ نہیں دی اور سنی ان سنی کردی کسی بات کو اہمیت نہ دینا اور اس پر ردعمل ظاہر کرنے کے بجائے خاموشی اختیار کرنا بھی معاندین کا ایک جواب ہے اور بعض اوقات یہ جواب زیادہ مؤثر اور کم نقصان دہ ہوا کرتا ہے اور حالات کا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان بہت سے مسائل میں وہ طریقہ اختیار کریں جسے قرآن میں اعراض کہا گیا ہے۔

تاہم مسلمانوں میں یہ شعور ہونا چاہئے کہ وہ کسی بات کے دائرہ اثر کو سمجھیں اور محسوس کریں کہ اس بات کو قبول کرنے یا نہ کرنے میں ہمیں کیا نقصان اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ تاکہ وہ بھی قدم اٹھائیں وہ بصیرت سے بھرپور اور فراست ایمانی سے معمور ہو ان کا بولنا بصیرت کے ساتھ بولنا ہو اور ان کو چپ رہنا بصیرت کے ساتھ چپ رہنا ہو، نام اور قوم میں انتساب کی بڑی اہمیت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے مسلمانوں کو نام رکھنے کے بارے میں بڑی واضح ہدایات دی ہیں اور سماجی مسائل میں اس بابت حدیث میں جتنی وضاحت ملتی ہے شاید ہی کسی امر کی بابت اس قدر تفصیل ووضاحت ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر بہت زور دیتے تھے کہ بہتر نام رکھے جائیں، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قیامت کے دن اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے، اس لئے اچھے نام رکھا کرو (ابو داؤد: حدیث نمبر: ۴۹۴۸)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی روایت میں مزید وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے، أحب الاسماء الی الله تعالیٰ عبد الله وعبد الرحمن. (ابو داؤد: ۴۹۴۹) یعنی ایسا نام جس سے اللہ تعالیٰ سے بندگی اور عبدیت کا رشتہ ظاہر ہو، کیوں کہ یہ نام نہ صرف اس کی شخصیت بلکہ اس کی فکر و عقیدے کا بھی ترجمان ہوتا ہے، اگر کسی شخص کا نام مشرکانہ ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام بدل کر ایسا نام رکھتے جس سے بجائے شرک کے توحید کا اظہار ہوتا، ایک صاحب آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام دریافت کیا، انہوں نے کہا: عبدالعزی، عزی ایک بت کا نام تھا، زمانہ جاھلیت میں لوگ اس کی

طرف نسبت کرتے ہوئے اپنا نام رکھتے تھے، آپ نے ان نام عبدالرحمٰن رکھا۔

(مجمع الزوائد:۸/ ۵۰)

مشرکین چونکہ جانوروں کی بھی پوجا کرتے رہے ہیں، اس لئے بعض لوگ اپنا نام جانوروں کی نسبت سے بھی رکھا کرتے تھے، چونکہ عبدالرحمٰن بن سمرۃ کا نام ''عبد کلاب'' تھا، کلاب کلب کی جمع ہے، اور کلب کے معنی کتے کے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بھی عبدالرحمٰن رکھا۔

(مجمع الزوائد:۸/ ۵۵)

اور صرف مشرکانہ نام ہی منحصر نہیں، کوئی بھی ایسا نام جس سے غلط معنی پیدا ہوتا ہے، آپ اسے پسند نہیں کرتے تھے۔ ایک خاتون کا نام ''عاصیہ'' تھا، جس کے معنی نافرمان کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر ''جمیلہ'' رکھا۔

(ابوداؤد:۴۹۵۲)

حضرت علیؓ نے حضرت حسن حسین کا نام حرب رکھنا چاہا، حرب کے معنی جنگ اور لڑائی کے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجائے اس کے حسن اور حسین نام رکھے۔

(مجمع الزوائد:۸/ ۵۲)

ایک صاحب خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلم سے موسوم کیا (مجمع الزوائد:۸/ ۵۲)۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں حدیثوں میں موجود ہیں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب دی: ''تسموا بأسماء الانبیاء''

(ابوداؤد:۴۹۵)

اور خود اپنے صاحب زادے کا نام ''ابراھیم'' رکھا، کیونکہ نام سے انسان کے ذھن میں خود اپنی شناخت اور پہچان پیدا ہوتی ہے، جس شخص کا نام انبیاء، صحابہ اور

اولیاء وصالحین کے نام پر ہو، اس کے ذہن میں ایک سوچ یہ ضروری پیدا ہوتی ہے کہ اس کا فکری نسب ان بزرگوں سے ملتا ہے، اور وہ اپنے عقیدے وایمان میں ان اہل اللہ کا وارث ہے۔

اسلام میں ایک خاص قانون ''موالات'' کا ہے، اس قانون کے تحت اگر کوئی عجمی شخص کسی عرب مسلمان قبیلہ کے ہاتھ پر ایمان لاتا تو وہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب کیا جاتا، امام بخاریؒ ایرانی النسل تھے، لیکن اسی نسبت سے جعفی ، یمانی کہلائے۔غور کیا جائے تو فقہاء کے استنباط کئے ہوئے اس قانون میں بہت ہی عمیق اور دوررس فکر کارفرما ہے، اور وہ فکر یہ ہے کہ انسان طبعی طور پر اپنے آباؤ واجداد سے محبت رکھتا ہے، اور ان کی نسبت کو باعث افتخار جانتا ہے، اس لئے اگر مسلمان ہونے کے بعد بھی زمانہ کفر کی خاندانی نسبت اس کے ساتھ لگی رہے تو اسی سماج سے وہ پوری طرح اپنے آپ کو الگ نہیں کر سکے گا ، اور اگر کر بھی لے تو یہ اندیشہ باقی رہیگا کہ کل ہو کر جب حالات بدل جائیں تو اس کی اگلی پشتیں پھر اپنی ماضی سے فکری رشتہ استوار کرنے کی کوشش کرے ، لیکن جب وہ ایک مسلمان خاندان سے مسنوب ہو جائیگا تو اس کا سرمایۂ افتخار ایک ایسی خاندانی نسبت ہوگی جو شروع سے مسلمان ہے ، اور اس کا اندیشہ باقی نہیں رہیگا کہ وہ اپنے ماضی کی طرف لوٹ جائے ، چنانچہ ایران ،عراق ،مصر وشام وغیرہ کا بہت بڑا علاقہ جب اسلام کے زیر نگین آیا ، وہ اس طرح اسلام سے وابستہ ہو گیا کہ ان کی تہذیب وثقافت پر کفر کی کوئی چھاپ باقی نہ رہ سکی ، یہاں تک کہ ان کی زبان تک بدل گئی ، برصغیر کے بہت سے علاقوں میں راج پوتوں نے اسلام قبول کیا ، چونکہ یہ ایک بہت بہادر قوم ہے اور مسلمانوں میں پٹھان اپنی بہادری میں مشہور تھے ، اسلئے انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد پٹھان کہلانا پسند کیا۔ آج

ہندو پاک میں پٹھان خاندان کی بعض شاخیں وہ ہیں جو اصل میں راج پوت تھے، لیکن اب ان میں اپنے راج پوت ہونے کا ذرہ برابر بھی احساس باقی نہ رہا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک طویل عرصے تک ان سے اسلام کی اور مسلمانوں کی حفاظت کی خدمت لی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عربوں کے سامنے اسلام پیش کیا، تو یہ وہ دین حق تھا، جو حضرت آدمؑ سے آپ تک ہر دور میں آتا رہا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دین کے دین ابراہیمی اور اس ملت کے ملت ابراہیمی ہونے کی حیثیت کو زیادہ ابھارا، اس پہلو کو اپنی تعلیمات میں اور اسلام کے نمائندہ تہواروں میں نمایاں فرمایا کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف مشرکین عرب بھی آسمانی کتاب سے محروم ہونے کے باوجود اپنی نسبت کیا کرتے تھے، اور یہود و نصاریٰ بھی اپنے آپ کو حضرت ابراہیمؑ کا وارث سمجھتے تھے گویا جو تین قومیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اولین محاذ تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات تو اصل میں اسوۂ ابراہیمی پر مبنی تھیں؛ اس لئے اس نسبت کی وجہ سے ان کو اسلام قبول کرنے میں کوئی عار نہیں تھی۔

ہندوستان کے بعض علاقوں خاص راجستھان اور گجرات کے کچھ حصوں میں بہت سے ہندو خاندان صوفیاء کی کوششوں سے مشرف بہ اسلام ہوئے، لیکن انھوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنی سابقہ خاندانی نسبتوں کو بھی قائم رکھا، اور ٹھاکر، چودھری، دیسائی وغیرہ کہلائے، نتیجہ یہ ہوا کہ جب ان کی اگلی نسلیں دین سے دور اور علم دین سے محروم ہوئیں اور لوگوں نے تحریص اور ترہیب کے ہتھیار استعمال کئے اور ان کی آبائی نسبت یاد دلائی تو بعض علاقوں میں ارتداد کا فتنہ پھوٹ پڑا اور ان نسبتوں نے اس

مضموم مہم کوتقویت پہچائی، انڈونیشا اوراس علاقہ کے بعض مما لک میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں جن میں ہندوانہ اور عیسائی ناموں کی آمیزش ہوتی ہے جس کا اثر وہاں ارتداد کی شکل میں ظاہر ہوا، ہندوستان میں بودھسٹ، جین اور بہت سکھ بھی ہندو ثقافت میں جذب ہوتے جارہے ہیں؛ کیوں کہ ان کے نام برادران وطن کے سے ہیں، اس لئے خود ان کے ذہن میں ان کی شناخت باقی نہیں رہی، اس لئے نام کے مسئلہ کو کم اہم نہ سمجھنا چاہئے، اس سے اعتقادی، فکری، تہذیبی وثقافتی اور لسانی شناخت متعلق ہے، جوقوم اپنے نام کی بھی حفاظت نہ کرسکے، اس کے لئے اپنی فکراور اپنی تہذیب کی حفاظت تو اور بھی دشوار ہے، اور جس قوم کی اپنی کوئی فکراور تہذیب نہیں ہوتی، اس کی دوسری قوم کے ساتھ جذب ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی، اس لئے ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہ محض نام رکھنے کی دعوت نہیں ہے، بلکہ اپنے دوررس اثرات کے اعتبار سے فکری وتہذیبی ارتداد اور اپنے وجود کو گم کر دینے کی دعوت ہے۔!''

(عصر حاضر کے سماجی مسائل: ۴/ ۲۱۹ تا ۲۲۴)

کیسے نام رکھے جائیں؟

کیسے نام رکھے جائیں؟

اچھے نام رکھنے کی فضیلت واہمیت کواور برے ناموں سے مسمّٰی پر مرتب ہونے والے اثرات کو پڑھ لینے کے بعد آیئے مصادر شرعیہ، احادیث نبویہ اور علماء کی تشریحات کی روشنی میں یہ معلوم کریں کہ مذہب اسلام ہمیں ناموں کے سلسلہ میں کیا ہدایات دیتا ہے، کس طرح کے نام رکھنے سے اللہ تعالی راضی ہوتے ہیں اور کیسے نام رکھنے سے ہمارا دینی وقار گھٹتا ہے اور خدا تعالی ناراض ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ کس طرح کے نام رکھنے چاہئے، بالفاظ دیگر ناموں کو کن خوبیوں اور اچھائیوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔ ملاحظہ ہو:

یہ کل چار قسم کے نام ہیں:

(۱) انبیاء کرام علیھم الصلوات و التسلیم کے نام۔

(۲) وہ نام جو اللہ تعالی کے اسم ذاتی یا اسم صفاتی پر عبد یا امۃ لگا کر بنائے گئے ہوں۔

(۳) صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیھم، اولیاء عظام اور دیگر صلحاء کے نام۔

(۴) وہ نام جو معنوی لحاظ سے عمدہ واچھے ہوں۔

اب ان کو بالترتیب بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) انبیاء کرام علیھم الصلوات و التسلیم کے نام

انبیاء کرام علیھم الصلوات و التسلیم ساری انسانیت کا خلاصہ اور سب سے افضل و اکرم اور مقدس و محترم ہیں جن کی زندگی کا جزء جزء ہمارے لئے قابل تقلید بلکہ اللہ تعالی کے حقیقی بندے بننے کے لئے ان کی تقلید و اتباع ضروری و لازمی ہے اور اس کلیہ سے ان کی زندگی کا کوئی گوشہ مستثنیٰ نہیں ہے، حتیٰ کہ ان کی حالت غضب میں فرمائی ہوئی بات بھی حکم شریعت ہے، ان کا سکوت دلیل جواز ہے، الغرض حضرات انبیاء اللہ کے منتخب و انتہائی مقرب و برگزیدہ بندے ہوتے ہیں۔

غور فرمایئے ایسے مقدس افراد جن کی زندگی کا ہر گوشہ عیوب سے پاک اور قابل تقلید بلکہ ضروی الاتباع ہو۔ ان کے نام کتنے بابرکت اور باعث سعادت ہوں گے اور کیوں نہ ہوں؟؛ جب کہ یہ وہ مبارک نام ہیں جن سے خدا نے خود ان کو پکارا ہے اور اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ جب ایسی بات ہے تو ہمیں اپنے اور اپنے ماتحتوں کے نام رکھنے کے لئے ان کے نام بہت ہی موزوں و مناسب ہیں۔

شیخ الاسلام علامہ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ولما كان الانبياء سادات بنی آدم، واخلاقهم اشرف الاخلاق واعمالهم اصح الاعمال، كانت أسمائهم أشرف الأسماء، فندب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أمته الى التسمی باسمائهم.

(جب حضرات انبیاء علیھم الصلوات التسلیمات بنی آدم کے معزز ترین افراد ہیں، ان کے اخلاق شرافت کا معیار، اور ان کے اعمال صحیح ترین اعمال ہیں، تو ان کے نام بھی سب سے بہترین نام ہیں،

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے نام رکھنے کو اپنی امت کے لئے مندوب قرار دیا ہے)

(زاد المعاد: ۲/ ۳۴۱)

اور احادیث شریفہ میں بھی انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے ناموں پر اپنے نام رکھنے کی ترغیب آئی ہے۔ایک روایت میں ہے:

عن أبی وهب الجشمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تَسَمُّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاء وأَحَبُّ الأَسْمِاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وأصدقها حارث وهمام وأقبحها حرب ومرة.

ترجمہ:ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کے ناموں پر اپنے نام رکھو۔ اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک تمہارے ناموں میں سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب سے سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور سب سے برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

(ابوداؤد:۲/ ۶۷۶، السنن الکبری:۹/ ۵۱۴، مسند احمد:۱۹۰۳۲)

ایسے ہی اگلے صفحات میں مسلم شریف کی ایک حدیث آرہی ہے جس میں بنی اسرائیل کا یہ عمل ذکر کیا گیا ہے کہ وہ اپنے انبیاء اور صلحاء کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ .

(وہ لوگ اپنے انبیاء اور اپنے سے پیشرو صالحین کے ناموں پر نام رکھا کرتے تھے)

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ کا اثر موجود ہے:

أَحَبُّ الأَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ أَسْمَاءُ الأَنْبِيَاءِ .

(اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام انبیاء کے ہیں)

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۶ / ۱۶۰)

بخاری وغیرہ حدیث کی متعدد کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنے کی رخصت اور اجازت آئی ہے:

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِیْ.

(میرا نام رکھا کرو، اور میری کنیت نہ رکھو)

(بخاری کتاب الادب : ۲/۹۱۴، مسلم کتاب الآداب:۲/۲۰۶ ، مصنف عبد الرزاق : ۱۱/۴۴،سنن کبری بیھقی:۱۹۷۹۸ ، مسنداحمد: ۱۲۷۵۴ وغیرہ)

علاوہ ازیں انبیاء عظام کے نام رکھنا گویا ان سے اپنی نسبت کا اظہار کرنا ہے اور ظاہر ہے کہ نسبت سے ذروں کو بھی آفتاب کا مقام مل جاتا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاجزادے کا نام ابراہیم (ایک جلیل القدر نبی کا نام) رکھا اور صحابہ میں بھی بے شمار ایسے حضرات تھے جن کے نام انبیاء کے ناموں پر رکھے گئے تھے جس کا اندازہ کتب حدیث کے دیکھنے سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ علامہ نووی شافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وقد سمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنه ابراهيم وكان فی اصحابه خلائق مسمون باسماء الانبياء.

(اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرزند ارجمند کا نام

''ابراہیم'' رکھا، اور آپ کے صحابہ میں بہت سے حضرات تھے جو حضرات انبیاء علیہم الصلوات التسلیمات کے ناموں سے موسوم تھے)

(شرح مسلم للنوویؒ: ۲/ ۲۰۷)

سطور بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ انبیاء کے ناموں پر نام رکھنے کا احادیث نبویہ میں حکم دیا گیا ہے' ان کی پسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کے لئے اور صحابہ نے اپنے لئے ان کو پسند کیا ہے۔ لہٰذا سعادت مندی اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہم بھی اپنے اور اپنی اولاد اور دیگر ماتحتوں کے لئے ان مبارک ہستیوں کے مبارک نام اپنائیں، اور ان سے اپنی نسبت و تعلق اور محبت و مودّت کا ثبوت دیں۔

ایک ضروری تنبیہ

الحمد للہ مسلمانوں میں بعض انبیاء کے نام رائج ہیں مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض انبیاء کے نام بالکل متروک ہو چکے ہیں ان کو مسلمانوں میں رائج کرنے کی ضرورت ہے۔ اس جانب استاذ استاذی حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب رحمہ اللہ نے توجہ دلائی ہے۔ حضرت والا فرماتے ہیں:

''قرآن کریم میں ﴿مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ﴾ کے تحت بعض پیغمبروں کے اسماء ذکر کئے گئے ہیں ان میں بھی بعض نام تو امت مسلمہ میں رائج ہیں اور بعض قلیل الاستعمال ہیں مثلاً آدم' ذوالکفل اور نوح اور بعض بالکل متروک ہیں مثلاً ہود' لوط' الیسع حالانکہ ان کے بابرکت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں' زبان پر ثقیل بھی نہیں بہت ہلکے پھلکے ہیں۔''

(پیش لفظ: مسلمانوں کے نام اوران کے احکام: ۸)

محمد اور احمد نام کی فضیلت میں چند موضوع روایات

یہ بالکل واضح بات ہے کہ اوپر احادیث وغیرہ کی روشنی میں جو انبیاء کرام کے ناموں کی فضیلت پیش کی گئی اس میں سرکار دو عالم امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بدرجہ اولی داخل ہیں اور یہ فضیلت صحیح، منصوص اور اصول اسلام کے موافق ہے لہذا کسی اور طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کی فضیلت پیش کرنے کی چنداں ضرورت نہیں، مگر پھر بھی بعض لوگ محمد اور احمد (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں) ناموں کی کچھ خاص فضیلتیں بیان کرتے ہیں ۔ان روایات کو علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے المنار المنیف فی التصحیح والضعیف میں موضوعات میں شمار کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ومن هذا الباب :احاديث مدح من اسمه محمد أوأحمد و ان كل من يسمىٰ بهذه الأسماء لا يد خل النار.وهذا مناقض لما هو معلوم من دينه صلی اللہ علیہ وسلم أن النار لا يجار منها بالاسماء والالقا ب ،و انماالنجاة بالايمان والاعمال الصالحة.

(اور اسی باب سے متعلق وہ روایات بھی ہیں جن میں محمد اور احمد نام رکھنے والے کی مدح، اور یہ مضمون آیا ہے کہ ان ناموں کو رکھنے والا جہنم میں نہیں جائے گا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے خلاف ہے کہ ناموں اور لقبوں کی وجہ سے جہنم سے حفاظت ہو جائے، بلکہ نجات تو ایمان اور اعمال صالحہ کی بنیاد پر ہوتی ہے)

(المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف: فصل :۹ ص :۵۷)

آگے چل کر گیارہویں فصل میں اس قسم کی تین روایات پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں وفی ذلک جزء کله کذب یعنی اس سلسلہ میں کسی نے ایک رسالہ بھی لکھ مارا ہے مگر وہ سارے کا سارا کذب اور جھوٹ ہے یعنی اس کی ساری روایات موضوع ہیں۔

(دیکھئے المنار المنیف رقم الاحادیث:۹۵۔۹۴۔۹۳ فصل:۱۱ص:۶۱)

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب دامت برکاتہم ''قاموس الفقہ'' میں اس قسم کی روایات سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر نام رکھنے سے متعلق جو حدیثیں بعض کتب حدیث میں نقل کی گئی ہیں وہ حد درجہ ضعیف اور نا معتبر ہیں مثلاً: اذا سمیتم الولد محمدا فعظموہ ووقروہ وبجلوہ ولا تذلوہ ولا تحقروہ. یہ حدیث محققین کے نزدیک موضوع اور بالکل ساقط الاعتبار ہے۔ یا حضرت انسؓ کی روایت اذا سمیتم محمدا فلا تضربوہ ولا تحرموہ . کہ اہل علم کے نزدیک سند کے اعتبار سے یہ بھی ضعیف ہے اسی طرح وہ روایت کہ جس کو تین بچے ہوں اور کسی کا نام محمد نہ رکھے، اس نے جہالت کا ثبوت دیا من ولد له ثلاثة فلم یسم احدهم محمدا فقد جهل. غایت درجہ ضعیف بلکہ بعض اہل فن کے نزدیک موضوعات میں ہے اور کیونکر ضعیف نہ ہو کہ خود سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے تین صاحبزادے ہوئے اور کسی کو محمد سے موسوم نہیں فرمایا۔ یہی حال اس روایت کا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ جو صاحب اولاد بنے اور وہ اس کو از راہِ تبرک محمد سے موسوم کردے تو

وہ اور اس کا وہ بچہ دونوں جنتی ہوں گے۔

الغرض اس قسم کی روایات کو علماء نے موضوع قرار دیا ہے؛ لہٰذا جو منصوص فضیلتیں ہیں انہی پر اکتفاء کرنا چاہئے اور ان موضوع روایات سے احتراز کرنا چاہئے۔

(قاموس الفقہ :١/٤٢٦)

(۲) وہ نام جو اللہ تعالی کے ناموں پر عبد لگا کر بنائے گئے ہوں

اللہ تعالی کو وہ نام بھی بہت زیادہ پسندیدہ ہیں جن میں بندہ کی عبدیت اور بندگی ، عاجزی اور انکساری کا اظہار و اعلان ہو۔ اسلئے کہ انسانی کمالات میں سب سے بڑا کمال یہی ہے کہ وہ اللہ کا عبد کامل بن جائے؛ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے معراج کے واقعہ کو (جو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک خصوصی اعزاز تھا) بیان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری صفات میں سے صفت عبدیت کو اختیار کیا۔ الغرض اللہ تعالی کو بندہ کی جانب سے عبدیت کا اظہار و اعتراف بہت ہی پسند ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی کو وہ نام بہت پسند ہیں جن میں عبدیت کا اظہار ہو۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ أَحَبَّ أَسْمائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ. ترجمہ: اللہ تبارک وتعالی کے نزدیک تمہارے ناموں میں سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔

(مسلم:٢/٢٠٦، ترمذی:٢/١٠٦، ابوداؤد:٢/٦٧٦، نسائی:٢٦٥، المستدرک:٤/٣٠٤، السنن الکبری:٩/٥١٤)

اس روایت میں اور اس سے قبل گذری ہوئی روایت میں جو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن دو ناموں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ اللہ کے نزدیک بڑے پسندیدہ ہیں اس سے صرف یہی دو نام مراد نہیں ہیں بلکہ وہ سارے نام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کے کسی بھی اسم کی جانب عبد یا امۃ کو مضاف بنا کر ترتیب دئے گئے ہوں۔ جیسے عبدالکریم ،عبدالرحیم ،عبدالملک ،عبدالجبار ، امۃ اللہ ، امۃ الملک وغیرہ ۔ چنانچہ ابو الزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا سَمَّيْتُمْ فَعَبِّدُوْا. (جب نام رکھو تو عبدیت کا اظہار کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے ناموں پر عبد لگا کر نام رکھا کرو)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۸۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَحَبُّ الأَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مَا تُعُبِّدَ بِه،وأصدق الأسماء همام. (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ نام وہ ہیں جن میں عبدیت کا اظہار کیا گیا ہو، اور سب سے سچا نام ہمام ہے)

(المعجم الأوسط للطبرانی: ۱۹۸)

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ ان دونوں روایتوں کو نقل کرکے فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں ضعف ہے۔

و قد اخرج الطبرانی من حدیث ابی الزهیر الثقفی رضی اللہ عنہ رفعه "اذا سمیتم فعبدوا" ومن حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ رفعه "أَحَبُّ الأَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مَا تُعُبِّدَ بِه "وفی اسناد

كل منهما ضعف.

(فتح الباری: ۱۰/ ۶۶۵)

ملاعلی قاری رحمہ الباری مرقاۃ المفاتیح میں امام حاکم کی الکنٰی اور طبرانی کے حوالہ سے پہلی حدیث کونقل کر کے اس کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وروى الحاكم في الكنٰى والطبراني عن ابي زهير الثقفي رضي الله عنه مرفوعا اِذَاسَمَّيْتُمْ فَعَبِّدُوْا أى أنسبوا عبوديتكم الى اسماء الله فيشمل عبدالرحيم وعبد الملك وغيرهما.

(امام حاکم نے الکنٰی میں اور طبرانی نے ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ: اِذَاسَمَّيْتُمْ فَعَبِّدُوْا یعنی جب نام رکھوتو عبدیت کا اظہار کرو، یعنی اللہ تعالی کے ناموں پر عبد لگا کر نام رکھا کرو، تب یہ عبدالملک اور عبدالرزاق وغیرہ کوبھی شامل ہوگی)

(مرقاۃالمفاتیح: ۸/ ۱۰)

اورشروح حدیث میں علامہ قرطبی کا یہ قول بھی لکھا ہوا ہے:

قال القرطبي في شرح مسلم يلتحق بهٰذين الاسمين ما كان مثلهما كعبد الرحيم و عبد الصمد و عبد الملك.

(علامہ قرطبی نے شرح مسلم میں فرمایا: ان دونوں ناموں کے ساتھ ان جیسے دیگر نام جیسے عبدالرحیم، عبدالصمد، عبدالملک وغیرہ بھی (فضیلت میں) شامل ہوں گے)

(حاشیۃابوداؤد: ۲/ ۶۷۶)

خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے جتنے نام ہیں ان میں سے جس کسی نام کے آگے بھی عبد لگا کر نام رکھا جائے تو حدیث میں مذکورہ فضیلت یعنی اللہ تعالیٰ کی محبوبیت حاصل ہو جائے گی۔ ہاں البتہ ان دو ناموں کو خصوصی فضیلت حاصل ہے۔

اسماء الٰہی پر امۃ لگا کر عورتوں کے نام بھی رکھنا چاہئے

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے وہ یہ کہ جس طرح ''عبد'' کا لفظ عربی میں مردوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کے لئے ''امۃ'' استعمال ہوتا ہے اس کے معنی ہیں ''بندی'' اسی لئے مسلم شریف کی ایک روایت - جو آگے آرہی ہے - میں اس لفظ کو باندی کے لئے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نام کے آگے امۃ لگا دینے سے عورت کا نام بن جاتا ہے جیسے امۃ اللہ (اللہ کی بندی) امۃ الرحیم (رحیم کی بندی) وغیرہ اور عورتوں کے ان ناموں کی بھی وہی فضیلت ہے جو مردوں کے اس قسم کے ناموں کی فضیلت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام بھی پسندیدہ ہیں، جیسا کہ فتح الباری اور مرقاۃ کے حوالے سے پیش کی گئی روایات سے اس پر روشنی پڑتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

اللہ پاک کے ناموں کے آگے عبد لگا کر مردوں کے نام رکھنے کا عام رواج ہے مگر ''امۃ'' لگا کر عورتوں کے نام رکھنے کا رواج بہت کم ہے لہٰذا ضرورت ہے کہ معاشرہ میں پھیلے ہوئے غلط اور غیر اسلامی ناموں کے بجائے اس قسم کے ناموں کو رواج دیا جائے۔ خصوصاً جب کہ آج لوگوں کو نئے نئے ناموں کا شوق ہے تو چونکہ ان ناموں کا عام رواج نہیں ہے۔ لہٰذا اس حیثیت سے یہ نام نئے ہیں اور شرعی نقطۂ

نظر سے بھی اچھے بلکہ محبوب عند اللہ ہیں لہٰذا ان کو اپنانا چاہئے۔ وباللہ التوفیق۔

اس ساری تفصیل کے جان لینے کے بعد ہماری نیک بختی اور سعادت مندی ہے کہ اپنے لئے اور اپنی اولاد وغیرہ کے لئے اس قسم کے ناموں کو اپنا کر اپنی عبدیت اور عاجزی کا اظہار واعتراف کریں اور اللہ جل شانہ کی محبوبیت حاصل کریں۔ وما التوفیق الا باللہ۔

اس قسم کے ناموں کے سلسلہ میں لوگ بعض کوتاہیاں برتتے ہیں اور ان کو معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ شدید ہیں اور ان سے گناہ ہوتا ہے اس قسم کی دو کوتاہیوں کو یہاں بیان کیا جاتا ہے تاکہ ان سے احتراز کیا جائے۔

عبد کو حذف کر کے نام پکارنا

اس قسم کے ناموں کے سلسلہ میں پہلی کوتاہی یہ ہے کہ اکثر لوگ ان ناموں کے پکارنے میں غلطی کرتے ہیں اور عبد کو حذف کر کے پکارتے ہیں مثلاً عبدالرحمٰن، عبد القدوس، عبدالخالق ان ناموں کو یوں پکارتے ہیں رحمان، قدوس، خالق یہ بلکل غلط اور گناہ کی بات ہے اور جتنے دفعہ پکارے گا اتنا ہی گناہ ہوگا۔ اس لئے کہ عبد کے بعد والا نام اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے، اگر ہم عبد کو چھوڑ کر آگے کا نام پکاریں تو گویا ہم نے اللہ تعالیٰ کے نام سے، کسی بندہ کو پکارا جو ناجائز ہے۔

اس کی قباحت کو مزید واضح کرنے کے لئے ایک مثال حاضر ہے: مثلاً کسی کا نام عبداللہ ہے تو کیا اس کو عبد حذف کر کے ''اللہ صاحب'' کہہ کر پکارنے کی کوئی جرأت کر سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں کرے گا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کے دل میں یہ بیٹھا ہوا ہے کہ ''اللہ'' میرے معبود حقیقی کا نام ہے، جس کا کوئی شریک نہیں لہٰذا اس عقیدہ کی بنیاد پر وہ کسی کو ''اللہ صاحب'' کہہ کر نہیں پکارے گا۔ خوب سمجھ لینا

چاہئے کہ اللہ پاک کے دیگر نام اور صفات بھی ایسے ہی ہیں۔ان کے ذریعہ بھی کسی کو پکارا نہیں جا سکتا لہٰذا عبد الرحمٰن کو رحمان، عبد القدوس کو قدوس کہنا عبد اللہ کو اللہ کہنے کے برابر ہے۔اس لئے اس خطرناک کوتاہی سے بچنا چاہئے اور پورا نام پکارنا چاہئے ورنہ مفت کا گناہ ہوگا۔حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں:

و به ظهر ان ما تعورف في عصرنا من تلخيص اسم عبد الرحمٰن الى الرحمٰن و تلخيص عبدالقدوس الى القدوس لا يجوز شرعا،و لا يجوز النداء اوالخطاب به. والله سبحانه اعلم.

(اسی سے واضح ہوگیا کہ ہمارے زمانے میں جو عبدارحمٰن کی تلخیص کر کے رحمٰن، اور عبد القدوس کی تلخیص کر کے قدوس کہنے کا رواج ہوگیا ہے،شرعاناجائز ہے،اوران سے پکارنا اور خطاب کرنا بھی جائز نہیں)

(تکملة فتح الملهم: ٤ /٢١٧)

ایک اہم بات

یہاں ایک اور اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض حضرات اسماء مشترکہ میں سے کسی نام کے آگے عبد لگا کر نام رکھ دیتے ہیں جیسے عبد الکریم، عبد الرحیم، عبد العلی وغیرہ اور ان کو عبد کے بغیر کریم، رحیم اور علی کہہ کر پکارا جاتا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح پکارا جا سکتا ہے یا اس میں کوئی کراہت ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ صورت بھی کراہت سے خالی نہیں معلوم ہوتی جیسا کہ فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم نے قاموس الفقہ میں لکھا ہے۔حضرت والا فرماتے ہیں:

''اب سوال یہ ہے کہ اگر کسی کا نام عبدالکریم ،عبدالعلی ،عبدالرحیم وغیرہ ہواور اس کی بجائے کریم ،رحیم اور علی کے نام سے اس کو پکارا جائے تو کیا حکم ہوگا ؟جب کہ خود اس کا نام بھی کریم ،رحیم وغیرہ رکھا جاسکتا ہے۔

تو باوجود تلاش کے فقہ کی متداول کتب میں اس عاجز کو اس سلسلہ میں کوئی تصریح نہیں مل سکی ۔لیکن اپنا رجحان یہ ہے کہ یہ صورت بھی کراہت سے خالی نہیں اور گناہ کا باعث ہے اس لئے کہ لفظ عبد کے ساتھ نام رکھنے کا مطلب یہ ہوا کہ نام رکھنے والے کے ذہن میں یہاں کریم اور رحیم سے خدا کی ذات مراد ہے جب ہی تو اس نے عبدالکریم (کریم کا بندہ) نام رکھا۔

پس جب یہ بات متعین ہوگئی کہ یہاں اصلاً کریم اور رحیم کے لفظ سے ذات خداوندی مراد ہے تو اب ظاہر ہے اس شخص کو اس نام سے موسوم کرنا درست نہ ہوگا۔

بخلاف اس صورت کے جب کہ ابتداء ہی میں کریم اور رحیم وغیرہ کے الفاظ سے کسی آدمی کو موسوم کیا جائے کہ یہاں اس لفظ سے شروع ہی سے ذات خداوندی مقصود نہیں ، بلکہ وہ خاص آدمی مراد ہے ،جس کا یہ نام رکھا گیا ہے''۔

(قاموس الفقہ :۱/۴۲۳)

اس قسم کے نام رکھنے والوں سے ایک گزارش

جن لوگوں کے نام اللہ پاک کے کسی نام پر عبد لگا کر رکھے گئے ہوں ان کو چاہئے

کہ جب ان سے کوئی ’’عبد‘‘ کو حذف کر کے اللہ کا نام لے کر مخاطب ہو اور مثلاً عبد الرحمٰن کی جگہ رحمان، عبدالقدوس کی جگہ قدوس کہہ کر پکارے تو اس کو سمجھائے کہ اس طرح نہیں پکارنا چاہئے، یہ گناہ کی بات ہے۔ اگر مان جائے تو بہت اچھی بات ہے کہ وہ گناہ سے بچ گیا اور آپ کو نہی عن المنکر کا ثواب ملا اور اگر خدانخواستہ نہ مانے اور ایسے ہی پکارے تو اس کی طرف متوجہ نہ ہو، یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے۔ ان شاءاللہ، اس طرح اس وبا کو ختم کیا جاسکتا ہے اور اگر کوئی صاحب جن کا نام اس قسم کا ہو اور ان کو اس طرح اللہ کا نام لے کر پکارا جائے اور وہ اس سے حتی المقدور منع نہ کریں اور جواب دیں تو تعاون علی الاثم ہونے کی وجہ سے گناہ کا اندیشہ ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

عبدالسبحان نام رکھنا ٹھیک نہیں

اس سلسلہ کی ایک کوتاہی یہ ہے کہ بہت سے لوگ ’’عبد السبحان‘‘ نام رکھتے ہیں حالانکہ یہ نام ٹھیک نہیں ہے اس لئے کہ عبد کی اضافت اللہ تعالیٰ کے کسی نام کی طرف کی جاتی ہے۔ اور ’’سبحان‘‘ اللہ کے ناموں میں نہیں ہے اور مقدمہ میں میں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ اللہ تعالی کے نام توقیفی ہیں لہٰذا ہم کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ اپنی جانب سے اللہ تعالی کے لئے کوئی نام گھڑیں لہٰذا یہ نام جائز نہیں ہے۔ اس کو نہیں رکھنا چاہئے۔ کسی نے رکھ لیا ہو تو اس کو بدل دینا چاہئے اور اگر کسی کا یہ نام ہو تو اس کو بھی بتانا چاہئے اس لئے کہ یہ نام بہت رائج ہے۔ اس بات کی وضاحت کہ یہ نام درست نہیں ہے علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے السعایہ شرح شرح الوقایہ میں کی ہے جس کو استاذی حضرت مولانا مفتی یوسف صاحب تاؤلوی دامت برکاتہم نے بدائع الکلام میں نقل کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

فائدة : السبحان علم للتسبيح لا للواجب تعالى فلا يصح اضافة العبد اليه و لا يقال عبد السبحان : قال الفاضل ا للكهنوى ؒ ان تسمية العوام اطفالهم بعبد السبحان ممالا معنى له فيجب نهيهم عنها لان العبودية لا تضاف الا الى اسم من اسماء الله تعالىٰ او صفة من صفاته والسبحان ليس علما و لا وصفا له بل هو مصدر.

(فائدہ: سبحان تسبیح کے لئے علم ہے، اللہ تعالی کا علم نہیں ہے، لہذا عبد کی اضافت اس کی جانب صحیح نہیں ہے، اور عبد السبحان نہیں کہا جائے گا ،علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے فرمایا: عوام کا اپنے بچوں کو عبدالسبحان نام رکھنا بے معنی ہے، لہذا انہیں اس سے روکنا ضروری ہے، اس لئے کہ عبودیت کی اضافت اللہ کے ناموں اور صفتوں کے علاوہ کسی کی طرف نہیں کی جاتی ،اور سبحان نہ تو اللہ کا علم ہے، نہ ہی صفت بلکہ وہ تو مصدر ہے)

(بدائع الكلام في عقائد الاسلام ص :۷ بحوله السعايه : ۲ /۱۲۷)

(۳) صحابۂ کرام، اولیاء اللہ اور دیگر صلحاء کے نام

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّاقَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ ، وَ مُوْسٰى قَبْلَ عِيْسٰى بِكَذَا وَ كَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلْتُهُ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ.

(حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نجران گیا تو وہاں کے لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگ (قرآن میں) پڑھتے ہو ''یاأخت هارون'' (اے ہارون کی بہن) حالانکہ حضرت موسی علیہ السلام، حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے کے ہیں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس سلسلہ میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ (بنی اسرائیل) اپنے نبیوں اور پچھلے صالحین کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔)

(مسلم : ۵۷۲۱،ترمذی فی أبواب التفسیر: ۳۱۵۵، السنن الکبری للنسائی: ۱۱۳۱۵، مصنف ابن ابی شیبه: ۳۸۱۷۴،)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اہل نجران نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ قرآن مجید میں حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں یا أخت هارون. اے ہارون کی بہن کہا گیا ہے اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں تو گویا حضرت مریم رضی اللہ عنہا حضرت موسی علیہ السلام کی بہن ہوئیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جو حضرت مریم کے لڑکے ہیں بہت پہلے ہے۔ تو پھر حضرت مریم حضرت موسیٰ وحضرت ہارون کی بہن کیسے ہوسکتی ہیں؟ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو جواب معلوم نہیں تھا۔ تو انہوں نے اپنے سفر سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ یہاں ہارون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی نہیں بلکہ حضرت مریم کے زمانے کے

ایک رجل صالح مراد ہیں۔انہوں نے حضرت ہارون علیہ السلام کے نام پر اپنا نام رکھا تھا اس لئے کہ ان میں نبیوں اور پچھلے صالحین کے ناموں پر نام رکھنے کا معمول تھا۔

(دیکھئے: تکملة فتح الملهم: ۴/۲۱۱)

بہر حال اس حدیث کے پیش کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بنی اسرائیل کا ایک معمول بیان کیا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور سلف صالحین کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے اور یہ ہماری شریعت کا اصول ہے کہ پچھلی شریعتوں کی کوئی بات قرآن یا حدیث میں بلانکیر ذکر کی جائے اور وہ شریعت محمدیہ کے کسی اصول سے ٹکرائے بھی نہیں تو وہ اس شریعت میں بھی بحال رہے گی اور یہاں ایسا ہی ہے؛ اس لئے یہ بات یعنی پچھلے بزرگوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنا، اس شریعت میں بھی بحال رہے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے نواسوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے لڑکوں کے نام کے مطابق رکھے ہیں اس سے بھی بزرگوں کے نام پر نام یا ان کے جیسے نام رکھنے کا استحباب سمجھ میں آتا ہے۔حدیث یہ ہے:

عن علی رضی اللہ عنہ قال لما ولد الحسن سميته حربا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال أرونی ابنی ما سميتموه قلنا حربا قال بل هو حسن فلما ولد الحسين سميته حربافجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم أرونی ابنی ما سميتموه قلنا حربا قال بل هوحسين فلما ولد الثالث سميته حربافجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال أرونی ابنی ما سميتموه قلنا حربا قال بل هو محسن ثم قال انی سميتهم بأسماء ولد هارون شبر

وشبیر و مبشر.

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن کی پیدائش ہوئی میں نے اس کا نام حرب (لڑائی) رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بچہ کو دکھاؤ کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا ؟ ہم نے کہا حرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اس کا نام حسن ہے۔ پھر جب حسین کی پیدائش ہوئی میں نے اس کا نام حرب رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بچہ کو دکھاؤ کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے کہا حرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اس کا نام حسین ہے۔ پھر جب تیسرے لڑکے کی پیدائش ہوئی میں نے اس کا نام حرب رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بچہ کو دکھاؤ کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ ہم نے کہا حرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اس کا نام محسن ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میں ان کا نام حضرت ہارون علیہ السلام کے لڑکوں شبر، شبیر، مبشر پر رکھے ہیں۔

(مستدرک حاکم: ۴۷۷۳، الأدب المفرد: ۸۲۳)

اور اس امت میں بھی شروع ہی سے صحابہ، اولیاء اللہ، اپنے مشائخ اور اساتذہ کے ناموں پر نام رکھنے کا تعامل رہا ہے۔ اس تعامل سے بھی معلوم ہوا کہ صحابہ اور دیگر صالحین کے ناموں پر نام رکھنا ٹھیک بلکہ مستحسن اور باعثِ سعادت مندی ہے۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیھم الصلاۃ و السلام کی ذوات قدسیہ کے بعد ساری امت میں سب سے اونچا اور بلند مقام

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حاصل ہے۔لہٰذا پچھلے دوقسم کے ناموں کے بعد سب سے اچھے،عمدہ اور مناسب نام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ہوں گے۔ علاوہ ازیں ان میں سے بعض نام حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تجویز کردہ ہیں ان کی عمدگی میں کیا شک ہوسکتا ہے؟اور اکثر تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سنے ہوئے ہیں؛اس لئے پچھلے دوقسم کے ناموں کے بعد صحابہ کرام کے نام اچھے اور عمدہ قرار پائیں گے۔پھر ان کے بعد اولیاء،صلحاء،علماء،مشائخ اور اساتذہ کے ناموں کا درجہ ہوگا۔

ان ساری باتوں کے جان لینے کے بعد اب ہمارے اختیار میں ہے کہ دوسرے غیر اسلامی ناموں کے بجائے ان مبارک ناموں کو اپنائیں تاکہ ان کے باطنی اثرات ہمارے اندر منتقل ہوں۔

تنبیہ

میں یہاں پر اس بات پر تنبیہ کردینا مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرات انبیاء وصحابہ سے ہمارا تعلق انتہائی محبت وعقیدت کا ہے،لہٰذا ان حضرات کے ناموں کو اپنے لئے محض ان کی محبت وتعلق کی بنیاد پر اختیار کرنا چاہئے،انشاءاللہ اس کا بڑا فائدہ ہوگا،بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حضرات انبیاء وصحابہ کے ناموں کے معنی پوچھتے پھرتے ہیں ،ان حضرات کے ناموں کے معنی اگر بہ سہولت حاصل ہو جاتے ہیں تو معلوم کرلینے میں کوئی حرج تو نہیں مگر بضد رہنا کہ ان کے معنی معلوم کر کے ہی نام رکھیں گے تو یہ مناسب نہیں معلوم ہوتا؛ کیونکہ یہ نام پہلے ہی سے منتخب ہیں اور ہم نے ان ناموں کو ان حضرات سے انتساب کی وجہ سے اپنایا ہے نہ کہ اس کے معنی کی وجہ سے۔فافھم

مقدس نام رکھ کران کی بے ادبی نہ کریں

بہت سے لوگ اپنے یا اپنی اولاد کے نام اللہ تعالی کے نام پر عبد لگا کر یا انبیاء کے ناموں میں سے کوئی نام یا اور کوئی مقدس نام رکھتے ہیں مگر غفلت و جہالت کی وجہ سے ان مقدس ناموں کی توہین کرتے رہتے ہیں اور ان سے جتنا نفع اور برکت متوقع ہوتے ہیں اس سے زیادہ گناہ اپنے سرلادتے رہتے ہیں۔ پچھلے تین قسم کے نام چونکہ بڑے ہی مقدس اور محترم ہستیوں کے ہیں اور ان کی توہین اور بے حرمتی اسلامی نقطۂ نظر سے بڑی سنگین ہے اس لئے اس مضمون کو یہاں بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ان ناموں کی بے حرمتی عام طور سے دو طرح سے کی جاتی ہے۔

ا۔اس کی پہلی صورت یہ ہے کہ: لوگ اپنے بچوں کے یا دیگر ماتحتوں کے نام ان مقدس ناموں میں سے کوئی نام تجویز کر دیتے ہیں اور جب ان ماتحتوں سے کوئی غلطی یا شرارت سرزد ہو جاتی ہے تو ان کو انہی مبارک ناموں کے ساتھ کوستے ہیں گالیاں بکتے ہیں اور لعنت بھیجتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ میں جن ناموں کے ساتھ اس پر لعنت بھیج رہا ہوں وہ بڑی ہی مقدس و محترم ہستیوں کے نام ہیں، جن کی توہین خطرناک چیز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے ایسے لوگوں کو ان مقدس ناموں سے منع کیا ہے۔

(دیکھئے :نفع المفتی و السائل: ۱۰۲)

اور اسی وجہ سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انبیاء کے ناموں پر نام رکھنے سے منع کیا تھا اور جس نے ''محمد'' نام رکھا ہو اس کا نام بدلنے کے لئے مدینہ منورہ میں ایک جماعت کو مقرر فرمایا تھا، مگر جب ایک جماعت نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس

بات کی اطلاع دی کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہم کو ''محمد'' نام رکھنے کی اجازت دی ہے تب آپؓ خاموش ہو گئے۔

(دیکھئے: شرح مسلم للنوویؒ: ۲/ ۲۰۶)

اور احادیث مبارکہ میں بھی اس جانب توجہ دلائی گئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

تُسَمُّوْنَ اَوْلَادَکُمْ مُحَمَّدًا ثُمَّ تَلْعَنُوْنَهُمْ.

(تم اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو اور پھر ان پر لعنت بھیجتے ہو؟)

(شرح مسلم للنوویؒ: ۲/ ۲۰۶)

الغرض اس قسم کے مقدس نام رکھنا چاہئے، مگر ان کی کسی بھی طرح توہین اور بے حرمتی سے بچنا چاہئے۔ اور اگر کسی کو کچھ ڈانٹ ڈپٹ کرنا ہی ہو تو بغیر نام کے کام چلانا چاہئے۔

۲۔ اس بے حرمتی کی دوسری صورت یہ ہے کہ: ایسے مقدس نام اپنا لئے جاتے ہیں اور ان کو ایسی ایسی چیزوں، کاغذات اور اشتہارات وغیرہ میں چھاپ دیا جاتا ہے جن کی عموماً بے حرمتی کی جاتی ہے، یا جن کو استعمال کے بعد کوڑا دان یا نالیوں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جیسے ایک مشہور سپاری ہے ''نظام سپاری'' اس کے کور پر ''سیف اللہ'' لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ لوگ عموماً اسکو استعمال کر کے کوڑا دان، سڑکوں حتیٰ کہ گندی نالیوں اور بیت الخلاؤں میں تک ڈال دیتے ہیں۔ اور ایسے ہی ایک بیڑی کے کور پر بھی کوئی مقدس نام لکھا ہوا دیکھا۔ ظاہر ہے کہ اس کو بھی استعمال کے بعد گندی جگہوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ الغرض اس طرح گندی اور پامال کی جانے والی چیزوں میں ان مقدس ناموں کو چھاپ دیا جاتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اس سے بچنے اور بچانے کی شدید ضرورت ہے۔

مفتی اعظم فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں:

''آیات و احادیث اور اللہ کے نام کی بے ادبی کرنا اس کا گناہ ہونا ظاہر اور معلوم و مشہور ہے، لیکن آج کل کتابت و طباعت کی کثرت اور بالخصوص اخبارات و رسائل کی بھرمار کے سبب یہ گناہ عام ہوگیا کہ کوئی گھر کوئی گلی کوچہ کوئی مسلمان اس سے خالی نہ رہا جگہ جگہ کاغذ بکھرے نظر آتے ہیں جن میں اللہ کا نام یا آیات و احادیث یا مسائل فقہیہ ہوتے ہیں، جن کی تعظیم واجب اور بے ادبی گناہ ہے............آگے فرماتے ہیں:

تنبیہ: ہزاروں مسلمان آج ان بے لذت و بے فائدہ گناہوں میں مبتلا ہیں، اور یہ ایسے گناہ ہیں کہ جن سے آخرت کی سزا کا خطرہ ہے ہی، ان کا وبال دنیا میں بھی عموماً آفات اور بلاؤں، قحط و گرانی کی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے، جن میں آجکل ساری دنیا مبتلا ہے۔ مگر افسوس کہ ان کے ازالہ کے اصلی اسباب کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ و اللہ المستعان و علیہ التکلان''۔

(گناہ بے لذت: ۲۷،۲۸)

(۴) وہ سارے نام جو معنوی لحاظ سے عمدہ اور اچھے ہوں

مذکورہ تین قسم کے ناموں کے علاوہ وہ سارے نام جن میں وہ عیوب، خامیاں اور خرابیاں نہ ہوں جن سے ناموں کا خالی اور پاک ہونا ضروری ہے (جس کا بیان آگے آرہا ہے) اور معنوی لحاظ سے بھی اچھے ہوں تو ان ناموں کے اختیار کرنے اور رکھنے کی شریعت اسلامیہ میں رخصت اور اجازت ہے۔ اسلئے کہ احادیث شریفہ میں علی الاطلاق اچھے ناموں کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں کے ساتھ پکارے
جاؤ گے لہذا تم اچھے نام رکھا کرو۔

(ابو دائود: ٢/٦٧٦، السنن الکبری للبیهقی: ٩/٥١٥)

اس کے علاوہ اور احادیث مقدمہ میں گذر چکی ہیں جن میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق اچھے ناموں کا اختیار دیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ علی الاطلاق کسی بھی اچھے نام کا اختیار کرنا شرعا جائز اور ٹھیک ہے اور اچھے ہونے کا معیار یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث شریفہ میں جن ناموں سے منع فرمایا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، ان سے اور ان عیوب سے بچتے ہوئے دیگر نام جو معنوی لحاظ سے ٹھیک ہوں اختیار کئے جائیں۔

لہذا اگر کسی کو مندرجہ بالا تین قسم کے ناموں کے علاوہ کوئی نام رکھنا ہو تو ایسے ناموں کا انتخاب کرے، جو ان خامیوں اور عیوب سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ معنوی لحاظ سے بھی عمدہ اور اچھے ہوں۔

یہ کل چار قسم کے نام ہیں جن کا ثبوت احادیث نبویہ اور تعامل امت سے ہے لہذا ان ناموں کو اختیار کرنا چاہیئے۔

کیسے نام نہ رکھے جائیں؟

کیسے نام نہ رکھے جائیں؟

اس کے بعد اب اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ کس طرح کے نام نہیں رکھنا چاہئے، یعنی کن خامیوں اور خرابیوں سے ناموں کا پاک ہونا ضروری ہے۔ تا کہ ان سے بچا جائے۔ احادیث نبویہ اور تشریحات علماء کا جائزہ لینے سے چند باتیں نکل آتی ہیں، جن سے ناموں کا خالی ہونا ضروری ہے۔ ہمارے جائزہ سے گیارہ قسم کے نام سامنے آئے جو ممنوع ہیں۔ وہ یہ ہیں:

- (۱) شرکیہ نام یا جن سے شرک کی بو آتی ہو.
- (۲) اللہ تعالی کے مخصوص نام.
- (۳) کافروں، فاسقوں اور فاجروں کے نام.
- (۴) وہ نام جن میں نافرمانی، برائی اور گندگی کے معنی ہوں.
- (۵) نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے مخصوص نام.
- (۶) وہ نام جن سے بڑائی اور تزکیہ مقصود ہو.
- (۷) فرشتوں کے نام.
- (۸) مہمل اور بے معنی نام.
- (۹) وہ نام جن سے ذہن بدشگونی کی طرف جائے.
- (۱۰) غیر عربی نام.
- (۱۱) قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے نام.

اب ان کو بالترتیب بیان کیا جاتا ہے۔ملاحظہ ہو:

(١) شرکیہ نام یا جن سے شرک کی بو آتی ہو

ایسے ناموں کا رکھنا ناجائز اور حرام ہے جو شرکیہ ہوں یا جن سے شرک کی بو آتی ہو۔اس لئے کہ احادیث میں اس کی خاص رعایت کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان میں ایک صاحب کا نام ''عبدالحجر'' تھا، آپ نے ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ''عبدالحجر''، آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تمہارا نام ''عبداللہ'' ہے۔

(دیکھئے: الأدب المفرد: ٨١١، مصنف ابن أبی شیبة ٢٥٩٠١)

ایک روایت میں ایسے نام رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے جن سے شرک کی بو آتی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَأَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَفَتَاتِيْ وَلَاالْعَبْدُ رَبِّيْ وَ لٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِيْ.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام اور باندی کو) عبدی (میرا بندہ) اور امتی (میری بندی) نہ کہے۔ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری ساری عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں۔ بلکہ غلامی (میرا غلام) جاریتی (میری باندی) فتاي (میرا خادم) فتاتی (میری خادمہ) کہے۔اسی طرح غلام (اپنے آقا کو) ربی (میرا

پالنہار) نہ کہے بلکہ سیدی (میرا سردار) کہے"۔

(مسلم: کتاب الالفاظ، باب حکم اطلاق لفظة العبد: ۶۰۱۱ ،مسنداحمد: ۹۹۶۴،سنن کبری للنسائی: ۱۰۰۷۰ ،مصنف عبد الرزاق: ۱۱/ ۴۵)

اس حدیث میں نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے غلام کو عبد اور باندی کو امۃ کہہ کر پکارنے سے منع کیا ہے۔اور ایسے ہی غلام اور باندی کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے مالک کو رب کہہ کر نہ پکاریں۔اس ممانعت کی وجہ شارحین حدیث نے یہی بتائی ہے کہ اس سے شرک کی بو آتی ہے۔اس لئے کہ عبد،امۃ ،رب یہ تینوں الفاظ مشترک ہیں یعنی ان کے معانی جہاں غلام ،باندی ،آقا کے آتے ہیں وہیں بندہ ،بندی ، پالنہار کے بھی آتے ہیں۔گرچہ اپنے استعمال کے وقت یہ لوگ پہلے معنی (یعنی غلام، باندی،آقا) ہی مراد لیں،مگر سننے والوں کو ان الفاظ سے وہم ہوسکتا ہے،اس وجہ سے ان الفاظ کے استعمال ہی سے منع کر دیا گیا؛ تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

معلوم ہوا کہ کسی کو ایسے الفاظ اور ناموں سے نہ پکارا جائے جن سے شرک کا وہم وگمان بھی پیدا ہوتا ہو؛لہذا ہم پر لازم ہے کہ اس قسم کے ناموں سے بچیں۔

مگر بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں میں اس قسم کے بے شمار نام رواج پاچکے ہیں۔چنانچہ غیر اللہ کے ناموں پر عبد لگا کر بہت سے نام رکھے جاتے ہیں، جو بالکل شرکیہ اور ناجائز ہیں۔مثلاً عبد النبی ،عبدالحبیب،عبدالرسول،عبد الریان وغیرہ نام سننے میں آتے ہیں۔ایسے ہی عبدالسبحان ،عبد الکلام وغیرہ نام معاشرہ میں رائج ہیں،ان کے رواج کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ اس قسم کے نام رکھنا مطلقاً منع ہے چاہے نیت کچھ بھی

ہو۔فقیہ النفس حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''بچوں کے ایسے نام رکھنا جن سے مشرکانہ مفہوم لیا جا سکتا ہو چاہے نام رکھنے والوں کی نیت یہ نہ ہو، وہ بھی ایک مشرکانہ رسم ہونے کے سبب گناہ عظیم ہے۔جیسے عبدالشمس،عبدالعزیٰ وغیرہ نام رکھنا''۔

(معارف القرآن:۴/۱۵۰)

یہ حرمت اور گناہ اس وقت ہے جب کہ ''عبد'' سے غلام اور نوکر وغیرہ کے معانی مراد لئے جائیں۔اور اگر کوئی عبد سے بندہ ہی کے معنی مراد لےتو وہ ایمان ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

وما اشتهر من التسمية بعبد النبي ظاهره كفر الا ان أراد بالعبد المملوك.

(اور جو عبدالنبی نام رکھنا عام ہے،اس کا ظاہر تو کفر ہے،الا یہ کہ عبد سے مراد مملوک یعنی غلام لے)

(شرح الفقه الأكبر:۲۳۸)

لہذا ایسے ناموں سے پرہیز کرنا چاہئے،ورنہ ہمارے ایمان کی اصل بنیاد ''توحید'' ہی متزلزل ہو جائے گی،جس کے بغیر پہاڑوں جیسے اعمال،نیکیاں اور خدمات فضول و بیکار ہیں۔العیاذ باللہ

اسی طرح دوسری زبانوں میں جو الفاظ عبد کے قائم مقام ہیں یعنی عبد کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔جیسے اردو میں ''عبد'' کی جگہ ''بندہ'' کا استعمال ہوتا ہے تو غیر اللہ کے ناموں پر بندہ لگانا بھی ناجائز اور گناہ کی بات ہے۔
حضرت مولانا عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لا یجوزکل اسم أضیف فیه لفظ العبداوالأمة او مایؤدی مؤداهما بأی لسان کان الی غیر الله تعالی صرح به علی القاری ؒ فی شرح الفقه الأکبروقد ورد النهی عن ذالک فی سنن أبی داؤد وغیره وأما اضافة لفظ الغلام الی غیر الله فهوجائز فیجوزغلام رسول و لایجوز عبد الرسول أو بنده رسول أو نحو ذالک.

(ہروہ نام ناجائز ہے جس میں عبد یا امۃ یا ان کے قائم مقام کسی لفظ کی اضافت غیر اللہ کی جانب کی گئی ہو، چاہے کسی بھی زبان میں ہو، اس کی تصریح ملاعلی قاری رحمہ اللہ نے شرح فقہ اکبر میں کی ہے، اور سنن ابوداؤد وغیرہ میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے، رہی لفظ غلام کی غیر اللہ کی جانب اضافت تو یہ جائز ہے، لہذا غلام رسول جائز ہے، اور عبدالرسول، بندۂ رسول اور ان جیسے نام جائز نہیں)

(نفع المفتی و السائل :۱۰۸)

ایک شبہ کا ازالہ

ہوسکتا ہے کہ یہاں کسی کو بعض دوسری روایات سے اشتباہ واشکال پیدا ہو، جن میں زبانِ رسالت سے اس قسم کے نام اداہونے کا تذکرہ ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تعس عبدالدینار والدرهم، والقطیفة والخمیصة، ان أعطی رضی، وان لم یعط لم یرض. (دینارودرہم اور چادر کا بندہ ہلاک ہو، کہ اسے دیا جائے تو

خوش ہو جاتا ہے، اور اگر نہ دیا جائے تو خوش نہیں ہوتا۔)

(بخاری: ۶۰۷۱، ابن حبان: ۳۲۱۸، سنن ابن ماجه: ۴۱۳۵، سنن کبری للبیهقی: ۲۱۶۸۰)

نیز جنگ حنین کے موقعہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

أناالنبی لاکذب أناابن عبدالمطلب

(میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں)

اس کا جواب یہ ہے کہ پہلی حدیث میں عبدالدرھم وغیرہ جو فرمایا گیا اس سے نام مراد نہیں ہیں، بلکہ دنیا پرست لوگوں کا حال اور ان کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے دینار و درہم وغیرہ دنیا کی چیزوں کو اتنا مقصود بنالیا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کے بندے بننے کے بجائے دنیا کی ان حقیر چیزوں کے بندے بن گئے ہیں، ظاہر ہے کہ اس سے تو اس کی مذمت مقصود ہے؛ لہذا اس سے ان ناموں کی قباحت سمجھ میں آتی ہے نہ کہ تائید۔

دوسری حدیث میں جو آپ نے فرمایا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں تو عبد المطلب نام آپ کا رکھا ہوا نہیں ہے بلکہ جو نام پہلے سے معروف ہے اس کو تعارف کے لئے نقل فرمایا ہے اور اس کی شرعاً گنجائش ہے، ورنہ پھر ان کا تعارف کیسے ہو سکتا ہے؟ چنانچہ بعض حضرات صحابہؓ اپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہو کر بنو عبدالشمس اور بعض بنو عبدالدار وغیرہ کہلاتے تھے، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کبھی منع نہیں فرمایا۔

(دیکھئے: تحفۃ المودود: ۱۸۸، ۱۸۹)

(۲) اللہ تعالیٰ کے مخصوص نام

جو نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہیں ان کا بندوں کے لئے استعمال بھی

ناجائز ہے۔اور اگر کوئی اللہ کے مخصوص ناموں میں سے کوئی نام رکھے تو وہ اسماء الٰہیہ میں تحریف اور کجروی کا مرتکب ہوگا اور قرآن کریم کی اس وعید کا مستحق ہوجائے گا جو اسماء الٰہیہ میں تحریف کرنے والوں کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہے۔سورۂ اعراف میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوْا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ أَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾.

ترجمہ:اور اللہ کے لئے ہیں اچھے نام سو اس کو پکارو وہی نام کہہ کر اور چھوڑ دو ان کو جو کجراہ چلتے ہیں اس کے ناموں میں،وہ بدلہ پائیں گے اپنے کئے کا۔

(سورۂ اعراف:۱۸۰)

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے تین قسم کے لوگوں کو اسماء الٰہیہ میں کجروی کرنے والوں میں شمار کیا ہے ان میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالی کے مخصوص ناموں کو کسی دوسرے شخص کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

(دیکھئے:معارف القرآن:۱۳۲/۵،تفسیر حقانی:۴۴۰/۲)

اور تفسیر ابن کثیر میں حضرت قتادہ سے منقول ہے کہ:

وقال قتادة :يلحدون، يشركون في اسمائه.

(تفسیر ابن کثیر : ۳۵۸/۲)

ایک حدیث میں اس شخص کو بدترین اور مبغوض ترین قرار دیا گیا ہے جس کا نام شہنشاہ ہو۔حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ.

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک مبضوض ترین اور سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کو شہنشاہ کا نام دیا جائے (یادرکھو) اللہ تعالی کے سوا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔

(بخاری:۲/ ۹۱۶،ترمذی:۲/ ۱۱۱،أبوداؤد:۲/ ۶۷۸،مسلم:۲/ ۲۰۸واللفظ لہ)

ملک الاملاک کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ۔اور ظاہر ہے کہ یہ اللہ تعالی کی خاص صفت ہے جس میں کوئی شریک نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کا وہم وگمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔لہذا کسی انسان کا نام شہنشاہ نہیں ہوسکتا اور جس نے اس نام کو اپنایا گویا اس نے اس صفت خاص میں شرکت کا دعوی کیا جو حرام ہے۔اس وجہ سے اس شخص کو بدترین اور مبغوض ترین انسان قرار دیا گیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے مخصوص نام اور صفات کا استعمال انسانوں کے لئے نہیں کیا جا سکتا۔علامہ نوویؒ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واعلم أن التسمی بهذا الاسم حرام وكذالك التسمی بأسماء الله تعالی المختصة به كالرحمٰن والقدوس والمهيمن وخالق الخلق و نحوها. (جان لوکہ یہ نام رکھنا حرام ہے،اورایسے ہی اللہ تعالی کے مخصوص نام جیسے رحمٰن،قدوس،مہیمن ،اور خالق الخلق وغیرہ نام رکھنا بھی حرام ہے)

(شرح مسلم للنووی : ۲ / ۲۰۸)

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء سے کوئی کسی کو پکارے تو وہ کافر ہوجاتا ہے۔

ومن قال لمخلوق يا قدوس أو الرحمٰن أو قال اسما

من اسماء الخالق کفرانتهی وهویفید أنه من قال لمخلوق یا عزیز ونحوه یکفر ایضا الاان اراد بهما المعنی اللغوی لا الخصوص الاسمی والأحوط ان یقول یا عبد العزیز ویا عبد الرحمٰن.

(جس نے کسی مخلوق سے کہا: اے قدوس! یا اے رحمان!، یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام کہا تو کافر ہو جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو کسی مخلوق کو اے عزیز! یا اس جیسے اللہ تعالی کے نام کہہ کر پکارے تو کافر ہو جاتا ہے، الا یہ کہ اس سے لغوی معنی مراد لے، خاص معنی مراد نہ لے، اور احوط یہ ہے کہ (عبد لگا کر) اے عبدالعزیز! اور اے عبدالرحمٰن! کہے)

(شرح الفقه الأكبر: ۲۳۸)

مذکورہ آیت، حدیث اور ان کی تفسیر وتشریح سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالی کے مخصوص ناموں کا استعمال مخلوق کے لئے جائز نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ان کا استعمال مخلوق کے لئے کرے تو اس کے لئے سخت وعیدیں ہیں حتی کہ بعض علماء نے اس کو کافر قرار دیا ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ آج کل اس سلسلہ میں بہت بے احتیاطی ہورہی ہے۔ چنانچہ بعض لوگ عبدالرحمٰن وغیرہ کو عبد حذف کر کے پکارتے ہیں۔

مگر اس سلسلہ میں کہ اللہ پاک کے کونسے نام ہمارے لئے جائز ہیں اور کونسے ناموں کا استعمال جائز نہیں ہے، کچھ تفصیل ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

(وجاز التسمية بعلي ورشيد من الأسماء المشتركة و يراد في حقنا غير ما يراد في حق الله تعالى)وفي رد المحتار (قوله وجاز التسمية بعلي الأخ) الذي في التاترخانية عن السراجية التسمية باسم يوجد في كتاب

الله تعالى كالعلي و الكبير و الرشيد و البديع جائزة.

(رد المحتار ۵ / ۲۹۶)

اسی طرح اس تفصیل کو حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے معارف القرآن میں بیان کیا ہے۔ اس کو یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''اسماء حسنٰی میں سے بعض نام ایسے ہیں جن کا خود قرآن و حدیث میں دوسرے لوگوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لئے استعمال کرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ تو جن ناموں کا استعمال غیر اللہ کے لئے قرآن و حدیث سے ثابت ہے وہ نام اوروں کے لئے بھی استعمال ہو سکتے ہیں جیسے رحیم، رشید، علی، کریم، عزیز وغیرہ اور اسماء حسنٰی میں سے وہ نام جن کا غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں ان کو غیر اللہ کے لئے استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے مثلاً رحمٰن، سبحان (۱) رزاق، خالق، غفار، قدوس وغیرہ''۔

(معارف القرآن: ۴/۱۳۳)

اس سلسلہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کا ایک فتویٰ تھوڑی وضاحت کے ساتھ ملا، اس کو بھی شامل کیا جاتا ہے، ملاحظہ ہو:

سوال:۔ آج کل عموماً باری تعالیٰ کے اسمائے حسنی کے ساتھ ''عبد''

---

(۱) معارف القرآن میں ایسا ہی ہے، یعنی ''سبحان'' کو اللہ تعالیٰ کے ناموں میں شمار کیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ نہ تو اللہ پاک کا نام ہے، نہ ہی صفت، بلکہ یہ ایک مصدر ہے، جس کے معنی ہیں: پاکی۔ اس پر علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے سعایہ میں تنبیہ کی ہے، جو پیچھے گزر چکی۔

کے اضافے کے ساتھ نام رکھے جاتے ہیں، مگر عموماً غفلت کی وجہ سے مسمّٰی کو بدون "عبد" کے پکارا جاتا ہے، حالانکہ بعض اسماء، باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً: عبدالرزاق وغیرہ ،............تحقیق فرمائیں کہ کون سے اسماء، باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں، کہ ان کو بدون "عبد" کے مخلوق کے لئے استعمال کرنا گناہ کبیرہ ہے.....الخ۔

جواب: کسی کتاب میں یہ تفصیل تو نظر سے نہیں گزری کہ کون کون سے اسمائے حسنیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے مخصوص ہیں، اور کون سے اسماء کا اطلاق دوسروں پر ہوسکتا ہے، لیکن مندرجہ ذیل عبارتوں سے اس کا ایک اصول معلوم ہوتا ہے:

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وذکرغیرواحدمن العلماء أن هذه الأسماء ..... تنقسم قسمة أخرى الى مالايجوزاطلاقه على غيره سبحانه وتعالى كالله و الرحمن،ومايجوز كالرحيم ،والكريم."

(روح المعانی: ۹ / ۱۲۳ طبع مکتبه رشیدیه لاهور)

اور درمختار میں ہے:

"وجازالتسمية بعلي ورشيدمن الأسماء المشتركة ،و يرادفي حقناغيرمايرادفي حق الله تعالى.وفي ردالمختار : الذي في التاترخانية عن السراجية:التسمية باسم يوجد في كتاب الله تعالى كالعلي والكبيروالرشيدوالبديع جائزة ... الخ."

(شامی: ۵ / ۲۶۸)

وفی الفتاوی الهندیة:التسمیة باسم لم یذکره الله تعالی فی عباده ولاذکره رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ولا استعمله المسلمون تکلموا فیه،والأولی أن لایفعل. کذا فی المحیط.

(فتاوی عالمگیریه: ص: ۳۶۲ حطر اباحت باب: ۲۲)

اس کے بعد حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ کی عبارت جو اوپر گزری آپ اس کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ان عبارتوں سے اس بارے میں یہ اصول مستنبط ہوتے ہیں:

نمبرا:۔وہ اسمائے حسنی جو باری تعالی کے اسم ذات ہوں یا صرف باری تعالی کی صفات مخصوصہ کے معنی ہی میں استعمال ہوتے ہوں،ان کا استعمال غیر اللہ کے لئے کسی حال جائز نہیں مثلا: الله،الرحمن، القدوس،الجبار،المتکبر،الخالق،الباری،المصور،الغفار ، القهار، التواب ، الوهاب ،الخلاق، الفتاح ،القیوم، الرب، المحیط ، الملیک ، الغفور ، الأحد، الصمد،الحق، القادر ،المحیی.

۲:وہ اسمائے حسنی جو باری تعالی کی صفات خاصہ کے علاوہ دوسرے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہوں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ان کا اطلاق غیر اللہ پر کیا جاسکتا ہو،ان میں تفصیل یہ ہے کہ اگر قرآن و حدیث ،تعامل امت یا عرف عام میں ان اسماء سے غیر اللہ کا نام رکھنا ثابت ہو تو ایسا نام رکھنے میں مضائقہ نہیں ، مثلا: عزیز،علی، کریم، عظیم،

رشید، کبیر، بدیع، کفیل، ہادی، واسع، حکیم وغیرہ اور جن اسمائے حسنیٰ سے نام رکھنا نہ قرآن وحدیث سے ثابت ہو اور نہ مسلمانوں میں معمول رہا ہو، غیر اللہ کو ایسے نام دینے سے پرہیز لازم ہے۔

۳:۔ مذکورہ دو اصولوں سے یہ اصول خود بخود نکل آیا کہ جن اسمائے حسنیٰ کے بارے میں یہ تحقیق نہ ہو کہ قرآن وحدیث، تعامل امت یا عرف میں وہ غیر اللہ کے لئے استعمال ہوئے ہیں یا نہیں؟ ایسے نام رکھنے سے پرہیز لازم ہے؛ کیونکہ اسمائے حسنیٰ میں اصل یہ ہے کہ ان سے غیر اللہ کا نام رکھنا جائز نہ ہو، اور جواز کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔

ان اصولوں پر تمام اسمائے حسنیٰ کے بارے میں عمل کیا جائے، تاہم یہ جواب چونکہ قواعد سے لکھا ہے اور ہر ہر نام کے بارے میں اسلام کی کوئی تصریح احقر کو نہیں ملی، اس لئے اس میں دوسرے اہل علم سے بھی استصواب کرلیا جائے تو بہتر ہے۔ واللہ سبحانہ أعلم.

(فتاویٰ عثمانی: ۱/ ۵۰ تا ۵۲)

(۳) کافروں، فاسقوں اور فاجروں کے نام

ایسے لوگوں کے نام جو برے، غلط کار، بدکردار اور دین کے دشمن وکافر ہوں اپنانا نہیں چاہیئے؛ اس لئے کہ ان کے نام رکھنے سے ان بے دینوں اور بد دینوں سے مشابہت ہوگی اور شریعت اسلامیہ میں ایسوں کی مشابہت اختیار کرنا اور ان کی نقالی کرنا ناجائز اور حرام ہے۔

ابوداؤد شریف کی روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چند ناموں

سے منع کیا ہے ان میں ایک نام شیطان بھی ہے۔شارحین نے اس نام سے منع کی دو وجوہات لکھی ہیں۔پہلی وجہ یہ ہے کہ اس کے معنی ٹھیک نہیں ہیں۔دوسری وجہ یہ لکھی ہے کہ اس نام کے رکھنے سے خدا کے نافرمان اور دشمن ابلیس لعین سے مشابہت ہو گی ۔ایسے ہی احادیث میں حباب نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔اس کی وجہ خود حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ یہ شیطان کا نام ہے۔

(دیکھئے:مصنف عبدالرزاق:۱۱/۴۰)

اسی طرح مصنف عبدالرزاق میں ایک روایت ہے جس میں ''ولید'' نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے اس کی وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ میری امت میں ایک شخص اس نام کا پیدا ہوگا جو میری امت میں وہی کام کریگا جو فرعون نے اپنی قوم میں کیا۔حدیث یہ ہے:

أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُسَمِّيَ اِبْنًا لَهُ :الْوَلِيْدَ،فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ قَالَ " اِنَّهُ سَيَكُوْنُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الوَلِيْدُ يَعْمَلُ فِيْ أُمَّتِيْ بِعَمَلِ فِرْعَوْنَ فِيْ قَوْمِه.

ترجمہ:ایک شخص نے اپنے بچے کا نام ولید رکھنا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ عنقریب ایک ولید نامی شخص پیدا ہوگا، جو میری امت میں وہی کام کرے گا، جو فرعون نے اپنی قوم میں کیا۔

(مصنف عبدالرزاق:۱۱/۴۳)

دیکھئے ان مذکورہ ناموں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے منع فرمایا کہ ان کے اپنانے سے اللہ کے ان نافرمانوں سے مشابہت ہوتی ہے۔اور اللہ

کے نافرمانوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والوں کیلئے بڑی سخت وعیدیں ہیں ۔ایک حدیث میں ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

(جو جس قوم جیسا بنے وہ اسی قوم میں سے ہے۔)

(ابوداؤد:۴۰۳۳،المعجم الأوسط:۸۳۲۷،مصنف ابن ابی شیبہ:۳۳۶۸۷)

ایک اور حدیث میں ہے:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ. ترجمہ:(قیامت کے دن) آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے کہ اس نے (دنیا) میں محبت کی ۔اور اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا۔

(بخاری:۵۸۱۶،مسلم:۶۸۸۸،ترمذی:۲۳۸۶واللفظ لہ)

ان حدیثوں میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بتادیا کہ جو جس قوم سے محبت اور اس کے نتیجہ میں ان سے مشابہت اختیار کرے گا وہ قیامت کے میدان میں انہی کے ساتھ ہوگا لہٰذا معلوم ہوا کہ جو اپنا یا اپنی اولاد کا نام اللہ کے لاڈلوں کے ناموں پر رکھے گا اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا اور جو اللہ کے دشمنوں کے ناموں پر رکھے گا،اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اللہ اور رسول اللہ تو فاسقوں،فاجروں اور کافروں کے نام رکھ کر یا اور کسی بھی معاملہ میں ان سے مشابہت اختیار کرنے سے منع کر رہے ہیں،مگر ہم مسلمانوں میں ایک طبقہ وہ ہے جو فلم اداکاروں،کرکٹ کھلاڑیوں اور دین بیزاروں کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھتا ہے اور ان جیسا لباس پہنتا اور پہناتا ہے۔الغرض ان کے نقش قدم پر چلتا ہے اور اس پر فخر بھی کرتا ہے اور برملا کہتا ہے کہ

ہم اپنے بچوں کو ان (اللہ کے نافرمانوں) جیسا بنائیں گے۔(نعوذ باللہ) ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ مذکورہ حدیثوں کو بار بار پڑھیں اور خود فیصلہ کرلیں کہ ان کا اور ان کے ماتحتوں کا حشر کس کے ساتھ ہوگا۔

الغرض اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ کے نافرمانوں کے ناموں کو اپنانا جائز نہیں ہے، لہذا اس قسم کے ناموں کو اپنانے سے احتراز کرنا چاہئے۔

پرویز نام نہ رکھا جائے

مسلمانوں میں پرویز نام بہت رائج ہے مگر واضح ہو کہ مسلمانوں کو یہ نام اختیار نہیں کرنا چاہئے گرچہ معنوی لحاظ سے یہ نام ٹھیک ہے اس کے معنی ہیں فاتح اور خوش نصیب مگر یہ نام ایران کے اس بد نصیب بادشاہ کا ہے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک (خط) چاک کر دیا تھا۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے بددعا فرمائی اور وہ ہلاک ہوگیا۔

(دیکھئے: بخاری کتاب العلم: ۱/ ۱۵ ازاد المعاد: ۳/ ۶۸۹)

لہذا یہ نام نہیں رکھنا چاہئے۔

مسلمانوں کے ناموں میں اہل تشیع کا اثر

بعض مسلمان اپنے اصل ناموں کے ساتھ بطور تبرک علی، حسن، حسین نام ملا کر نام رکھتے ہیں۔صاحب احسن الفتاوی حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ نے اس کو شعیوں کا اثر قرار دیا ہے لہذا اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ورنہ اہل تشیع (جو ایک گمراہ ترین فرقہ ہے) سے تشبہ لازم آئے گا۔حضرت فرماتے ہیں:

"مسلمانوں کے ناموں پر بھی اہل تشیع کا اثر پایا جاتا ہے، مثلاً اصل

نام کے ساتھ جس طرح محض تبرک کے لئے محمد اور احمد ملانے کا دستور ہے اسی طرح علی، حسن، حسین ملایا جاتا ہے۔صدیق، فاروق، عثمان یا اور کسی صحابی کا نام بطور تبرک اصل نام کے ساتھ ملانے کا دستور نہیں۔نسبت غلامی بھی علی، حسن، حسین کی طرف کی جاتی ہے مگر اور کسی صحابی کی غلامی کو گوارا نہیں کیا جاتا۔عورتوں میں کنیز فاطمہ کا نام تو پایا جاتا ہے مگر خدیجہ، عائشہ اور دیگر ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کی کنیز کہیں سنائی نہیں دیتی‘‘۔ احسن الفتاوی باب رد البدعات:۱/۳۹۱)

(۴)وہ نام جن میں نافرمانی، برائی اور گندگی کے معنی ہوں

ایسے نام جو اپنے اندر برائی، نافرمانی اور گندگی وغیرہ کے معانی لئے ہوئے ہوں نہیں رکھنا چاہئے۔چنانچہ کتبِ حدیث میں متعدد واقعات منقول ہیں کہ آپ علیہ الصلاۃ السلام نے ایسے نام جو مذکورہ خرابیوں یا انہی جیسی خرابیوں پر مشتمل تھے بدل دئے ایک روایت میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ :اِنَّ بِنْتًا لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةً فَسَمّٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَمِيْلَةً .

ترجمہ:حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی تھی جس کو عاصیہ (اس کے معنی ہیں گنہگار) کہا جاتا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام بدل کر جمیلہ (خوبصورت) رکھ دیا۔

(أبوداؤد :۲/ ۶۷۷، ترمذی :۲/ ۱۱۷، مصنف ابن أبي شيبة : ۶ / ۱۵۸،السنن الکبری: ۹/ ۵۱۶،مسلم:۲/ ۲۰۸واللفظ لہ)۔

ابوداؤد میں حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے چند نام رکھنے سے منع وارد ہوا ہے، جن میں سے چند نام یہ ہیں: غراب، شہاب، عتلہ، اصرم جن میں ایسے معانی پائے جاتے ہیں جو برے اور غلط ہیں ان کے معانی ملاحظہ ہوں:

ا۔غراب: کوا ۲۔شہاب: آگ کے اس شعلہ کو کہتے ہیں جو فرشتے شیطانوں پر مارتے ہیں ۳۔عتلہ: شدت اور سختی ۴۔اصرم: کاٹنے والا، ترک سلام وکلام کرنا۔

(ابوداؤد: ۲/ ۶۷۷، مظاہر حق: ۵/ ۴۲۲)

ان ناموں کے رکھنے سے حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے جو منع کیا ہے شارحین حدیث نے اس کی وجہ یہی بتائی ہے کہ ان میں برائی، سختی اور شدت وغیرہ کے معانی پائے جاتے ہیں یا گندے جانوروں کے نام ہیں جو ایک مسلمان کے تعارف اور پہچان کے لئے مناسب نہیں ہیں۔

(دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح: ۵/ ۲۵، مظاہر حق: ۵/ ۴۲۳)

مذکورہ احادیث اور ان حدیثوں سے جو کتب حدیث میں موجود ہیں ناموں کے سلسلہ میں شریعت کا یہ ضابطہ نکلتا ہے کہ ایسے نام نہ رکھے جائیں، جو برائی و خباثت اور گندگی و درندگی پر دلالت کرتے ہوں۔

اس قسم کے نام مسلمانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً بعض لوگ اپنے بچوں کے نام افسانہ (جھوٹی کہانیاں) وغیرہ رکھ دیتے ہیں ان سے بچنا چاہئے اور اچھے سے اچھے نام کا انتخاب کرنا چاہئے۔

(۵) نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے مخصوص نام

نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ناموں میں ایسے کئی نام ہیں جو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ خاص ہیں، جو آپ کی مخصوص صفات پر مشتمل ہیں جیسے

خاتم النبیین، حاشر، عاقب وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے نام بھی نہیں رکھنے چاہیے۔حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے نام جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں، جیسے خاتم النبیین یا عاقب وحاشر: ایسے نام بچوں کے نہیں رکھنے چاہئیں"۔

(تحفۃ الالمعی: ۶/ ۵۸۹)

اسی طرح نبی خان، رسول خان وغیرہ نام بھی نہ رکھنا ہی بہتر معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص صفات ہیں۔

(۶)وہ نام جن سے بڑائی اور تزکیہ مقصود ہو

ایسے ناموں کا رکھنا بھی جائز نہیں ہے جن سے نفس کی بڑائی اور تزکیہ مقصود ہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے:

عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ أَبِیْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سُمِیْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ أَللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَب.

ترجمہ: حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میرا نام برہ (نیکوکار) رکھا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفس کی تعریف نہ کرو۔ تم میں جو شخص نیکوکار ہے اس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتے

ہیں، اس بچی کا نام زینب رکھو۔
(بخاری:۲/۹۱۴، مسلم:۲/۲۰۸، أبوداود:۲/۶۷۷، مصنف ابن أبی شیبۃ:۶/۱۵۸، السنن الکبری:۹/۵۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أن زينب رضي الله عنها كان اسمها برة، فقيل لها تزكي نفسها، فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب.

(حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا، لوگوں نے کہا کہ (کیا) اپنی پاکیزگی اور تزکیہ کررہی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا)

(بخاری: ۵۸۳۹، مسلم: ۵۷۳۱، ابن ماجہ: ۳۷۳۲، السنن الکبری للبیہقی: ۱۹۷۹۴، ابن حبان: ۵۸۳۰)

اس سے یہ بات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل سے واضح ہوگئی کہ ایسے نام نہ رکھے جائیں جن سے اپنے نفس کی بڑائی اور تزکیہ مقصود ہو اس لئے کہ بڑائی اللہ جل شانہ کے شایان شان ہے اور انسان کا کمال عبدیت، عاجزی اور تواضع میں ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تمام نام جن کے معنی تزکیہ پر دلالت کرتے ہوں ناجائز ہیں بلکہ وہ نام جو بنیت تزکیہ وتعلّی رکھے جائیں وہ ممنوع ہیں۔ اگر کوئی تفاؤل کے طور پر اس قسم کے نام اپنے لئے یا اپنی اولاد یا کسی اور کے لئے تجویز کرے اور ان سے تزکیہ بھی مقصود نہ ہو تو ایسے ناموں کے اپنانے میں کوئی حرج نہیں معلوم ہوتا۔ حدیث شریف میں غور کرنے سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کی علت تزکیہ ہی قرار دی ہے۔ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

قوله" فقيل : تزكى نفسها" و يظهر من عبارة للقرطبى انه صلی اللہ علیہ وسلم انما غير اسمها لكونها زوجته او ربيبته وكره أن يكون في اسمها تزكية لنفسها (راجع عبارته فى شرح الأبى) و كأن القرطبى رحمه الله يشير الى أن مثل هذه الأسماء يجوز لغيرها اذا سمى تفاؤلا 'لا تزكية للنفس و الله سبحانه أعلم.

(ان کا قول:"فقيل :تزكى نفسها" قرطبی کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام اپنی زوجہ اور ربیبہ ہونے کی وجہ سے بدل دیا تھا،آپ نے یہ ناپسند کیا کہ ان کے نام میں تزکیہ وخودستائی ہو، (علامہ قرطبی کی عبارت کے لئے شرح ابی دیکھئے) گویا علامہ قرطبی اس جانب اشارہ فرمارہے ہیں کہ اس قسم کے نام ان کے علاوہ کے لئے جائز ہیں، جب کہ تفاولاً رکھے جائیں نہ کہ تزکیۂ نفس کے لئے)

(تكملة فتح الملهم: ۴ / ۲۱۵)

اور یہ حقیقت ہے کہ عام طور سے ایسے نام لوگ تزکیہ و تعلّی کے لئے نہیں بلکہ تفاؤل و نیک فالی کے طور پر اپناتے ہیں کہ اے اللہ اس کو یا مجھ کو ان صفات کا حامل بنادے۔

الغرض سطور بالا سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایسے نام جن سے تزکیہ اور بڑائی مقصود ہو نہیں رکھے جاسکتے اور اگر کوئی اس قسم کے نام بطور تفاؤل رکھے تو کوئی حرج نہیں۔و الله أعلم و علمه أتم.

البتہ یہاں ایک طالب علمانہ اشکال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ جب ایسی بات ہے کہ

اگر بلا نیت تزکیہ ایسے نام رکھے جاسکتے ہیں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ کا نام کیوں بدلا جبکہ وہاں تزکیہ وتعلّی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا جواب میرے استاذ حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے یہ دیا کہ:

چونکہ اس زمانہ میں تزکیہ کے طور پر ایسے نام رکھے جاتے تھے اور ان کا نام بھی ان کے والدین نے رکھا تھا تو ممکن ہے کہ اس میں تزکیہ کی نیت ہو اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل دیا۔ واللہ اعلم

(۷) فرشتوں کے نام

فرشتوں کے ناموں پر بھی اپنے نام نہیں رکھنے چاہئے اس لئے کہ علماء نے ان کے نام رکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ حدیث میں بھی ان سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن قیم رحمہ اللہ نے تحفۃ المودود میں تاریخ بخاری رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

اِنَّ خَیْرَ الْأَسْمَاءِ الحَارِثُ وَھَمَّام وَنِعْمَ الْأَسْمَاءِ عَبْدُ اللّٰہِ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ تُسَمُّوا بِأَسْمَاءِ الأَنْبِیَاءِ وَلَا تُسَمُّوْا بِأَسْمَاءِ الْمَلَائِکَۃِ .

(بلاشبہ ناموں میں بہتر نام حارث اور ہمام ہیں، اور عمدہ ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں، اور انبیاء کے نام رکھا کرو، فرشتوں کے نام نہ رکھو)

(تحفۃ المودود فی أحکام المولود: ۱۱۰)

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی مرقاۃ میں اسی کے حوالہ سے اس حدیث کے اخیر کے دو جملوں کو نقل کیا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی فرشتوں کے ناموں پر نام رکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ چنانچہ مسند الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے ''فقہ عمر رضی اللہ عنہ'' میں بروایتِ بغوی نقل کیا ہے کہ:

''تیمی ناپسند کرتے تھے کہ اولاد کے نام جبرئیل و میکائیل رکھے جائیں۔ کیونکہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی اسے مکروہ سمجھتے تھے اور دوسرے صحابہ و تابعین سے بھی کسی نے اپنے بچوں کے یہ نام نہیں رکھے''۔

(فقہ عمر رضی اللہ عنہ مترجم: ۳۴۸ ترجمہ: از ابو یحیٰ امام خان)

شارح مسلم علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال القاضی وقد کره بعض العلماء التسمی بأسماء الملائکة وهو قول الحارث بن مسکین وقال وکره مالک التسمی بجبریل.

(قاضی نے کہا کہ: بعض علماء نے فرشتوں کے نام رکھنے کو ناپسند کیا ہے، یہ حارث بن مسکین کا قول ہے، اور کہا کہ: امام مالک نے جبرئیل نام رکھنے کو ناپسند کیا ہے)

(شرح مسلم للنووی: ۲ / ۲۰۷)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کے ناموں پر اپنے نام نہیں رکھنے چاہئے اس لئے کہ وہ مکروہ ہیں۔ علاوہ ازیں امت میں بھی ان ناموں کے رکھنے کا رواج نہیں رہا ہے اور نہ اب ہے۔

(۸) مہمل اور بے معنی نام

ایسے نام بھی نہ اپنائے جائیں جو لفظی اور لغوی اعتبار سے غلط ہوں، یا کوئی رکیک اور بھونڈے معنی کے حامل ہوں، جیسا کہ میں نے شروع میں عبدالکلام اور عبد النیاز کے سلسلہ میں عرض کیا کہ یہ نام لفظی اور معنوی لحاظ سے ٹھیک نہیں ہیں۔

مسلمانوں میں اس قبیل کے بھی بے شمار نام رائج ہو چکے ہیں جو بالکل بے معنی اور مہمل ہوتے ہیں، یا بھدّے معانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ غفلت کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ یہ سوچا ہی نہیں جاتا کہ جس نام کا ہم انتخاب کر رہے ہیں اس کے کیا معنی ہیں بلکہ اندھے بن کر جو نام بھی انہیں ظاہری طور پر سننے میں اچھا لگتا ہے رکھ دیا جاتا ہے ۔یاد ش بخیر میرے ایک پیر بھائی نے یہ لطیفہ سنایا کہ ان کے کسی رشتہ دار کے یہاں ایک بچی کا کوئی اچھا نام رکھا گیا۔ایک خاتون کو یہ پسند نہیں آیا تو اس کو بدل کر ''ارحام'' رکھ دیا گیا۔ارحام رحم کی جمع ہے جس کے معنی ہیں'' بچہ دانی''انہوں نے جب ان سے پوچھا کہ یہ نام کیوں رکھا گیا تو جواب یہ ملا کہ چونکہ پکارنے میں اچھا لگتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔ جب ان کو اس کے معنی بتائے گئے تو انہوں نے اس نام کو بدل دیا اور اس لفظ کے ایک معنی رشتہ داریوں کے بھی آتے ہیں مگر اس کا بھی کوئی مطلب نہیں نکلتا۔الغرض بتانا یہ مقصود ہے کہ مسلمانوں میں اس قسم کے نام بھی پائے جاتے ہیں۔

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور عمدہ نام کی ترغیب دی ہے اور باپ کی جانب سے بچہ کے لئے اچھے نام کو پہلا تحفہ قرار دیا ہے؛ لہٰذا اس پہلے تحفہ کو عمدہ سے عمدہ شکل میں دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔اس کے علاوہ اور حدیثوں میں بھی

اچھے نام کی ترغیب آئی ہے اور برے و بھدّے ناموں سے منع کیا گیا ہے اس لئے اس قسم کے نامناسب اور مہمل ناموں سے اجتناب کرنا چاہیئے اور بہتر سے بہتر نام اپنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۹۔وہ نام جن سے ذہن بدشگونی کی طرف جائے

ایسے ناموں کا اپنانا مکروہ اور نامناسب ہے جن سے ذہن بدشگونی اور بدفالی کی طرف جائے۔ایک حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ) حضرت جویریہؓ کا نام برہ (نیکوکار) تھا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھ دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ کوئی شخص یوں کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہ کے پاس سے نکلے.
(مسلم: ۵۷۲۹، مسند احمد: ۲۳۳۴)

مستدرک حاکم وغیرہ میں خود حضرت جویریہؓ سے بھی یہ حدیث آئی ہے:

عن جويرية بنت الحارث: أن اسمها كان برة، وغيره صلی اللہ علیہ وسلم فسماها جويرة، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّة. (حضرت جویریہؓ فرماتی ہیں کہ ان کا نام برہ تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جویریہ سے بدل دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ

کوئی شخص یوں کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہ کے پاس سے نکلے)

(المستدرک للحاکم: ۶۷۸۳، صحیح ابن خزیمہ: ۷۵۳)

دیکھئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو محض اس وجہ سے بدل دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ کوئی یوں کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہ کے پاس سے نکلے اس لئے کہ نیکوکار کے پاس سے نکلنا کوئی اچھی بات نہیں سمجھی جاتی۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَ رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ أَثَمَّ هُوَ فَلَايَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا.

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو کیونکہ اگر کسی وقت تم نے کسی شخص سے پوچھا کیا وہ (مثلاً یسار) یہاں ہے؟ اور فرض کرو وہ وہاں نہ ہو۔ تو جواب دینے والا کہے گا کہ وہ (یعنی یسار) یہاں نہیں ہے۔

(أبوداؤد: ۲/ ۶۷۷، مصنف ابن أبی شیبۃ: ۹/ ۱۵۸، السنن الکبری: ۹/ ۵۱۵، مسلم: ۲/ ۲۰۷ واللفظ لہ)

ان چاروں ناموں کا ترجمہ یہ ہے:

یسار: فراخی اور تونگری۔ رباح: فائدہ اور نفع۔ نجیح: فتحمندی۔ افلح: کامیاب۔ ان چاروں ناموں کے معانی ٹھیک ہیں اور کامیابی وغیرہ پر دلالت کر رہے ہیں مگر پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے تا کہ لوگوں کے بدشگونی لینے کا سبب نہ بنیں۔

مذکورہ ناموں اوران جیسے دیگر ناموں سے لوگ ان کے اچھے الفاظ اور معانی کی وجہ سے نیک فال لیتے ہیں، کبھی ان کے ارادہ کے برخلاف یہ نام بدفالی اور بدشگونی کا سبب بن جاتے ہیں، اس طور پر کہ مثلاً کسی شخص کا نام یسار (فراخی) رکھ دیا جائے اور کسی وقت گھر والوں سے پوچھا گیا کہ کیا گھر میں یسار ہے؟ اور فرض کرو گھر میں یسار نہ ہو۔تو ظاہر ہے کہ گھر والے جواب میں یہی کہیں گے کہ گھر میں یسار نہیں ہے ۔اب یہاں غور کیجئے کہ اگر چہ اس صورت میں ''یسار'' سے متعین ذات ہی (یعنی یسار نامی آدمی) ہی مراد ہو گی، مگر لفظ یسار کے لغوی معنی کے اعتبار سے مفہوم یہ ہو گا کہ گھر میں فراخی اور تو انگری نہیں ہے۔اور اس سے سننے والے بدشگونی لینگے اس وجہ سے ان ناموں سے منع کیا گیا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح :۸ / ۱۱ ، مظاہر حق : ۵ / ۴۱۱)

دو حدیثوں کے درمیان تطبیق

مگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث صحیح مروی ہے جو مذکورہ حدیث کے معارض نظر آتی ہے۔حدیث یہ ہے:

جَابِرُبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ أَرَادَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَنْهٰى عَنْ أَنْ يُسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَ بِنَافِعٍ وَ بِنَحْوِ ذَالِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَنْ يَنْهٰى عَنْ ذَالِكَ ثُمَّ تَرَكَهٗ.

ترجمہ:حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یعلی، برکہ،افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع کرنا چاہا پھر میں نے

دیکھا کہ آپ ﷺ اس سے (منع کرنے سے) خاموش ہوگئے اور کچھ نہیں کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا لئے گئے. درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع نہیں کیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے منع کرنا چاہا پھر ارادہ ترک کردیا۔

(أبو داؤد: ۲/ ۶۷۸، المستدرک: ۴/۳۰۵، مصنف ابن أبی شیبة: ۶/ ۱۵۹، السنن الکبری: ۹/۵۱۵، مسلم: ۲/۲۰۷ واللفظ له)

ان دونوں احادیث میں تعارض معلوم ہوتا ہے؛ اس لئے کہ پہلی حدیث میں ان ناموں سے منع کیا گیا ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ناموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرنا چاہا تو تھا، مگر منع نہیں کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرنا چاہا مگر نہیں کیا۔

اس وجہ سے بعض حضرات نے پہلی حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ قرار دیا ہے۔ مگر علماء محققین نے تطبیق کی راہ اختیار کی ہے اور پہلی حدیث جس میں ان ناموں سے منع کیا گیا ہے، اس نہی کو نہی تنزیہی اور حدیث جابر کو نہی تحریمی کی نفی پر محمول کیا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم لکھتے ہیں۔

قوله: ثم قبض رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم و لم ینه عن ذالک. به استدل بعضهم علی أن حدیث جابر رضی اللہ عنہ ناسخ لحدیث سمرة و لکن المحققین علی أن حدیث سمرة محمول علی التنزیه والمراد من النهی فی حدیث جابر

ﷺ نهي تحريم، والمراد أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أراد ان ينهى عن هذه الاسماء تحريما، فلم يفعل الى أن قبض صلی اللہ علیہ وسلم .

(ان کا قول: "پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا لئے گئے درانحالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ناموں سے منع نہیں کیا" اسی سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ حضرت جابرؓ کی حدیث حضرت سمرہؓ کی حدیث کے لئے ناسخ ہے، مگر محققین اس کے قائل ہیں کہ حضرت سمرۃ کی حدیث نہی تنزیہی پر محمول ہے، اور حضرت جابرؓ کی حدیث میں نہی سے مراد نہی تحریمی ہے، مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ناموں سے نہی تحریمی فرمانی چاہی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا لئے گئے، منع نہ فرما سکے)

(تکملة فتح الملهم: ۴/ ۲۱۳)

اور دیگر شراح حدیث نے بھی ان دونوں احادیث میں یہی تطبیق دی ہے۔
(دیکھئے: شرح مسلم للنووی: ۲/ ۲۰۷، مرقاۃ: ۹/ ۱۲، التعلیق الصبیح: ۵/ ۱۷۵)

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غلاموں کے نام اس طرح کے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نہیں بدلا اس سے علماء نے جواز اخذ کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان جواز کے لئے ان ناموں کو برقرار رکھا۔ چنانچہ تکملۃ فتح الملہم میں لکھا ہوا ہے:

فقد ثبت أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم كان له غلام اسمه رباح ومولى له اسمه يسار فاقراره صلی اللہ علیہ وسلم هذين الاسمين يدل على الجواز، ولهذا سمى ابن عمر رضي الله

عنهما مولاه نافعا و هو محدث مشهور.

(یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے جن کا نام رباح تھا، اور ایک غلام تھے جن کا نام یسار تھا، پس آپ کا ان دونوں ناموں کو برقرار رکھنا جواز پر دلالت کرتا ہے، اسی وجہ سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کا نام نافع رکھا اور وہ مشہور محدث ہیں)

(تکملة فتح الملهم: ۴/ ۲۱۲)

اور حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمہ اللہ نے بھی فیض القدیر کے حوالہ سے ایسے ہی نقل کیا ہے۔

(التعليق الصبيح: ۵/ ۱۷۵)

حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم ایک اور تطبیق بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس تعارض کا حل یہ ہے کہ دوسری روایت میں نہی شرعی نہیں بلکہ ارشادی ہے یعنی شرعاً یہ نام ناجائز نہیں البتہ بہتر یہ ہے کہ یہ نام نہ رکھے جائیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک مشورہ دیا ہے اور ان کو بھلائی کی بات بتائی ہے اور یہ توجیہ اس لئے ضروری ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثرت سے یہ نام رکھتے تھے، اگر ناجائز ہوتے تو کیوں رکھتے؟"

(تحفۃ الالمعی: ۶/ ۵۸۵)

استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے یہاں پر فرمایا کہ:

میرے ذہن میں اس کی ایک اور توجیہ آ رہی ہے، جو زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ: اس قسم کے ناموں سے جو منع کیا گیا ہے وہ کمزور

عقیدہ والوں کے لئے ہے کہ کہیں وہ لوگ ان ناموں سے شگون بد نہ لے لیں اور وہم کا شکار نہ ہو جائیں، ورنہ یہ نام اپنے معنی کی خوبی کی وجہ سے جائز ہیں۔ جیسے "فِرَّمِنَ الْمَجْزُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الاسَدِ" حدیث ہے کہ اس میں مجزوم سے بھاگنے کا حکم دیا گیا ہے یہ حکم کمزور عقیدہ والوں کے لئے دیا گیا ہے، ورنہ بیماری کا دینا اللہ تعالی کا کام ہے، اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی بیماری نہیں لگ سکتی۔ واللہ اعلم

الحاصل اس پوری تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مذکورہ ناموں اور اس قسم کے دیگر ناموں کا رکھنا جن سے ذہن بدشگونی کی طرف منتقل ہو جائز مگر مکروہ تنزیہی اور غیر افضل ہے، یعنی بہتر یہ ہے کہ اس قسم کے نام نہ رکھے جائیں اور اگر کسی نے رکھ لئے تو گنجائش ہے اور یہ اصول مقرر ہے کہ کراہت کے ساتھ جواز جمع ہو سکتا ہے۔

اگر کسی نے اس گنجائش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے نام رکھ لئے یا پہلے سے رکھے ہوئے تھے بدل نہ سکے تو ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کے بارے میں سوال کیا جائے مثلا یسار کے بارے میں کہ کیا وہ گھر میں ہے؟ تو جواب اس طرح دیا جائے کہ الحمدللہ ہمارے گھر میں یسار اور برکت ہے اور آپ جس کے متعلق پوچھ رہے ہیں، وہ ابھی گھر پر نہیں ہے یا کہیں گیا ہوا ہے وغیرہ۔ جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے حمید ابن زنجویہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔

قال حميد بن زنجويه رحمہ اللہ فاذا ابتلى رجل في نفسه أو أهله ببعض هٰذه الأسماء فليحوله الى غيره،فان لم يفعل،وقيل:أثم يسارأو بركةفان الأدب أن يقال:كل ما هنا يسر و بركة والحمد لله،و يوشك أن يأتي الذي تريده

ولا يقال ليس هنا ولا خرج والله أعلم .

(حمید بن زنجویہ نے کہا کہ: جب کوئی شخص خود یا اس کے اہل وعیال کے سلسلہ میں ان ناموں سے دوچار ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو بدل دے، اور اگر ایسا نہ کر سکے اور اس سے پوچھا جائے کہ کیا وہاں یسار یا برکت ہے تو ادب کا تقاضا یہ ہے کہ یہ کہے کہ: الحمدللہ یہاں جو کچھ ہے وہ یسر اور برکت ہی ہے اور آپ جس کو چاہتے ہیں وہ عنقریب آئے گا، اور یہ نہ کہا جائے کہ (یسار و برکت) یہاں نہیں ہے یا چلا گیا)

(مرقاة المفاتيح : ۹ / ۱۱)

الغرض اس طرح جواب دیا جائے یا کسی اور ایسے طریقہ سے جس سے بدشگونی پیدا نہ ہو؛ تاکہ حدیث میں جس وجہ سے ان ناموں سے منع کیا گیا ہے وہ وجہ ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

۱۰۔غیر عربی نام

مسئلہ زیر بحث (یعنی غیر عربی ناموں کے سلسلہ) میں ائمہ احناف سے کوئی قول منقول نہیں ہے۔ البتہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کراہت کا قول منقول ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں لکھا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ فارسی زبان میں نام رکھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وكره تسمية الشهور بالعجمية و الأشخاص بالأسماء الفارسية مثل اذرماه.

(امام احمد نے مہینوں کے عجمی نام، اور لوگوں کے فارسی نام رکھنے کو ناپسند کیا ہے جیسے اذر ماہ)

(اقتضاء الصراط المستقيم في مخالفة أصحاب الجحيم على حاشية "الدين الخالص": ۲ / ۲۲۹)

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے عجمی ناموں کے مکروہ قرار دینے کی دو وجوہات بیان کی ہیں: پہلی وجہ یہ کہ: ان کے معنی نامعلوم ہونے کی صورت میں یہ کراہت ہے اس لئے کہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ اس کے معنی اچھے نہ ہوں بلکہ شرعی طور پر نامناسب ہوں۔

دوسری وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ: کہیں آدمی غیر عربی زبان کا عادی نہ ہوجائے اس لئے کہ عربی زبان اسلام اور مسلمانوں کے شعائر میں سے ہے اور یہ بات واضح ہے کہ زبانیں قوموں کے بڑے شعائر میں سے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

والوجه الثاني: كراهة أن يتعود الرجل النطق بغير العربية فان لسان العربي شعار الاسلام وأهله واللغات أعظم شعائر الأمم التي بها يتميزون.

(اقتضاء الصراط المستقيم: ۲۰۳)

اور یہ قاعدہ مسلم ہے کہ اپنے مسلک کے ائمہ سے کسی مسئلہ میں کوئی قول منقول نہ ہو اور دیگر ائمہ میں سے کسی سے کوئی قول منقول ہو تو اس قول کو لیا جائے گا بشرطیکہ وہ مسئلہ اپنے مسلک کے اصول اور قواعد کے خلاف نہ ہو۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ قول مسلک احناف کے اصول کے خلاف نہیں ہے بلکہ موافق معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ احناف نے بھی بعض مسائل میں عربی زبان ہی کو ضروری قرار دیا ہے۔ جیسے خطبۂ جمعہ کا مسئلہ ہے کہ اس کو عربی ہی میں

پڑھنے کوضروری قرار دیا ہے اور دوسری زبانوں میں اس کونا جائز کہا ہے۔

علاوہ ازیں دور صحابہ ہی سے جس طرح خطبۂ جمعہ کو ہر علاقہ اور ہر زبان کے مسلمانوں میں عربی میں پڑھنے کا معمول رہا ہے ایسے ہی عربی ہی میں نام رکھنے کا تعامل رہا ہے۔ البتہ اب ہر چیز میں تنوع اور جدت پسندی کے نتیجہ میں کچھ لوگوں میں غیر عربی نام مثلاً اردو، فارسی ناموں کا شوق اور رواج چل پڑا ہے۔ غالباً اسی غیر عربی ناموں کے رواج کو انگریزی طرز کے نام کہہ کر حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:

"کچھ لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے اسلامی نام ہی رکھنا چھوڑ دیئے۔ ان کی صورت وسیرت سے پہلے بھی مسلمان سمجھنا ان کا مشکل تھا۔ ان کے نام سے پتہ چل جاتا تھا، اب نئے انگریزی طرز کے رکھے جانے لگے۔ لڑکیوں کے نام خواتین اسلام کے طرز کے خلاف خدیجہ، عائشہ، فاطمہ کے بجائے نسیم، شمیم، شہناز، نجمہ، پروین ہونے لگے۔

(معارف القرآن: ۱۳۲/۴)

ایسے ہی حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ نے احسن الفتاوی میں اس سوال کا کہ دینی تنظیموں کے نام انگریزی میں رکھنا شرعاً کیسا ہے؟ جواب لکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس نیت سے انگریزی سیکھنا کہ دنیوی ضروری معاملات میں ان سے معاملہ کرسکیں بلاشبہ جائز اور بعض حالات میں واجب بھی ہے، لیکن مجلسوں یا تنظیموں اور کتب خانوں کے نام رکھنے میں ایسی کوئی ضرورت نہیں اور بلاشبہ یہ انگریزی زہر کا اثر ہے۔" (احسن الفتاوی: ۲۴۴/۸)

تسمیۃ المولود کے مصنف بکر ابوزید لکھتے ہیں کہ کسی نام کے اسلامی اور شرعی ہونے کے لئے دو شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔جن میں سے پہلی شرط یہ قرار دی ہے کہ وہ نام عربی ہو، غیر عربی نہ ہو اور دوسری شرط یہ ہے کہ اس نام کے الفاظ اور معنی لغۃ اور شرعاً ٹھیک ہوں۔ان کے الفاظ یہ ہیں:

وبمقتضى قواعد الشريعة واصولها، يتبين ان اسم المولود يكتسب الصفة الشرعيه متى توفر فيه هذان الشرطان

الشرط الاول :ان يكون عربيا ،فيخرج به كل اسم اعجمي، ومولد ودخيل على لسان العرب.

الشرط الثاني:ان يكون حسن المبنى والمعنى لغة وشرعا...

(شریعت کے قواعد اور اصول سے معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کا نام صفت شرعی کا حامل اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس میں دو شرطیں پائی جائیں۔

پہلی شرط ہے کہ نام عربی ہو،لہذا اس سے ہر وہ نام نکل جاتا ہے جو عجمی ہو یا عربی زبان میں دَر آیا ہو۔

دوسری شرط یہ ہے کہ الفاظ اور معانی لغۃ وشرعاً عمدہ ہوں۔)

(تسمية المولود :١٨)

اور مشاہدہ ہے کہ ہر قوم اور ہر ملک والے اپنی قومی اور ملکی زبان کی حفاظت اور اس کی ترویج واشاعت کا خوب سے خوب اہتمام وانتظام کرتے ہیں۔اس لئے کہ تجربہ اور عقلاء کی تصریحات سے یہ بات ثابت ہے کہ ہر قوم کی زبان کو طرز معاشرت،

اخلاق اور عقل و دین میں نہایت قوی دخل ہوتا ہے۔اسی وجہ سے مسلمانوں کے لئے بھی کئی عبادات وغیرہ میں عربی زبان ہی کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ جیسے: خطبۂ جمعہ اور اذان وغیرہ میں۔تاکہ ان کی معاشرت ان کے اخلاق اور عقل و دین پر اسی کی چھاپ رہے۔(اس حقیقت کو علامہ ابن تیمیہؒ نے ''اقتضاء الصراط المستقیم'' میں اور حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے ''جواہر الفقہ حصہ اول'' میں عربی ہی میں خطبہ جمعہ کیوں ضروری ہے؟ اس کا عقلی جواب دیتے ہوئے بہت ہی اچھے انداز میں لکھا ہے، جسے ضرور دیکھنا چاہئے)۔اسی غرض سے مسلمانوں کو عربی ناموں کے اپنانے اور غیر عربی ناموں سے احتراز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اور غیروں نے بھی اس نکتہ کو سمجھا ہے۔اسی وجہ سے آر۔ ایس۔ایس کی جانب سے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ مسلمان غیر ملکی ناموں کو چھوڑ کر بھارتی نام اپنالیں، پھر ہمیں ان سے کوئی شکایت نہ ہوگی۔ایسے ہی بعض ملکوں میں اسلامی نام رکھنے پر پابندی ہے، جیسا کہ ہم نے مقدمہ میں لکھا ہے۔

الغرض سابقہ حوالوں اور سطور کی روشنی میں کم از کم اتنا کہا جا سکتا ہے کہ غیر عربی میں نام رکھنا مکروہ تنزیہی یعنی غیر افضل ہے۔لہٰذا اس قسم کے ناموں سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔مسلمانوں میں اس قسم کے نام بہت رائج ہوتے جا رہے ہیں۔اور اس کی پہچان کے لئے کہ کونسے نام عربی ہیں اور کونسے غیر عربی ہیں علماء سے رجوع کرنا چاہئے۔اور ہم نے ''رہنماء اسماء'' میں اس کا اہتمام کیا ہے اور صرف عربی نام ہی جمع کئے ہیں۔

مزید وضاحت

بعض حضرات کو اس پر اعتراض ہے کہ عربی کے علاوہ زبانوں میں نام رکھنا

مکروہ کیوں ہے، جائز ہونا چاہئے، گویا ان حضرات کو یہاں مبالغہ اور سختی محسوس ہو رہی ہے، حالانکہ معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے لکھا، بس ذرا سے غور وفکر کی ضرورت ہے۔

راقم کہتا ہے کہ دراصل ان حضرات کو فارسی اور اردو ناموں کو دیکھ کر دھوکہ لگ گیا کہ بہت سے نام مسلمانوں میں فارسی اور اردو میں رکھے جاتے ہیں: جیسے: آفتاب، مہتاب، جاوید، روشن، وغیرہ وغیرہ ان ناموں میں کیا قباحت ہے؟ تو عرض ہے کہ غیر عربی زبانوں کے خانہ میں صرف فارسی اور اردو کو رکھا جائے تو یہ اشکال پیدا ہوگا اور اگر تمام غیر عربی زبانوں کو پیش نظر رکھا جائے تو ضرور ماننا پڑے گا کہ غیر عربی نام مناسب نہیں ہیں، اس لئے کہ ساری دنیا میں مسلمان بستے ہیں اور مسلمانوں کی مادری زبانیں مختلف ہیں، غور کیجئے کہ اگر تمام مسلمان اپنی اپنی مادری زبانوں جیسے: انگریزی ،ہندی، کنڑ، تمل، تلگو، ملیالم وغیر ہزاروں زبانوں میں رکھنے لگیں، تو ان کی کیا درگت بنے گی، گرچہ معنی ومفہوم کے لحاظ سے وہ اچھے اور عمدہ ہی کیوں نہ ہوں، بلکہ حضرات صحابہ وانبیاء وغیرہ برگزیدہ شخصیات کے ناموں کا ترجمہ ہی کیوں نہ ہو، ان کو کیسے روا رکھا جا سکتا ہے؟ اور پھر غور کیجئے کہ کیا اس صورت میں مسلمانوں کے ناموں کا کوئی تشخص وامتیاز باقی رہ جائے گا؟ ایسی حالت میں ناموں کو اسلامی شعار کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور غور کیجئے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کی دینی حالت کیا ہوگی؟ ظاہر ہے کہ دھیرے دھیرے مسلمان اپنی پہچان اور شناخت کھوتے جائیں گے اور اپنے ماحول میں گھل مل کر مذہب اسلام ہی کو سلام کر بیٹھیں گے اور یہ کوئی مفروضہ وافسانہ نہیں ہے، بلکہ واقعہ اور حقیقت ہے، تاریخ نے اس کا بارہا تجربہ کیا ہے۔ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی دامت برکاتہم کی یہ تحریر غور سے پڑھئے!

’’ہندوستان کے بعض علاقوں خاص کر راجستھان اور گجرات کے کچھ حصوں میں بہت سے ہندو خاندان صوفیاء کی کوششوں سے مشرف بہ اسلام ہوئے، لیکن انھوں نے اپنے نام کے ساتھ اپنی سابقہ خاندانی نسبتوں کو بھی قائم رکھا، اور ٹھاکر، چودھری، دیسائی وغیرہ کہلائے، نتیجہ یہ ہوا کہ جب ان کی اگلی نسلیں دین سے دور اور علم دین سے محروم ہوئیں اور لوگوں نے تحریص اور ترہیب کے ہتھیار استعمال کئے اور ان کی آبائی نسبت یاد دلائی تو بعض علاقوں میں ارتداد کا فتنہ پھوٹ پڑا اور ان نسبتوں نے اس مضموم مہم کو تقویت پہچائی، انڈونیشا اور اس علاقہ کے بعض ممالک میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں جن میں ہندوانہ اور عیسائی ناموں کی آمیزش ہوتی ہے جس کا اثر وہاں ارتداد کی شکل میں ظاہر ہوا، ہندوستان میں بودھسٹ، جین اور بہت سکھ بھی ہندو ثقافت میں جذب ہوتے جارہے ہیں؛ کیوں کہ ان کے نام برادران وطن کے سے ہیں، اس لئے خود ان کے ذہن میں ان کی شناخت باقی نہیں رہی، اس لئے نام کے مسئلہ کو کم اہم نہ سمجھنا چاہئے، اس سے اعتقادی، فکری، تہذیبی و ثقافتی اور لسانی شناخت متعلق ہے، جو قوم اپنے نام کی بھی حفاظت نہ کرسکے، اس کے لئے اپنی فکر اور اپنی تہذیب کی حفاظت تو اور بھی دشوار ہے، اور جس قوم کی اپنی کوئی فکر اور تہذیب نہیں ہوتی، اس کی دوسری قوم کے ساتھ جذب ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی؛ اس لئے ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ یہ محض نام رکھنے کی دعوت نہیں ہے، بلکہ اپنے دور رس اثرات کے اعتبار سے فکری و تہذیبی ارتداد اور اپنے وجود کو گم کر دینے کی دعوت ہے۔!‘‘

اندازہ لگایئے کہ صرف ہندوانہ اور عیسائی ناموں کی آمیزش سے ارتداد کی لہریں چل سکتی ہیں تو یکسر زبان ہی بدل دینے سے کیا حشر ہوگا؟

تنبیہ

یہاں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ مذکورہ مسئلہ شریعتِ محمد یہ سے متعلق ہے، اس لئے کہ عربی زبان اسلام کی مذہبی زبان ہے، رہی دوسری شریعتیں تو ان کی اپنے اپنے زمانہ کی زبان مذہبی رہی، اس لئے حضرات انبیاء ایسے ہی ان کے متبعین کے نام جو غیر عربی ہیں وہ اس میں داخل نہیں ہیں، بلکہ وہ بھی اپنے بچوں کو رکھے جاسکتے ہیں، جب کہ واضح طور پر معلوم ہو کہ یہ مسلمانوں کے نام تھے، اس لئے کہ ان کے زمانے میں وہ اپنی زبان میں نام رکھتے تھے اور خود ان کی کتابیں بھی انہی زبانوں میں نازل ہوتی تھیں، کیونکہ یہی زبان ان کی مذہبی زبان بھی ہوتی تھی، چنانچہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان ناموں کا رکھنا بھی ثابت ہے، اور ان ناموں کی فضیلت بھی وارد ہے، جیسا کہ پیچھے معلوم ہو گیا، اسی وجہ سے ہم نے بھی ان ناموں کو درج کیا ہے، لہذا سعادت سمجھ کر ان کو اپنانا چاہئے۔

۱۱۔ قرآن اور اس کی سورتوں کے ناموں پر نام رکھنا

اسمائے قرآن اور اسمائے سور یعنی قرآن کریم اور اس کی سورتوں کے ناموں پر نام رکھنے سے بھی علمائے کرام نے منع فرمایا ہے جیسے: طٰه، یٰس (بغیر الف کے) وغیرہ علامہ ابن القیم رَحِمَهُ الله لکھتے ہیں:

ومما يمنع منه التسمية باسماء القرآن وسوره مثل طٰه ويٰس و حٰم وقد نص مالك رَحِمَهُ الله على كراهة التسمية بيٰس ذكره السهيلي واما ما يذكره العوام ان يٰس وطٰه من اسماء النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فغير صحيح ليس في ذلك

حدیث صحیح ولاحسن ولا مرسل ولا اثر من صحابی وانما هٰذه الحروف مثل الم وحم والر ونحوها.

(اورجن ناموں سے منع کیا جائے گا ان میں سے قرآن کریم اوراس کی سورتوں کے نام جیسے: طٰہٰ، یٰسٓ، حٰمٓ بھی ہیں، امام مالک نے یاسین نام رکھنے کی کراہت کی تصریح کی ہے، جس کا ذکر علامہ سہیلیؒ نے کیا ہے، اور جو عوام کہتے ہیں کہ یاسین اور طہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے ہیں وہ صحیح نہیں ہے، اس سلسلہ میں کوئی حدیث صحیح، حسن یا مرسل یا کسی صحابی کا اثر نہیں ہے، بلکہ یہ حروف تو الٓمٓ ، حٰمٓ، الٓرٰ وغیرہ حروف مقطعات کی طرح ہیں)

(تحفة المودود: ۱۱۶)

فقیہ النفس قطب الارشاد امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا فتوی ملاحظہ ہو۔

سوال۔ اگر زید اپنے بیٹے کا نام قرآن یا قل ہو اللہ یا اپنی دختر کا نام تبت یا الحمد رکھ دیوے تو کچھ نقصان اس نام کے رکھنے سے ہوگا یا نہیں؟۔

جواب۔ نام رکھنا، قرآن، یا اسمائے سور قرآن کے، بھی مکروہ ہے۔ واللہ تعالی اعلم.

(تالیفات رشیدیہ مع فتاوی رشیدیہ: ۴۵۹)

ان دونوں حوالوں سے معلوم ہوا کہ اسمائے قرآن اور اسمائے سور پر نام رکھنا بھی مکروہ ہے لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

یہاں ان ناموں سے متعلق ایک اہم بات قابل ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ قرآن اور اس کی

سورتوں کے ناموں کو اسمائے قرآن اور اسمائے سور ہونے کی حیثیت سے اپنانا تو صحیح نہیں ہے مگر انہیں ناموں کو کسی اور وجہ سے مثلاً: معنوی لحاظ سے اپنایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے چنانچہ علماء نے وضاحت کی ہے کہ یٰس (بلاالف) نام رکھنا صحیح نہیں ہے؛ اس لئے کہ یہ ایک سورت کا نام ہے، مگر یاسین (الف کے ساتھ) نام رکھنا ٹھیک ہے؛ اس لئے کہ اس صورت میں یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے جیسا کہ امام جلیل ابن کثیر رحمہ اللہ نے آیت ﴿ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ﴾ کی ایک غیر معروف قراءت ﴿ سَلٰمٌ عَلٰٓی اٰلِ یَاسِیْنَ ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

(دیکھئے: معارف القرآن: ۷/۴۶۳، تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ صافات: ۱۳۰)

اسی طرح قرآن کریم کا ایک نام ہے فرقان اگر کوئی اس نام کو معنی کا لحاظ کر کے اپنالے اور اسم قرآن ہونے کا لحاظ نہ کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ اسمائے حسنیٰ میں سے مشترک ناموں کو معانی کا لحاظ کر کے اپنانا جائز ہے۔ ھٰذا ما افادہ استاذی وشیخی.

خاتمه

خاتمہ

اصل مقصد سے فراغت کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ ناموں سے متعلق کچھ اور ضروری باتیں بھی لکھ دی جائیں تاکہ فائدہ تام ہو۔ لہٰذا جتنی باتیں ذہن میں آئیں اور ضروری بھی معلوم ہوئیں ان کو قلمبند کیا جارہا ہے۔

قرآن کریم سے نام نکالنا

بعض گھرانوں میں یہ کوتاہی پائی جاتی ہے کہ وہ قرآن مجید سے اپنے من گھڑت طریقہ (جو بعض عوامی اور غیر معتبر کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے) کے مطابق نام نکالتے ہیں اور اس کو قرآن کریم کی جانب منسوب کر کے کہتے ہیں کہ قرآن سے یہ نام نکلا ہے۔ العیاذ باللہ یہ تو اللہ تعالیٰ اور قرآن مجید پر افتراء اور جھوٹ باندھنا اور قرآن کریم کی توہین ہے کہ اس کو مہمل اور بے کار کاموں میں استعمال کیا گیا۔ اس کو ترک کرنا چاہئے اور اچھے ناموں کے لئے علماء سے رجوع کرنا چاہئے۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

> ”بعض کی عادت ہے کہ بچہ کا نام رکھنے کے لئے قرآن مجید میں کسی خاص طریقہ سے جو خود ان کا مقرر کیا ہوا یا ان کے کسی معتقد فیہ سے منقول ہوتا ہے، غور کرتے ہیں تو اتفاق سے اس موقع پر کوئی نام لکھا ہوا مل گیا تو وہ، ورنہ کوئی حرف جو شروع سطر وغیرہ میں مل گیا لے کر اس حرف سے جو

نام شروع ہو وہ نام متعین کردیتے ہیں .... آگے لکھتے ہیں: اگر نام سے برکت مقصود ہے۔ اول تو وہ قرآن کے ایسے مطالعہ پر موقوف نہیں ،حضرات انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھدو اور اسماء حسنٰی الٰہیہ میں سے کسی نام کے ساتھ عبد لگا کر رکھدو، بالخصوص عبداللہ وعبدالرحمٰن کی بالتعیین ترجیح وارد ہے اور قرآن سے بھی اس نام کا تلبس مقصود ہے تو کسی عالم محقق سے رجوع کیجئے ،وہ قرآن دیکھ کر ایسے طریقہ سے کہ اس میں غلو نہ ہو .... یا قرآن کی ، بے دیکھے کسی محفوظ آیت سے کوئی نام بتلادیں گے۔ نہ بس کی ضرورت اور نہ اس اعتقاد کی اجازت کہ قرآن میں اس نام پر رکھنے کا حکم ملا ہے۔

(اصلاح انقلاب امت:۱/ ۵۵)

ایک اور کوتاہی

بعض لوگ ابتدا اپنی اولاد کا کوئی اچھا نام رکھدیتے ہیں، مگر چند دنوں کے بعد کوئی دوسرا نام پکارنے لگتے ہیں، چاہے جیسا کیسا ہی ہو اور جب اس طرح کے ناموں پر ٹوکا جاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ: ''اذان کا نام (یعنی اصل نام) فلاں ہے'' اور اس نام سے تو بس پکار لیتے ہیں، ایسے لوگوں کو جان لینا چاہئے کہ نام کا مقصد تعارف اور پہچان ہی ہے اور جب اس اچھے نام کو اس کام کے لئے استعمال نہیں کیا گیا تو اس نام کے رکھنے کا فائدہ ہی کیا رہا اور شریعت اسلامیہ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے؛ لہٰذا یہ کوئی اسلامی طریقہ نہیں ہے اور اس نام کا کوئی اعتبار بھی نہیں ہے ، بلکہ جس نام سے پکارا جاتا ہے، وہی نام اصل ہے اور اسی کا اثر مسمّٰی پر مرتب ہوگا؛ لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

کسی مصیبت یا بیماری کی وجہ سے نام بدلنا

بعض لوگ جب کوئی بیمار ہوجاتا ہے یا کسی مصیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے تو اس کا نام بدل دیتے ہیں، سو معلوم ہونا چاہئے کہ جو نام غلط اور خلاف شرع ہوں ان کو تو ہر حال میں بدلنا چاہئے اور جو نام شرعی اعتبار سے ٹھیک ہیں، ان کو بدلنا ثابت نہیں ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔ فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"جو نام خلاف شرع ہو اس کا بدلنا حدیث شریف سے ثابت ہے شریعت کے موافق جو نام ہو اس کو جسمانی امراض کے علاج کے لئے بدلنا ثابت نہیں۔ فقط واللہ اعلم"۔

(فتاوی محمودیہ: ۱۹/ ۳۹۰)

نام کس دن رکھے جائیں؟

احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش سے لے کر ساتویں دن تک بھی اس کی گنجائش ہے یعنی پہلے ہی دن نام رکھ دیا جائے اور اگر کسی وجہ سے نہ رکھا جاسکا تو ساتویں دن تک رکھ لئے جائیں اس سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔ اس لئے کہ بعض بچوں کے نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن رکھے ہیں۔ چنانچہ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا نام اسی دن رکھا، ایسے ہی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے لڑکے کا نام اور حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ کے بچہ کا نام اسی دن رکھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام ساتویں دن رکھے۔ اور بعض روایات میں ساتویں دن نام

رکھنے کا حکم بھی دیا ہے۔اور اس سے زیادہ تاخیر کی کوئی روایت نظر سے نہیں گزری۔ و اللہ اعلم و علمہ اتم.

رہی یہ بات کہ مستحب کیا ہے یعنی پہلے دن نام رکھنا یا ساتویں دن تو اس سلسلہ میں کوئی اٹل فیصلہ نہیں کیا جا سکتا؛اس لئے کہ روایات مختلف ہیں ۔علامہ شہاب الدین قسطلانی رحمہ اللہ نے علامہ نووی رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

وقال النووی فی الأذکار:تسن تسمیته یوم السابع أو یوم الولادةو لکل من القولین أحادیث صحیحة.

(امام نووی نے الاذکار میں فرمایا کہ:بچہ کا نام ساتوین دن یا پیدائش کے دن رکھنا مسنون ہے،دونوں اقوال کے لئے احادیث صحیحہ موجود ہیں)

(ارشاد الساری : ۱۲ / ۲۲۰)

اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ اس معاملہ میں وسعت ہے کہ پہلے دن رکھے یا کسی اور دن۔علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قال ابن القیم رحمہ اللہ :ان التسمیة لما کانت حقیقتها تعریف الشی المسمی ،لأنه اذا وجد وهو مجهول الاسم لم یکن له ما یقع تعریفه به ،فجاز تعریفه یوم وجوده ،و جاز تأخیر التعریف الی ثلاثة أیام ،وجاز الی یوم العقیقة عنه ویجوز قبل ذالک وبعده،والأمر فیه واسع.

(علامہ ابن قیمؒ نے فرمایا:جب نام کی حقیقت مسمی کی پہچان وتعارف ہے -کیونکہ اگر وہ پیدا تو ہوجائے مگر مجہول الاسم ہو تو اس کی

پہچان کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا - لہذا پیدائش ہی کے دن (نام رکھ کر) اس کی پہچان جائز ہے، نیز اس کو تین دن موخر کرنا بھی جائز ہے، نیز عقیقہ تک تاخیر بھی اور اس سے پہلے اور بعد بھی جائز، بہر حال اس سلسلہ میں گنجائش و وسعت ہے۔)

(الموسوعة الفقهية: ۱۱/ ۳۳۰)

البتہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمۃ الباب سے اخذ کرتے ہوئے ان احادیث مبارکہ میں یہ تطبیق دی ہے کہ جسے اپنے بچہ کا عقیقہ نہیں کرنا ہے، وہ اپنے بچہ کا نام اسی دن رکھے اور جو عقیقہ کرنے کی نیت رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اپنے بچہ کا نام ساتویں دن رکھے۔ اور ابن حجر رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ کی اس تطبیق کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس کو جمع لطیف قرار دیا ہے۔

(دیکھئے: فتح الباری: ۹/ ۵۹۰، ۵۸۸، عمدة القاری: ۱۴/ ۴۶۲)

نام رکھنے کے لئے مجلس منعقد کرنا

بعض لوگ نام رکھنے کے لئے مجلس منعقد کرتے ہیں، ان حضرات کو جان لینا چاہئے کہ اس طرح نام رکھائی کے لئے مجلس کے انعقاد کا ثبوت نہیں ہے؛ اس لئے اس طرح کی مجالس سے بچنا چاہئے اور بے تکلفی سے پیدائش کے دن یا عقیقہ کے دن بچہ کا نام رکھ دینا چاہئے۔ مسلمانوں کے نام اور ان کے احکام میں حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب بڑوتی رحمہ اللہ کا یہ فتوی درج ہے جو سوال کے ساتھ یہاں نقل کیا جاتا ہے:

سوال: ایک شخص اپنے بچہ کا نام رکھتے وقت بہت سے لوگوں کو

دعوت دیتا ہے، معزز حاضرین جلسہ کے روبرو اپنے بچہ کو اٹھا کر لاتا ہے اور امام مسجد اس بچہ کا نام لے کر پکارتے ہیں، بچہ کا باپ لبیک کہتا ہے پھر سب لوگ اس بچہ کے لئے دعا مانگتے ہیں، یہ عمل ناروا بدعت ہے یا نہیں؟

جواب: یہ طریقہ تو شریعت میں وارد نہیں بے اصل ہے، کسی بزرگ سے بچہ کا نام رکھوانا تو اچھا ہے، مگر یہ تمام کاروائی جو سوال میں مذکور ہے، ترک کر دینا چاہئے کہ محض فضول رسم ہے۔

(مسلمانوں کے نام اوران کے احکام:۴۸)

کسی اللہ والے سے نام رکھوانا مستحب ہے

بچوں کے نام کسی اچھے عالم اور اللہ والے انسان سے رکھوانا چاہئے تا کہ اس کے باطنی اثرات ان بچوں میں منتقل ہوں۔ اس عمل کو علماء نے مستحب قرار دیا ہے اور صحابہ کرام کا بھی یہی معمول تھا چنانچہ کتب حدیث میں حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ عمل منقول ہے کہ ان کے گھر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بچہ کو لے کر حاضر ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بچہ کی تحنیک کرتے اور کوئی نام رکھتے۔ مسلم شریف جلد دوم میں اس قسم کے کئی واقعات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ وُلِدَ لِیْ غُلَامٌ فَأَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِیْمَ وَ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔

ترجمہ: حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا تو میں اسے لیکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام

ابراہیم رکھا اور اس کی تحنیک کی۔

(دیکھئے: مسلم: ۲/ ۲۰۸)

علامہ نووی رحمہ اللہ ان احادیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ان سے چند باتیں معلوم ہوئیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ بچہ کے نام کا معاملہ کسی نیک صالح آدمی کے حوالہ کردینا چاہئے تا کہ وہ کوئی اپنا پسندیدہ نام رکھے۔

ان کے الفاظ یہ ہیں:

ومنها استحباب تفویض تسمیته الی صالح فیختارله اسما یرتضیه. (اور انہی فوائد میں سے ایک: بچہ کے نام کے معاملہ کو کسی نیک صالح آدمی کے حوالہ کردینا ہے، تا کہ وہ کوئی بھلا نام منتخب کرے)

(شرح مسلم للنووی: ۲ / ۲۰۹)

یہاں پر ہمارے حضرت مولانا مفتی شعیب اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اس تفویض کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ان بزرگوں سے پانچ دس نام پوچھتے پھریں جیسا کہ آج کل لوگ کرتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بزرگ جو نام تجویز کریں اسی کو بلا چون و چرا اختیار کیا جائے۔

الغرض مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی نیک صالح مرد یا عورت سے اپنے بچوں کے نام رکھوائیں یا اگر خود رکھیں تو کم از کم علماء سے استفسار کرلیں کہ میں نے جس نام کا انتخاب کیا ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

نام کی ایک قسم کنیت بھی ہے

نام کی ایک قسم کنیت بھی ہے۔کنیت کی تعریف اور اس کی اقسام صاحب مظاہر حق جدید کے الفاظ میں بحذف واضافہ یسیرہ پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو:

کنیت اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی ذات کی نسبت اپنے باپ یا بیٹے، ماں یا بیٹی کی طرف کر کے اپنے کو مشہور و متعارف کرائے جیسے ابن فلان یا ابو فلان، ام فلان یا بنت فلان، فلاں کا بیٹا، فلاں کا باپ، فلاں کی ماں، فلاں کی بیٹی وغیرہ، یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ کنیت اس نام کو کہتے ہیں جو باپ، بیٹا یا ماں، بیٹی کے تعلق سے بولا جائے۔

(مظاہر حق جدید: ۵/ ۴۱۸)

مذکورہ بالا تعریف اصل کنیت کی تھی ورنہ اور طرح سے بھی کنیت کا استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کنیت کبھی تو کسی وصف کی طرف نسبت کر کے مقرر کی جاتی ہے جیسے کوئی شخص اپنی کنیت ابو الفضل اور ابو الخیر وغیرہ مقرر کرے۔

۲۔ کبھی اولاد یا والدین کی طرف نسبت کر کے مقرر کی جاتی ہے جیسے ابو سلمہ، ابو شریح، ام سلمہ، ابن عمر وغیرہ۔ کنیت کی اس قسم کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے آدمی کا نسب معلوم ہو جاتا ہے۔

۳۔ کبھی کنیت کا تعلق کسی ایسی خاص چیز کی طرف نسبت کرنے سے ہوتا ہے جس کے ساتھ انتہائی اختلاط اور ربط ہو جیسے ابو ہریرہ چنانچہ مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبد اللہ تھا کہتے ہیں کہ ایک بلی ان کے پاس رہا کرتی تھی، ایک دن وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بلی کو اپنی آستین میں لئے ہوئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ بلی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اباھریرۃ. (اے بلی کے باپ) بس اسی دن سے ان کی کنیت " ابو ھریرہ" مشہور ہو گئی۔

۴۔ اور کبھی کنیت محض علمیت کیلئے (یعنی اصل نام کے طور پر) ہوتی ہے۔ جیسے

ابوبکروغیرہ۔

(مظاہر حق جدید: ۵/ ۴۱۸)

مسلمانوں میں جو صحابۂ کرام وغیرہم کی کنیتوں کے استعمال کا رواج ہے جیسے ابو بکر، ابوذر، ابوحنیفہ، ام سلمہ، ام کلثوم وغیرہ یہ اسی چوتھی قسم میں سے ہے یعنی یہ کنیتیں بطور اصلی ناموں کے استعمال ہوتی ہیں؛ لہٰذا اس قسم کے ناموں کے اپنانے میں کوئی حرج نہیں۔

کنیت سے متعلق چند احکام

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنیت سے متعلق چند احکام لکھ دئے جائیں۔

(۱) ولادت سے پہلے یا بے اولاد کی بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے چنانچہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو ابوشبل کنیت دی جب کہ ان کی اولاد نہیں تھی۔ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ابوعبدالرحمٰن کنیت عطا کی جب کہ ان کی اولاد نہ تھی۔

(الأدب المفرد رقم الحدیث: ۸۷۸)

(۲) عورتوں کی بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے، جیسا کہ مردوں کی کنیت رکھی جاسکتی ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے اپنی دیگر ازواج کی کنیت رکھی اور میری نہیں رکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری کنیت تمہارے بھانجے عبداللہ کے نام پر رکھتا ہوں۔

(الأدب المفرد رقم الحدیث: ۸۸۰)

(۳) بچوں کی بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی کی کنیت ابوعمیر رکھی۔اور ان کے پرندے ''نغیر'' کے سلسلہ میں یوں سوال کیا کرتے تھے:یا ابا عمیر ما فعل النغیر. (اے ابوعمیر تمہارے نغیر کا کیا ہوا؟)

(الأدب المفرد رقم الحدیث:۸۷۷)

(۴) کسی جانور یا کسی چیز کی مناسبت سے بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ان کی بلی کی مناسبت سے ابو ہریرہ رکھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوتراب رکھی تھی۔

(الأدب المفرد رقم الحدیث:۸۸۲)

(۵) کافر کو اس کی کنیت سے پکارا جا سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی سلول کے لئے اس کی کنیت ابوحباب استعمال فرمائی ہے۔

(الأدب المفرد رقم الحدیث:۸۷۶)

اچھے نام ولقب سے پکارنا سنت ہے

کنیت کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لقب سے متعلق بھی کچھ احکام لکھ دئے جائیں۔کسی مرد یا عورت کے اچھے یا برے وصف وصفت کو ظاہر کرنے کیلئے جو نام تجویز کیا جائے اس کو لقب کہتے ہیں۔شریعت اسلامیہ میں کسی مسلمان کو اچھے القاب سے نوازنا یا پکارنا جائز بلکہ مستحب و مستحسن ہے، چنانچہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد صحابۂ کرام کو القاب سے نوازا ہے۔معارف القرآن میں ہے:

''حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن کا حق دوسرے مؤمن پر یہ ہے کہ اس کا ایسے نام ولقب سے ذکر کرے جو اس

کوزیادہ پسند ہواسی لئے عرب میں کنیت کا رواج عام تھااور آنحضرت ﷺ نے بھی اس کوپسند فرمایا خود آنحضرت ﷺ نے خاص خاص صحابہ کو کچھ لقب دئے ہیں: صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو: عتیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو: فاروق اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو: اسد اللہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو: سیف اللہ فرمایا ہے۔"

(معارف القرآن: ۱۱۸/۸)

لہذا آپس میں ایک دوسرے کو اچھے اور عمدہ ناموں اور القاب سے پکارنا چاہئے ؛اس لئے کہ اس سے مسلمان بھائی کا دل خوش ہوتا ہے اور آپس میں محبت ومودت پیدا ہوتی ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد موجود ہے:

اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: يُصَفِّيْ لِلْمَرْءِ وُدُّ أَخِيْهِ أَنْ يَدْعُوَهُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ اِلَيْهِ وَأَنْ يُوْسِعَ لَهُ فِيْ الْمَجْلِسِ وَيُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذَالَقِيَهُ.

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (چند چیزیں) آدمی کے حق میں اپنے بھائی کی محبت کو خالص بنادیتی ہیں (وہ یہ ہیں): اس کو اس کے پسندیدہ نام سے پکارنا، مجلس میں اس کے لئے وسعت پیدا کرنا اور جب اس سے ملے تو اس کو سلام کرنا۔

(مصنف عبدالرزاق: ۴۴/۱۱)

الأدب المفرد میں حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

ان البنی ﷺ یعجبه أن یدعی الرجل بأحب

الأسماء اليه و أحب كناه. ترجمہ: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ کسی بھی آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور کنیت سے پکارا جائے۔

(الأدب المفرد: ٦٧٣)

برے نام ولقب سے پکارنا جائز نہیں

برے القاب کا کسی کے لئے تجویز کرنا یا ان سے پکارنا شریعت کی نظر میں بہت ہی برا اور نا جائز سمجھا گیا ہے؛ لہذا کسی مسلمان کو برے نام اور برے لقب سے نہیں پکارنا چاہئے اس سے مسلمان بھائی کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے، آپس میں عداوت و نفرت پھیلتی ہے اور کبھی لڑائی جھگڑے کی نوبت آجاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ فرماتے ہیں:

﴿وَلَاتَنَابَزُوْابِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾

ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو باز نہ آویں تو وہ ظلم کرنے والے ہیں۔

(الاحزاب: ١١)

حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

”تیسری چیز جس سے آیت میں ممانعت کی گئی ہے وہ کسی دوسرے کو برے لقب سے پکارنا ہے، جس سے وہ ناراض ہوتا ہو۔ جیسے کسی کو لنگڑا ،لولا ،اندھا، کانا کہہ کر پکارنا۔ حضرت ابوجبیرہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ہم میں سے اکثر آدمی ایسے تھے جن کے دو یا تین نام مشہور تھے اور ان میں سے بعض نام ایسے تھے جو لوگوں نے اس کو عار دلانے اور تحقیر و توہین کے لئے مشہور کر دئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم نہ تھا بعض اوقات وہی برا نام لے کر آپ اس کو خطاب کرتے تو صحابہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ اس نام سے ناراض ہوتا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔"

(معارف القرآن: ۸/ ۱۱۷)

اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو برے نام و لقب سے نہیں پکارنا چاہئے کوئی ایسا کرے تو وہ اللہ کی نظر میں برا اور ظالم ہے۔

بعض القاب کا استثناء

البتہ وہ القاب جو کسی کے نام کا لازمی حصہ بن جاتے ہیں اور اس کی پہچان اس لقب کے بغیر مشکل ہو جاتی ہے تو ایسے القاب کے استعمال کی علماء نے اجازت دی ہے بشرطیکہ اس لقب کے ذکر کرنے سے صرف تعارف مقصود ہو نہ کہ اس کی توہین و تحقیر۔ حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

"بعض لوگوں کے ایسے نام مشہور ہو جاتے ہیں جو فی نفسہ برے ہیں مگر وہ بغیر اس لفظ کے پہچانا ہی نہیں جاتا تو اس کو اس نام سے ذکر کرنے کی اجازت پر علماء کا اتفاق ہے بشرطیکہ ذکر کرنے والے کا قصد اس سے تحقیر و تذلیل کا نہ ہو جیسے بعض محدثین کے نام کے ساتھ اعرج یا احدب مشہور ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو

جس کے ہاتھ نسبتاً زیادہ طویل تھے ذوالیدین کے نام سے تعبیر فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ اسانید حدیث میں بعض ناموں کے ساتھ کچھ ایسے القاب آتے ہیں مثلاً حمید الطّو یل، سلیمان الاعمش، مروان الاصفر وغیرہ، تو کیا ان القاب کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا قصد اس کا عیب بیان کرنے کا نہ ہو بلکہ اس کی پہچان پوری کرنے کا ہو تو جائز ہے۔''

(معارف القرآن: ۸/ ۱۱۸)

جو بچہ پیدا ہو کر مر جائے اس کا بھی نام رکھنا چاہیے

اگر کوئی بچہ پیدا ہو کر مر جائے تب بھی اس کا نام رکھنا چاہیے۔ ردالمحتار میں ہے:

وروی اذا ولد لأحدکم ولد فمات فلایدفنه حتی یسمیه ان کان ذکرا باسم الذکروان کان أنثی باسم انثی و ان لم یعرف فباسم یصلح لهما.

(مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی کے یہاں بچہ پیدا ہو کر مر جائے تو نام رکھنے تک اسے دفن نہ کرے، اگر لڑکا ہو تو لڑکے کا نام اور اگر لڑکی ہو تو لڑکی کا نام رکھے، اور اگر معلوم نہ ہو سکے (کہ لڑکا ہے یا لڑکی) تو ایسا نام رکھے جو دونوں کے لئے مناسب ہو)

(رد المحتار: ٦ / ٤١٧)

''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' میں ہے:

سوال: جو بچے پیدا ہوئے اور چند گھنٹوں یا چند دن بعد مر گئے، ان کے نام رکھنا ضروری ہیں اور ایسے بچے جو دس پندرہ سال قبل مر چکے جن

کے نام اس وقت نہیں رکھے گئے تو کیا اب ان کے نام رکھ دینا ضروری ہیں؟۔

جواب: ایسے بچوں کے نام رکھنے چاہئیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۷/۵۳)

تاریخی نام رکھنے کا حکم

بعض لوگ تاریخی نام رکھتے ہیں یعنی تاریخ پیدائش کو محفوظ رکھنے کے لئے ایسے نام اختیار کرتے ہیں جن کے عدد سے سن پیدائش محفوظ ہو جاتی ہے۔ یہ جائز ہے اس لئے کہ اس سے سن پیدائش معلوم ہو جاتی ہے۔ حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عدد ملا کر نام رکھنا فضول چیز ہے، معنی و مفہوم کے لحاظ سے نام اچھا رکھنا چاہیئے۔ البتہ تاریخی نام رکھنا جس کے ذریعہ سن پیدائش محفوظ ہو جائے صحیح ہے''۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۷/ ۲۹)

ناموں کی عام کتابوں میں علم نجوم اور علم اعداد کے باطل نظریات اور ان کا اثر:

بعض لوگ علم الاعداد اور علم نجوم کے اعتبار سے نام رکھتے ہیں اور اس کے پیچھے ان کے جاہلی عقائد کارفرما ہوتے ہیں کہ اس عدد کے نام والوں میں یہ باتیں ہوتی ہیں اور اس عدد کے نام والوں میں یہ خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ فضول اور بیکار اور گناہ کی باتیں ہیں۔ بازار میں جتنی کتابیں ناموں سے متعلق ملتی ہیں وہ عام طور سے

جاہلوں اور بے دینوں کی ہیں۔جنہیں نہ دینی احکام کا پتہ ہے، نہ دین سے کوئی خاص دلچسپی ہے۔اس لئے ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں علم الاعداد اور علم نجوم کے باطل نظریات کوفروغ دینے کی کوشش کی ہے اور ان غلط عقائد کو پورے اعتماد و یقین کے ساتھ اپنی کتابوں میں پیش کرتے ہیں۔

مثلاً جس شخص کے نام کا عدد فلاں اور پیدائش کے دن کا عدد فلاں ہو،تو وہ ان خوبیوں یا برائیوں سے متصف ہوگا۔ایسے ہی جو فلاں دن پیدا ہوگا وہ ان اوصاف سے متصف ہوگا،لہذا اس دن پیدا ہونے والے کو فلاں اور فلاں نام اور فلاں دن پیدا ہونے والے کو فلاں اور فلاں نام رکھنا چاہئے اور اس قسم کے اور بہت سے عقائد ناموں کی کتابوں میں ذکر کئے گئے ہیں اور یہ حضرات ان اعداد والوں کے اوصاف و صفات کو یوں بیان کرتے ہیں گویا آسمان سے ان پر وحی نازل ہوئی ہے یا لوح محفوظ ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا گیا ہے،جسے دیکھ دیکھ کر یہ ان حضرات کی خویاں یا برائیاں بیان کرر ہے ہیں۔ان حضرات کے ان باطل اور بیہودہ نظریات اور خیالات کو یہاں نقل کرنا طول لا طائل سمجھتا ہوں تاہم نمونہ کے طور پر ایک دو عبارات نقل کرتا ہوں:

''اسلامی نام'' نامی کتاب جو ''مختار'' نامی کسی صاحب نے لکھی ہے میں وہ لکھتے ہیں:

> ''بعض لوگ اپنے بچوں کو ان کے پیدا ہونے والے دن اور ستاروں کی مطابقت سے نام رکھتے ہیں اگر چہ کہ علمائے کرام کی نظروں میں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔تاہم دلچسپی کی خاطر روز اور ستاروں کی مطابقت سے چند نام لکھ رہے ہیں۔یہ یاد رہے کہ یہ طریقہ بہتر نہیں ہے

اور اس کے لئے کوئی سند بھی نہیں۔"

(اسلامی نام:۱۹۹)

جب خود کہہ رہے ہیں کہ یہ طریقہ صحیح نہیں تو پھر کیوں یہ باتیں بیان کرر ہے ہیں؟ یہ ایک اعجوبہ ہے کہ اس کو غلط بھی بتائیں اور پھر اس حساب سے نام لکھ کر لوگوں کی خدمت میں پیش بھی کریں۔ فیاللعجب

آگے چل کر لکھتے ہیں:

"سنیچر کے روز جو بچہ پیدا ہوگا وہ زیادہ تر رنج و غم میں مبتلا رہے گا، مگر اللہ جل شانہ اس پر برکت نازل کرے گا اور سب خوش رہیں گے۔

اتوار کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ خردمند اور دولت مند ہوگا کافی لمبی عمر پائے۔

پیر کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ مستقل مزاج نہ ہوگا اس لئے اسے کسی کام میں کامیابی نہ ہوگی۔ نیک دل، متواضع اور نیک سیرت ہوگا۔

منگل کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ غصہ ور ہوگا۔ جوانی میں سخت چلن ہوگا تند خوئی کے سبب بلاؤں اور مصیبتوں سے دو چار ہوگا۔

چہارشنبہ کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ علم دوست و مطالعہ پسند ہوگا، موقع نصیب ہو تو خود ایک جلیل القدر مصنف ہوگا۔

جمعرات کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ دولت اور عزت پائے گا۔

جمعہ کو جو بچہ پیدا ہوگا وہ خوش نصیب اور قوی الجثہ ہوگا۔ ہر کام میں اسے کامیابی ہوگی اور وہ عمر بھر خوش رہے گا۔"

(اسلامی نام:۲۰۲)

اب یہ لوگ اسی حساب سے اپنی کتابوں میں نام متعین کرتے ہیں کہ فلاں دن

پیدا ہونے والے بچے کا نام فلاں اور فلاں دن ہونے والے کو فلاں وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور صاحب جناب ارتضٰی علی صاحب اپنی کتاب ''ناموں کا خزانہ'' میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

''اگر کسی کا عدد 1 ہے (یعنی اس کے نام کا عدد) اور دن کا عدد تین ہے تو ایسے لوگ آزاد طبع واقع ہوتے ہیں۔ ان پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی جاسکتی۔ ان لوگوں کی طبیعت میں تکبرانہ پن کی واضح جھلک موجود ہوتی ہے۔ یہ کسی کے مشوروں کو بھی اس قدر اہمیت نہیں دیتے بلکہ اپنے خیال ہی کو بہتر گردانتے ہیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ایسے لوگ فیصلے بہت عمدگی سے کرتے ہیں ان کے فیصلوں میں کوئی نقص یا جھول نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے لوگ بلا کے قابلِ بھروسہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کے سپرد کوئی کام کردیا جائے تو اپنی بہترین کاوش کو بروئے کار لاکر انجام دیتے ہیں۔ ایسے لوگ تحکمانہ طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ان کا حوصلہ ہمیشہ بلند دکھائی دیتا ہے اور ایسے لوگوں میں بہدری کا عنصر بہت نمایاں ہوتا ہے۔ ایسے لوگ عام طور پر مضبوط قد و قامت کے مالک ہوتے ہیں اور خوب لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ قابل رشک صحت کے مالک یہ لوگ ہوتے ہیں۔ نڈر اور بے باک فطرت کے مالک ایسے لوگ ہوتے ہیں ان کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ مگر ان کو امراض قلب، امراض چشم کا خطرہ موجود رہتا ہے۔''

(ناموں کا خزانہ: ۲۷)

اور اس کے ذریعہ یہ لوگ اپنے اور دوسروں کے محاسن اور عیوب کو جاننے کا

دعوی بھی کرتے ہیں ''ناموں کا خزانہ'' کے مصنف اعداد کی تاثیر بتانے کے بعد لکھتے ہیں:

''تمام اعداد کے حالات مختصر تحریر کر دئے ہیں۔ یہ محض اس لئے تحریر کئے ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے کسی عدد کا حامل ہے تو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر آسانی سے قابو پا سکے اور کسی کو دوسرے کا عدد معلوم ہو تو اس کی کمزوریوں کو نظر انداز کر سکے۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کو دور بھی کر سکے۔ اگر کسی کو اپنا عدد معلوم ہو تو وہ اپنی شخصیت کو بہت اچھی طرح جان سکتا ہے۔ پھر اپنی صلاحیتوں سے پورا پورا فائدہ بھی اٹھا سکتا ہے۔ جب کہ اپنی خامیوں کو دور بھی کر سکتا ہے ہے۔ ایک اچھا مستقبل اس کا منتظر ہوتا ہے۔''

(ناموں کا خزانہ:۳۵)

ظاہر سی بات ہے کہ اس باطل طریقہ سے معلوم شدہ اچھائیوں یا برائیوں کا کسی کی طرف انتساب شرعاً وعقلاً غلط اور تہمت ہے۔ جس کی خدا کے یہاں ضرور پکڑ ہوگی۔

یہ عبارات میں نے بطور نمونہ نقل کی ہیں۔ ورنہ مذکورہ کتابوں اور دیگر بہت سی کتابوں میں اس قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں۔

معاشرہ میں بھی ان کا اثر نظر آتا ہے۔ چنانچہ بعض حضرات کو دیکھا گیا کہ جب نام حاصل کرتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ بچہ فلاں دن اور فلاں وقت میں پیدا ہوا اور ان فرضی بنیادوں پر رشتے طے ہوتے ہیں کہ جب لوگوں کو کہیں رشتہ کرنا ہوتا ہے تو اس علم کے مطابق دلہا دلہن کے ناموں کے اعداد نکالے جاتے ہیں اور اگر ان کے مفروضہ طریقہ پر ان میں نباہ سمجھ میں آئے تو رشتہ کرتے ہیں، ورنہ نہیں۔ اور تجارت،

ملازمت، مقدمات وغیرہ میں نفع اور کامیابی یا نقصان اور ناکامی کی پہچان وغیرہ کے لئے بھی اس کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یہ سب شریعت پر زیادتیاں ہیں اور توحید و تقدیر کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے والے ہیں اور محض دھوکہ دہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس طرح کی کتابوں میں ان کے مؤلفین نے اور عاملوں نے ناموں کے معاملہ میں لوگوں کو الو بنا رکھا ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں میں غلط اور غیر اسلامی عقائد پھیلا رہے ہیں۔ یہ سب انہیں غلط عقائد کا نتیجہ ہے۔ اللھم احفظنا منه

علم نجوم اور علم اعداد کے مطابق نام رکھنے کا حکم

ان نظریات کے تعلق سے چند باتیں مختصراً پیش ہیں:

احادیث مبارکہ میں یہ مضمون تفصیل کے ساتھ آیا ہے کہ ناموں کے اثرات ہوتے ہیں جیسا کہ پیچھے تفصیلات گذریں اور اس کا معیار ناموں کے معانی یا ان ناموں کا انتساب جن حضرات کی طرف ہے، اس کو قرار دیا گیا ہے، یعنی اس نام کے معنی اچھے ہوں یا وہ نام اچھے لوگوں کے ناموں میں سے ہو تو اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور اگر اس نام کے معنی غلط یا بروں کے ناموں میں سے ہو تو ان ناموں کے اثرات بھی برے ہی مرتب ہوں گے۔ احادیث مبارکہ سے صرف اتنی ہی بات معلوم ہوتی ہے۔ ان تمام تفصیلات میں کہیں اس کا ذکر نہیں ہے کہ ناموں کے اعداد اور علم نجوم کا بھی اعتبار کیا جائے اور ان کے مطابق نام رکھے جائیں اور نہ ان کی تاثیر وغیرہ کا کہیں ذکر ملتا ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ احادیث میں تو اس کا ذکر نہیں مگر علم نجوم اور علم اعداد بھی ایک علم ہیں ان کے ذریعہ اس بات کا ہم کو علم حاصل ہوتا ہے، تو ایسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی

چاہئے کہ لوگوں نے اپنی جہالت سے بہت سے طریقوں کو علم کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے، مگر شریعت میں اسی علم کا اعتبار کیا جا سکتا ہے، جس کے صحیح ذریعہ علم ہونے کا قواعد شرعیہ سے ثبوت ہو، جیسے: علم طب ہے۔ اور جن طریقوں کے صحیح ذریعہ علم ہونے کا قواعد شرعیہ سے ثبوت نہیں، یا اس کی تردید شریعت میں کی گئی ہے، اس کو ذریعہ علم سمجھنا گناہ ہے۔ اس لئے اگر اس کو ذریعہ علم سمجھ کر اس سے حاصل ہونے والے نتائج کو حقائق مانا جائے، تو یہ گویا غیب دانی کا دعوی ہے۔

جب یہ بات سمجھ میں آ گئی کہ اس علم کا شریعت کی نظر میں کوئی اعتبار نہیں ہے تو یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ بعض مرتبہ آدمی کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ واقعی اس علم میں جو بتایا جاتا ہے کہ فلاں نام والے میں فلاں صفات پائی جاتی ہیں اور فلاں میں فلاں، اسی کے مطابق ہو رہا ہے کہ ان اعداد والوں میں یہ صفات پائی جا رہی ہیں، تو یہ اس علم کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ یہ اس علم کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ اللہ تعالی کی مشیت اور فیصلہ یہی ہوتا ہے؛ اس لئے ہوتا ہے اور اس کا کسی بھی حال میں ایسا ہی ہونا متعین ہوتا ہے، لہذا اس سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کوئی شخص سو باتیں اٹکل پچو سے بولے تو ظاہر ہے کہ چند باتیں تو حقیقت ہوں گی اور ویسے ہی ہوگا، مگر اس سے کوئی اس شخص کی تعریف نہیں کرتا کہ اس نے بالکل صحیح بات کہی۔ ایسے ہی اس علم میں بھی ہوتا ہے کہ ان کے باطل اصول کے تحت کوئی بات کہی جاتی ہے اور کبھی کبھی کوئی بات، اللہ تعالی کی طرف سے ایسا ہی مقدر ہونے کی وجہ سے، ویسے ہی ہو جاتی ہے۔

ایسے معاملات میں قرآن کریم ہمیں یہ اصول بتاتا ہے:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾

(اور جس چیز کا تمہیں صحیح علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو)

(سورۂ اسراء:۳۶)

لہٰذا چونکہ اس علم میں جس انداز سے استدلال کیا جاتا ہے، وہ شریعت کی نظر میں معتبر نہیں ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس لئے جو لوگ ان واہیات میں لگتے ہیں، وہ ایک ایسی بات کا دعوی کر رہے ہیں، جس کا علم انہیں نہیں ہے اور جس میں قیاس آرائی اور لب کشائی کی ان کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے وہ حضرات اس آیت کی خلاف ورزی کر رہے ہیں، یہ گناہ عظیم ہے۔ اور یہ گناہ اس وقت ہے جب کہ ان اعداد اور نجوم وغیرہ کو مؤثر حقیقی نہ سمجھا جا رہا ہو، بلکہ ان کو علم کا ایک ذریعہ سمجھ کر اس سے لوگوں کی قسمت پر استدلال کیا جا رہا ہو۔

اور اگر ان اعداد وغیرہ کو مؤثر حقیقی سمجھا جا رہا ہو، تو اس کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لہٰذا ان کو مؤثر حقیقی سمجھنے کی صورت میں یہ کفر ہے۔ اس لئے کہ مؤثر حقیقی تو صرف اور صرف اللہ تعالی کی ذات ہے۔ نیز ستاروں، اعداد وغیرہ کو مؤثر ماننا اور ان سے نفع نقصان کا اعتقاد کفار کا شیوہ ہے۔ جو مسلمانوں میں انہیں کفار سے آیا ہے۔ لہٰذا یہ کفریہ وشرکیہ اعمال ہیں، ان سے حد درجہ احتیاط کرنا چاہئے۔

جب یہ بات معلوم ہوگئی کہ اس علم کی شریعت کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں اور اس میں بہت سارے گناہ ہیں اور مؤثر حقیقی سمجھنے کی صورت میں تو کفر ہے بلٰہذا جو حضرات ان کے فروغ دینے میں مصروف ہیں، چاہے کتابوں کے ذریعہ، چاہے عملیات کے میدان میں لگ کر تو انہیں چاہئے کہ اس سے باز آئیں ورنہ جتنے لوگ اس میں مبتلا ہوں گے، سب کا گناہ ان کے سر پر بھی ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے:

من سن سنة سيئة فعليه وزره ووزرمن عمل بهامن غير أن ينقص من اوزار هم شيئا.

(جوشخص براطریقہ ایجاد کرے،اس پراس کا گناہ ہوگا،اوران لوگوں کا گناہ بھی ہوگا جواس کے بعد عمل کریں گے،بغیراس کے کہ ان کے گناہ میں کمی کی جائے)

(مسند احمد:۱۹۲۲۵)

عامۃ المسلمین کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ایسی کتابوں اورایسے دھوکہ باز عاملوں سے بچیں اوراپنے مسائل کے حل کے لئے علماء حق سے اوران کی کتابوں سے استفادہ کریں اورناموں میں صرف انہیں باتوں کالحاظ کریں،جس کا شریعت نے بھی لحاظ کیا ہے اوراس طرح کی بیکار باتوں میں نہ لگیں۔

اخیر میں ہم یہاں حضرت مولانا مفتی یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ کے دوفتاویٰ نقل کرتے ہیں،جن میں اسی نوعیت کے سوالات کا جواب ہے۔ملاحظہ ہو:

سوال:میں نے اپنے لڑکے کی شادی کا پیغام ایک عزیز کے ہاں دیا انہوں نے کچھ دن بعد جواب دیا کہ میں نے علم اعداد اور ستاروں کا حساب نکلوایا ہے میں مجبور ہوں کہ بچوں کے ستارے آپس میں نہیں ملتے ۔اس لئے میری طرف سے انکار سمجھیں۔معلوم یہ کرنا ہے کہ از روئے شرع ان کا یہ فعل کہاں تک درست ہے۔

جواب: نجوم پراعتقاد تو کفر ہے۔

(آپ کے مسائل:۱/ ۳۶۸)

ایک اورسوال اوراس کا جواب ملاحظہ ہو:

سوال:آپ نے ہاتھ دکھا کرقسمت معلوم کرنے پر جوکچھ لکھا ہے

میں اس سے بالکل مطمئن ہوں، مگر علم الاعداد اور علم نجوم میں بڑا فرق ہوتا ہے، اس میں یہ ہوتا ہے کہ مذکورہ شخص کے نام کو بحساب ابجد ایک عدد کے صورت میں سامنے لایا جاتا ہے اور مگر جب عدد سامنے آجاتا ہے تو علم الاعداد کا جاننے والا اس شخص کو اس کی خوبیوں اور خامیوں سے آگاہ کر سکتا ہے، اگر اس علم کو محض علم جاننے تک لیا جائے اور اگر اس میں کچھ غلط باتیں لکھی ہوں تو ان پر یقین نہ کیا جائے تو کیا یہ بھی گناہ ہی ہوگا؟

جواب: علم نجوم اور علم الاعداد میں مآل اور نتیجہ کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں، وہاں ستاروں کی گردش اور ان کے اوضاع (اجتماع وافتراق) سے قسمت پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہاں بحساب جمل اعداد نکال کر ان اعداد سے قسمت پر استدلال کیا جاتا ہے۔ گویا علم نجوم میں ستاروں کو انسانی قسمت پر اثر انداز سمجھا جاتا ہے اور علم الاعداد میں نام کے اعداد کی تاثیرات کے نظریہ پر ایمان رکھا جاتا ہے۔ اول تو ان چیزوں کو مؤثر حقیقی سمجھنا ہی کفر ہے۔ علاوہ ازیں محض اٹکل پچو اتفاقی امور کو قطعی و یقینی سمجھنا بھی غلط ہے۔ لہٰذا اس علم پر یقین رکھنا گناہ ہے۔ اگر فرض کیجئے کہ اس سے اعتقاد کی خرابی کا اندیشہ نہ ہو، نہ اس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے، نہ اس کو یقینی اور قطعی سمجھا جائے تب بھی زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا سیکھنا گناہ نہیں۔ مگر ان شرائط کے باوجود اس کے فعل عبث ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں۔ ان چیزوں کی طرف توجہ کرنے سے آدمی دین و دنیا کی ضروری چیزوں پر توجہ نہیں دے سکتا۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۱/ ۳۷۰)

دیگر اشیاء، علاقوں وغیرہ کے نام بھی اچھے رکھنا چاہیئے

انسانوں کے علاوہ دیگر اشیاء جیسے: جانوروں، مصنوعات، دکانوں، مکانوں اور آلات و اوزار وغیرہ کے کوئی نام رکھنا چاہے تو یہ جائز ہے؛ اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانورں، تلوار اور دیگر اوزار کے بھی مختلف نام تھے۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ذکر ابن القیم رحمہ اللہ أنه یجوز تسمیة الادوات و الدواب والملابس بأسماء خاصة بها تمیزها عن مثیلاتها أسوة برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ،فقد کان لسیوفه و دروعه ورماحه و بعض أدواته و دوابه وملابسه اسماء خاصة.

(علامہ ابن قیمؒ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہوئے آلات، مویشیوں اور کپڑوں کے خاص نام رکھنا جائز ہے، جن سے یہ اپنے جیسی چیزوں اور جانوروں سے ممتاز ہو جائیں، کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں، قمیصوں، نیزوں، بعض اشیاء، جانوروں اور کپڑوں کے خاص خاص نام تھے۔)

(الموسوعة الفقهیه : ۱۱ / ۳۳۸)

اور ان چیزوں اور علاقوں، شہروں، محلوں اور گلیوں وغیرہ کے نام بھی عمدہ اور اچھے رکھنا چاہیئے۔ یعنی گندے اور کفریہ وغیرہ نام نہیں ہونے چاہیئے، بلکہ ایسے نام رکھنا چاہیئے کہ ان سے طبیعت پر بوجھ نہ ہو۔ پیچھے حدیث گذر چکی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی پر سے گذرتے تو اس کا نام پوچھتے تھے، اگر اس کا نام پسند آجاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوتے تھے۔

ایسے ہی ایک مرتبہ حضور ﷺ ایک جگہ سے گزرے تو اس کا نام دریافت کیا، بتایا گیا کہ اس کا نام " بقية الضلالة" ہے تو آپ ﷺ نے اس کا نام "بقية الهدى" سے بدل دیا۔

(دیکھئے: مصنف عبدالرزاق: ۱۱/۴۳)

ایسے ہی آپ ﷺ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی مدینہ طیبہ کو یثرب کہے جو اس کا پرانا نام تھا؛ اس لئے کہ یثرب یا تو تثریب سے ہے جس کے معنی "ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت" کے ہیں، یا تو ثرب سے ہے جس کے معنی "فساد" کے ہیں اور دونوں معنی کے لحاظ سے یہ نام ٹھیک نہیں ہے۔

(عمدة القاری: ۷/ ۵۷۷)

یہی وجہ ہے کہ اس کا نام بدل کر "مدینہ" اور "طابة" قرار دیا گیا، چنانچہ اس کو مدینہ تو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ "مدينة الرسول" یعنی رسول اللہ ﷺ کا شہر ہے، اور اس کو اللہ تعالی نے "طابة" قرار دیا ہے۔ ایک حدیث میں ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تعالى سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طابة.

(حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ اللہ تعالی نے مدینہ کا نام طابۃ رکھا ہے)

(مسلم: ۳۴۲۳، مسندبزار: ۲۲٦٠، مسنداحمد: ۲۱۰۴۹، ابن حبان: ۳۷۲٦، سنن کبری للنسائی: ۴۲٦٠ وغیرہ)

بلکہ مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے والوں کو گنہگار قرار دیا گیا ہے، حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سمى المدينة يثرب،فليستغفرالله عزوجل ،هى طابة هى طابة. (جوکوئی مدینہ منورہ کو یثرب کہے،اسے چاہئے کہ استغفار کرے،وہ تو طابہ ہے،وہ تو طابہ ہے)

(مسنداحمد: ۱۸۵۱۹)

معلوم ہوا کہ انسانوں کے علاوہ دیگر اشیاء اور مقامات وغیرہ کے نام بھی عمدہ اور بہتر ہونے چاہئے،ان ناموں میں بھی شرعی احکام واصول کی رعایت کرنی چاہئے،جیسا کہ اوپر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے معلوم ہوا۔

تنبیہ

یہاں اس جانب بھی توجہ دلا دینا چاہتا ہوں کہ ان چیزوں کے نام رکھنے میں اس بات کا بھی خصوصی لحاظ کرنا چاہئے کہ ان اشیاء کے ناموں میں اسلامی چھاپ ہو کہ سننے والے کا ذہن فوراً اس طرف جائے کہ ان چیزوں کا تعلق کسی مسلمان سے ہے۔الحمدللہ اس پر بعض مسلمان توجہ دیتے ہیں،مگر کئی لوگ اس جانب توجہ نہیں دیتے لہٰذا اس پر بھی توجہ دینا چاہئے۔

البتہ ان کے نام مقدس اور محترم ناموں میں سے بھی نہیں ہونے چاہئیں،تاکہ ان کی بے ادبی اور توہین نہ ہو؛اس لئے کہ عام طور سے ان اشیاء کے نام ایسے مقامات اور کاغذات وغیرہ میں شائع کئے جاتے ہیں جن کی عموماً بے ادبی کی جاتی ہے۔

فائدہ

یہاں ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال ابھرے کہ خود قرآن کریم میں (سورہ احزاب:۱۳)میں مدینہ طیبہ کے لئے یثرب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے،پھر منع

کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب خود اسی آیت کریمہ سے مل جاتا ہے کہ یہاں خود اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو یثرب نہیں فرمایا ہے بلکہ منافقین کا قول نقل کیا ہے، اور منافقین تو مارے غیض کے یہی لفظ کہا کرتے تھے۔ آیت کریمہ اور اس کے ترجمہ کو غور سے پڑھئے!:

﴿وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا وَاِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يٰاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا﴾

(اور یاد کرو جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے یہ کہہ رہے تھے کہ "اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے، وہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں، اور جب انہی میں سے کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ: "یثرب کے لوگوں تمہارے لئے یہاں ٹھہرنے کا کوئی موقع نہیں ہے، بس واپس لوٹ جاؤ)

(سورہ احزاب: ۱۳)

ناموں کی تصغیر اور ترخیم

بعض لوگ اپنے کسی بچہ یا کسی اور کو لاڈ اور پیار سے یا کثرت استعمال کی وجہ سے نام کے آخر میں حذف کر کے یا اس نام کی تصغیر بنا کر پکارتے ہیں، اس کی رخصت اور اجازت ہے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح پکارا ہے۔ مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یا ابا هر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یا عائش، حضرت انجشہ رضی اللہ عنہ کو یا انجش، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو یا اسیم، اور حضرت مقدام رضی اللہ عنہ کو یا قدیم کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا ہے۔

البتہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ پر عبد لگا کر جو نام رکھے گئے ہوں ان کو اس طرح

نہیں پکارنا چاہئے اس لئے کہ اس طرح پکارنے سے یا تو اللہ تعالی کا نام بگڑ جائے گا جیسے بعض لوگ عبداللہ کو ''عبدل'' کہہ کر پکارتے ہیں دیکھئے اللہ پاک کے نام کو کس طرح بگاڑا کہ ''ل'' کو اللہ کا نام بنادیا۔ یا تو اللہ پاک کے ناموں سے بندوں کو پکارنا لازم آئے گا جو گناہ کی بات ہے، جیسے: بعض لوگ عبدالرحمن کو: رحمان اور عبدالقادر کو: قادر کہہ کر پکارتے ہیں۔ لہذا اس قسم کے نام پورے پکارنا چاہئے۔

دیگر ناموں کو اس طرح پکارنے میں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ اس مُصغّر اور مُرخّص نام کے کوئی غلط معنی نہ بن جائیں۔

غیر مسلم ملکوں میں بسنے والے مسلمانوں کی ایک پریشانی کا حل

بعض غیر مسلم اور متعصب قسم کے ملکوں میں مسلمانوں کو ان کے اپنے مذہبی نام رکھنے سے منع کیا جاتا ہے اور غیر اسلامی نام رکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے؛ تاکہ مسلمانوں کا تشخص باقی نہ رہے، ایسے موقع پر ہمارا کیا ردعمل ہونا چاہئے؟ یہ مندرجہ سوال اور اس کے جواب سے معلوم ہوگا جو شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی دامت برکاتہم کی کتاب ''فقہی مقالات'' سے نقل کیا جارہا ہے۔

سوال: بعض عیسائی حکومتوں نے خصوصاً جنوبی امریکہ کی حکومت نے عوام پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اپنے بچوں کے عیسائی نام کے علاوہ دوسرے نام نہ رکھیں اس کے لئے حکومت نے ناموں کی لسٹیں تیار کی ہیں اور یہ لازم قرار دیا ہے کہ اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام اسی لسٹ سے منتخب کر کے رکھیں اور کوئی شخص بھی اس لسٹ کے علاوہ کوئی دوسرا نام حکومت کے پاس رجسٹرڈ نہیں کراسکتا۔ کیا مسلمانوں کو ایسے نام رکھنا جائز

ہے؟ اگر جائز نہیں تو پھر اس مشکل کے حل کی کیا صورت ہے؟

الجواب۔ اگر حکومت کی طرف سے عیسائی نام رکھنا لازم اور ضروری ہو تو اس صورت میں ایسے نام رکھے جا سکتے ہیں۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مشترک ہیں مثلاً اسحاق، داؤد، سلیمان، عزیر، لبنیٰ، راحیل، صفورہ وغیرہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ سرکاری محکمہ میں بچے کا نام حکومت کی طرف سے لازم کردہ لسٹ میں منتخب کر کے درج کر دئے جائیں اور گھر پر اس کو دوسرے اسلامی نام ہی سے پکارا جائے واللہ اعلم۔

(فقہی مقالات: ۱/۳۵۶)

نام کی تبدیلی کے لئے کسی عمر کی قید نہیں

نام بدلنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے، بلکہ جب بھی یہ بات واضح ہو جائے کہ میرا نام ٹھیک نہیں ہے تو اس کو بدل دینا چاہئے۔ شمائل کبریٰ میں ہے:

''خیال رہے کہ نام بدلنے کے لئے کسی عمر کی قید نہیں۔ بعض لوگ بڑے ہو جانے کی وجہ سے، نام خواہ کیسا ہی ہو، نہیں بدلتے، سو یہ جہالت کی باتیں ہیں، جب بھی علم ہو جائے یا کوئی اہل علم نامناسب ہونے کی وجہ سے بدل دے تو قبول کر لیا جائے، اسی طرح بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ عقیقہ اس نام سے ہو چکا ہے، کیسے بدلا جائے، یہ بھی غلط ہے عقیقہ کے بعد بھی بدلا جا سکتا ہے؛ اس لئے بہتر ہے کہ نام کسی اہل علم سے رکھوایا جائے اور کوئی اہل علم مشورہ دے کہ نام بدل دو، اچھا نہیں ہے تو بدل ڈالے اور اچھا نام رکھوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت

سے لوگوں کے ناموں کو جس کے معنی اچھے نہیں تھے، بدل ڈالے تھے اور انہوں نے قبول کر کے، آپ کا تجویز کردہ نام رکھا''۔

(شمائل کبریٰ: ۴/۴/۷۴۳)

غیر سید کا اپنے نام کے آگے سید لگانا

بعض لوگ حقیقۃً سید تو نہیں ہوتے مگر پھر بھی اپنے نام کے آگے سید لگاتے ہیں اور سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی جانب غلط نسبت کرتے ہیں ایسے لوگ کئی گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو حضرات اس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور اس کو جرم بھی نہیں سمجھتے ان کی خدمت میں حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی رَحِمَہُ اللّٰہُ کی رونگٹے کھڑے کر دینے والی تحریر پیش ہے۔ حضرت والا ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

''پنجم: یہ گفتگو ان حضرات کے بارے میں ہے جو صحیح النسب سید ہیں لیکن اس دور میں بہت سے جعلی سید بنے ہوئے ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ نے ایک ایسے ہی سید کے بارے میں مزاحاً فرمایا تھا ''بھئی ہم تو قدیم سے سید چلے آتے ہیں ہمارے سید ہونے میں تو شبہ ہو سکتا ہے کہ خدا جانے سید ہیں بھی یا نہیں، مگر فلاں صاحب کے سید ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیونکہ وہ تو میری آنکھوں کے سامنے سید بنا ہے''۔ یہ جعلی سید کئی جرائم کے مرتکب ہیں:

اولاً: اپنے نسب کا تبدیل کرنا جس پر دوزخ کی وعید ہے۔ حدیث میں ہے: من ادعی الی غیر ابیه فعلیه لعنة الله والملائکة

والناس اجمعین لا یقبل منه صرف ولا عدل (مشکوۃ : ۲۳۹) ترجمہ: جس نے اپنا نسب تبدیل کیا اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اس کا نہ فرض قبول ہوگا نہ نفل۔ ان لوگوں کا دوسرا جرم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محض جھوٹی نسبت کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی نسبت کرنا بدترین گناہ اور ذلیل ترین حرکت ہے۔ تیسرے: ان لوگوں کا مقصد محض جھوٹا فخر ہے اور فخر و تعلیٰ خالق و مخلوق دونوں کی نظر میں رذالت اور کمینگی کی علامت ہے۔ چوتھے: یہ لوگ اپنے رذیل اخلاق و اعمال کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت طیبہ کے لئے ننگ و عار اور بدنامی کا باعث بنتے ہیں اور لوگ ان کو دیکھ کر یوں سمجھتے ہیں کہ سید (نعوذ باللہ) ایسے ہی ہوتے ہیں"۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۷/ ۴۰، ۴۱)

اپنے نام کے آگے صدیقی، عثمانی وغیرہ لگانا

ایسے ہی بعض لوگ اپنے نام کے ساتھ صدیقی، فاروقی، عثمانی وغیرہ لگاتے ہیں جبکہ نسبی و خاندانی طور پر ان کا ان بزرگوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اس میں چونکہ تلبیس ہے کہ سننے والے ان کو ان بزرگوں وغیرہ سے نسبی طور پر منسوب سمجھ سکتے ہیں؛ اس لئے ایسی نسبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حضرت مولانا یوسف صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"عقیدت و محبت کے اظہار کے لئے کسی بزرگ کی طرف نسبت

کرنے کا تو مضائقہ نہیں، لیکن صدیقی یا فاروقی وغیرہ کہلانے میں تلبیس و تدلیس پائی جاتی ہے، سننے والے یہی سمجھیں گے کہ حضرت کو ان بزرگوں سے نسبی تعلق ہے اور غلط نسب جتانا حرام ہے، اس لئے یہ بھی درست نہ ہوگا"۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۷/ ۴۸)

باپ، شوہر، استاذ وغیرہ بڑوں کو نام سے نہ پکارا جائے

آداب میں سے ہے کہ اپنے بڑوں جیسے ماں، باپ، شوہر، استاذ وغیرہ کو ان کے نام سے نہ پکارا جائے بلکہ ایسے الفاظ اور انداز اختیار کئے جائیں جن میں ادب و احترام کا پہلو غالب ہو۔ حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"اس دوسری تفسیر میں ایک عام ادب بزرگوں اور بڑوں کا بھی معلوم ہوا کہ اپنے بزرگوں، بڑوں کو ان کا نام لے کر پکارنا اور بلانا بے ادبی ہے، تعظیمی لقب سے مخاطب کرنا چاہئے"۔

(معارف القرآن: ۶/ ۴۴۳)

رد المحتار میں ہے:

(ویکره ان یدعو الرجل أباه و ان تدعوالمرأة زوجها باسمه)وفي رد المحتار (قوله ویکره ان یدعو الأخ)بل لا بد من لفظ یفید التعظیم کیا سیدی ونحوه لمزید حقهما علی الولد و الزوجة و لیس هذا من التزکیة لانها راجعة الی المدعو بان یصف نفسه بما یفیدها لا الی الداعي المطلوب منه التأدب

مع من هو فوقه.

(رد المحتار علی در المختار: ۵ /۲۹۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو اس کے باپ کے حق میں یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اسے نام لے کر نہ پکار:

أن أباهريرة أبصر رجلين. فقال لأحدهما: ماهذا منك ؟فقال :أبي. فقال: لاتسمه باسمه. ولاتمش أمامه. ولا تجلس قبله.

حضرت ابو ہریرہؓ نے دو لوگوں کو دیکھا، ان میں سے ایک سے پوچھا کہ: یہ تمہیں (رشتہ میں) کیا لگتا ہے؟ اس نے کہا: یہ میرا باپ ہے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا کہ: اس کو نام لے کر نہ پکار، نہ اس کے آگے چل اور نہ ہی اس سے پہلے بیٹھ۔

(الأدب المفرد رقم الحدیث: ۴۴)

آج کل یہ فیشن چل پڑا ہے کہ بیوی اپنے شوہر کو نام لے کر پکارتی ہے یہ شرعاً وعقلاً غلط بات ہے، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

نام رکھنے کا زیادہ حقدار باپ ہے

علماء نے لکھا ہے کہ بچہ کا نام رکھنے کا زیادہ حق دار باپ ہے، حتیٰ کہ والدین میں اختلاف ہو جائے تو باپ ہی کو ترجیح حاصل ہو گی لہٰذا باپ کی موجودگی میں دوسروں کو اس کی رضامندی کے بغیر اس میں سبقت اور مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ چنانچہ الموسوعہ میں لکھا ہے:

ذکرابن عرفة ان مقتضى القواعد وجوب التسمية،ومما لا نزاع فيه أن الأب أولى بها من الأم ،فان اختلف الأبوان فى التسمية فيقدم الأب.

(ابن عرفہ نے ذکر کیا ہے کہ قواعد کا تقاضہ یہ ہے کہ نام رکھنا واجب ہے، اوران مسائل میں سے جن میں کوئی اختلاف نہیں ہے، یہ ہے کہ باپ نام رکھنے کا ماں سے زیادہ حقدار ہے، پس اگر نام رکھنے میں ماں باپ کا اختلاف ہو جائے تو باپ مقدم ہوگا)

(الموسوعة الفقهيه : ۱۱/ ۳۲۸)

آگے کشاف القناع کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

والتسمية للأب فلا يسميه غيره مع وجوده.

(نام رکھنا باپ کا حق ہے، لہذا اس کے ہوتے ہوئے کوئی اور شخص نام نہ رکھے)

(الموسوعة: ۱۱/ ۳۲۹)

جب کسی کا نام معلوم نہ ہو تو اس کو کیسے پکارے؟

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کا نام معلوم نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو "یا عبداللہ" (اے بندہ خدا!) یا "یا ابن عبد اللہ" (اے بندہ خدا کے لڑکے!) کہہ کر پکارتے تھے چنانچہ حضرت جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کا نام معلوم نہ ہوتا تو اس کو: اے بندۂ خدا کے بیٹے! کہہ کر پکارتے تھے:

عَنْ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِى رضی اللہ عنہ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ اِذَا لَمْ يَحْفَظْ اِسْمَ الرَّجُلِ قَالَ يَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ.

(حضرت جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا، جب آپ کو کسی کا نام معلوم نہیں ہوتا تو اس کو "یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰه" (اے بندۂ خدا کے بیٹے!) کہہ کر پکارتے تھے)

(المعجم الصغیر للطبرانی: ۳۶۰، عمل الیوم واللیلۃ: ۳۹۸)

اختتام اور دعا

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وعلی اله وأصحابه أجمعین و من تبعهم باحسان الی یوم الدین.

یہ رسالہ دراصل ایک مضمون کے ارادہ سے شروع کیا گیا تھا، الحمدللہ ایک رسالہ کی شکل اختیار کر گیا، جو محض اللہ تبارک وتعالی کی توفیق اور والدین، اساتذہ اور دیگر محبین کی دعا سے ہوا، جس پر اللہ تعالی کا شکر بجالانے سے میری زبان وقلم قاصر وعاجز ہیں۔ اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ: اے اللہ! آپ میری اس حقیر کاوش کو قبول فرمائیے! اور مجھ خطاکار اور ریاکار کو توفیق علم وعمل عطا فرمائیے!، اس کو مسلمانوں کے لئے نافع اور میرے والدین، میرے اساتذہ، دیگر متعلقین اور میری نجات کا ذریعہ بنائیے!۔ آمین یارب العالمین

تمت بحمد اللہ

أَوَّلُ مَا يَنحَلُ الرَّجُلُ وَلَدَه اِسْمُهُ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَه

(آدمی اپنے بچے کو سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے؛ اس لئے چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے)

رہنمائے اسماء

خالص اسلامی ناموں کا حسین گلدستہ

مؤلف

ابوماعز محمد خالد خان قاسمی

خادم تدریس جامعہ اسلامیہ مسیح العلوم، بنگلور

ھدایات

(۱) اگلے صفحات میں بچوں اور بچیوں کے خالص اسلامی ناموں کا ایک حسین گلدستہ آپ کی خدمت میں پیش ہے، جس میں دو ہزار سے زائد نام موجود ہیں، جن میں : اسماءِ حسنٰی پر عبد اور امۃ لگا کر بنائے گئے مبارک نام، حضرات انبیاء عظام کے خوبصورت نام، اور حضرات صحابہ وصحابیات اور دیگر برگزیدہ شخصیات کے حسین ناموں کے علاوہ معنوی لحاظ سے عمدہ اور ادائیگی کے لحاظ سے مناسب اور سہل نام شامل ہیں۔ آپ اپنے بچوں کے لئے ان میں سے کوئی بھی نام منتخب کر سکتے ہیں۔

(۲) بہتر ہے کہ اس گلدستہ سے کسی نام کے انتخاب سے پہلے ناموں کے سلسلہ میں پیچھے لکھی گئی تحقیقات کا ضرور مطالعہ فرمالیں، تاکہ نام کا انتخاب بصیرت کے ساتھ کر پائیں، کیونکہ نام ایک ہی دفعہ رکھا جاتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کفِ افسوس ملنا پڑے۔

(۳) اکثر ناموں کے آگے ان کے معنی بھی لکھ دئے گئے ہیں، مگر بعض نام جیسے حضرات انبیاء اور حضرات صحابہ وصحابیات کے بعض نام، ان برگزیدہ حضرات کے نام ان سے نسبت کی نیت سے اختیار کریں، خوہ مخواہ ان ناموں کے معنی کے پیچھے پڑنا فضول ہے، کیونکہ معنی معلوم اس لئے کئے جاتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ نام اچھا ہے یا نہیں، جب نام کسی نبی یا صحابی کا ہے تو تحقیق کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

(۴) کوشش کریں کہ فضیلت والے ناموں کا انتخاب کریں، تاکہ ان کی برکات حاصل ہوں۔

(۵) سہولت کے لئے ناموں پر حرکات (زبر، زیر، پیش) بھی لگادئے گئے ہیں، لہذا اس سے فائدہ اٹھا کر شروع ہی سے نام کو صحیح تلفظ کے ساتھ پکاریں، اس میں کوتاہی نہ کریں۔

(۶) حرکات کے سلسلہ میں ایک اہم قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ تشدیدوالے حرف پر زبر تشدید سے اوپر ہوتا ہے، اور زیر تشدید سے نیچے اور حرف کے اوپر ہوتا، بعض حضرات اس کو حرف کے اوپر ہونے کی وجہ سے زبر پڑھ دیتے ہیں، لہذا اس کا خیال رکھیں۔

(۷) ہم نے مفرد نام لکھے ہیں، طوالت کے خوف سے مرکب نام نہیں لکھے ہیں، آپ چاہیں تو دونام جوڑ کر مرکب بھی بنالے سکتے ہیں، جیسے کسی بھی نام کے آگے ''محمد'' یا بعد میں ''احمد'' لگالیں، یا ان کے علاوہ کسی دو ناموں کو جوڑ دیں۔

(۸) جس نام کا انتخاب کریں، وہی پکاریں، کئی لوگ اپنے بچوں کے نام تو اچھے ہی رکھتے ہیں، مگر افسوس کہ پکارتے ہیں کسی اور نام سے، یہ غلط بات ہے، کیونکہ نام رکھا جاتا ہے پکارنے کے لئے جب اس سے پکارا نہیں گیا تو پھر کیا فائدہ؟

(۹) بہتر ہے کہ نام کسی اللہ والے سے رکھوائیں، کم از کم نام کا انتخاب کر کے تائید وتصویب کروالیں۔

(۱۰) بعض لوگ نام لینے کے لئے بچہ کی پیدائش کا وقت، دن وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں، معلوم ہونا چاہئے کہ نام کے انتخاب کے لئے اس تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں۔

تلك عشرة كاملة

محمد خالد خان قاسمی

بچوں کے اسلامی نام

بچوں کے نام

معانی	اسماء	شمار
الف		
ابوالبشر یعنی سب سے پہلے انسان اور نبی کا نام	آدم	۱
حضرت سلیمان علیہ السلام کے کاتب کا نام جنہوں نے پلک جھپکنے تک، ملکہ سبا کا تخت حاضر کردیا تھا۔	آصِف	۲
حضور ﷺ کا نام، اچھائیوں کا حکم دینے والا	آمِر	۳
امیدوار، مددگار	آمِل	۴
صحابی کا نام، فصیح اللسان ہونا	اَبَان	۵
نیک لوگ، اچھے لوگ	اَبْرَار	۶
برحق خدا کے نیک بندے	اَبْرَارُ الْحَق	۷
ایک نبی کا نام، مہربان باپ	اِبْرَاھِیم	۸
صحابی کا نام	اَبُوْ اَیُّوْب	۹

۱۰	اَبُوبَکْر	صحابی کا نام
۱۱	اَبُو ذَر	صحابی کا نام
۱۲	اَبُوسَعِید	صحابی کا نام
۱۳	اَبُو هُرَیْره	صحابی کا نام
۱۴	أَبْهی	انتہائی حسین، شاندار
۱۵	أَثَال	بزرگی، شرافت، مال
۱۶	أَثِیر	پسندیدہ، قابل ترجیح
۱۷	اِجْلَال	احترام، اکرام
۱۸	أَجْلَی	خوبرو، تابناک
۱۹	اَجْمَل	نہایت حسین
۲۰	اَجْوَد	بڑا فیاض، انتہائی سخی، حضور کا نام
۲۱	أَجْیَد	دراز گردن اور خوبصورت
۲۲	اِحْتِرَام	عزت، منزلت
۲۳	اِحْتِرَامُ الْحق	حق کی عزت
۲۴	اِحْتِشَام	بزرگی، شوکت
۲۵	اِحْتِشَامُ الْحَق	حق کی شوکت
۲۶	أُحْدَان	بے مثال

۲۷	اِحُسَان	نیکی کرنا، اچھا سلوک کرنا
۲۸	اَحُسَن	حضور کا نام، نہایت حسین وخوبصورت
۲۹	اَحْقَب	صحابی کا نام
۳۰	أَحُوَزِی	کاموں میں پھرتیلا، ماہر، سنجیدہ کار
۳۱	اِخُلاَص	خلوص، محبت، دوستی
۳۲	اَخلاَق	اچھی عادتیں
۳۳	اَحُمَد	حضور ﷺ کا نام، بہت تعریف کرنے والا
۳۴	اَحْمَر	صحابی کا نام، سرخ، سونا، زعفران
۳۵	اَحْوَس	دلیر
۳۶	اَحْوَص	صحابی کا نام
۳۷	اِدُرِیس	ایک نبی کا نام
۳۸	اَدْھَم	صحابی کا نام
۳۹	اَدِیب	زبان دان، علم والا
۴۰	أَذُرَع	فصیح تر، انتہائی خوش گفتار
۴۱	أَذِین	سردار، کفیل
۴۲	اَرْبَد	شیر، صحابی کا نام
۴۳	اِرُشَاد	نیک ہدایت دینا، حکم

۴۴	اَرْشَد	ہدایت یافتہ
۴۵	اَرْقَم	صحابی کا نام
۴۶	أَرْوَع	حاضر دماغ، سمجھدار، حسن والا
۴۷	اَرِیْب	عقلمند، عالم
۴۸	أَرِیْج	خوشبو
۴۹	اَزْرَق	صحابی کا نام
۵۰	اَزْهَر	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، روشن، روشن چہرے والا، چمک دار
۵۱	اُسَامَه	صحابی کا نام، شیر
۵۲	اَسْبَق	صحابی کا نام، سب سے سبقت لے جانے والا
۵۳	أَسْجَد	سب سے زیادہ سجدہ کرنے والا
۵۴	اِسْحَاق	ایک نبی کا نام، ہنس مکھ، مسکرانے والا
۵۵	اَسَد	صحابی کا نام، شیر
۵۶	اَسَدُ اللّٰه	اللہ کا شیر
۵۷	أَسَدُالدِّیْن	دین کا شیر
۵۸	اَسْرَارُ الْحَق	حق کے راز
۵۹	اَسْعَد	صحابی کا نام، نیک بخت، بہت نیک

۶۰	اَسْعَر	صحابی کا نام
۶۱	اَسْلَع	صحابی کا نام
۶۲	اَسْلَم	صحابی کا نام، پاکیزہ، محفوظ
۶۳	اِسْمَاعِیل	ایک نبی کا نام، اللہ کا سنا ہوا
۶۴	اَسْمَر	صحابی کا نام
۶۵	اَسْوَد	صحابی کا نام
۶۶	أَسُوف	نرم دل، جلد رو پڑنے والا
۶۷	اَسِید	صحابی کا نام
۶۸	اُسَید	صحابی کا نام
۶۹	اُسَیر	صحابی کا نام
۷۰	أَسِیف	نرم دل، جلد یا بہت رو پڑنے والا
۷۱	اُسَیم	صحابی کا نام
۷۲	اِشْتِیَاق	شوق، آرزو
۷۳	اَشْجَع	صحابی کا نام، نہایت دلیر
۷۴	اَشْرَف	صحابی کا نام، بہت بزرگ، بڑا شریف
۷۵	اَشْعَث	صحابی کا نام
۷۶	أَشْهَب	شیر

۷۷	اَشْیَم	صحابی کا نام
۷۸	اَصْبَغ	صحابی کا نام
۷۹	اَصْغَر	بہت چھوٹا
۸۰	اَصْیَد	صحابی کا نام
۸۱	اُصَیْل	صحابی کا نام
۸۲	اَطْھَر	بہت پاک
۸۳	اِظْھَارُ الْحق	حق کا ظاہر کرنا
۸۴	اَظْھَر	زیادہ واضح، روشن
۸۵	اِعْجَاز	معجزہ نمائی، انتہائی فصاحت و بلاغت
۸۶	اَعْرَس	صحابی کا نام
۸۷	اِعْزَاز	عزت، رتبہ
۸۸	اَعْظَم	بہت بڑا
۸۹	اَغَرّ	صحابی کا نام، روشن رو، خوبصورت
۹۰	اَغْلَب	صحابی کا نام، انتہائی غالب
۹۱	أَفْرَہ	بہت ماہر، بہت ہوشیار
۹۲	اَفْصَح	نہایت فصیح، خوش بیان
۹۳	اَفْضَل	ممتاز، بہت باکمال

۹۴	اِقْبال	کامیابی، خوش نصیبی
۹۵	اَقْرَم	صحابی کا نام
۹۶	اَقْمَر	صحابی کا نام، روشن
۹۷	اَکْبَر	صحابی کا نام، بہت بڑا
۹۸	اَکْثَم	صحابی کا نام
۹۹	اَکْرَم	حضور ﷺ کا نام، بہت کرم کرنے والا، بڑا کریم
۱۰۰	اَکْمَل	کامل، مکمل
۱۰۱	اَکْوَع	صحابی کا نام
۱۰۲	اَلْطافُ الله	اللہ کی مہربانیاں
۱۰۳	اَلْمَع	انتہائی ذہین، تیز فہم، فراست والا
۱۰۴	اَلْمَعِی	خوش طبع
۱۰۵	اَلُوْب	چست، مستعد
۱۰۶	اَلُوف	بہت محبت و تعلق رکھنے والا
۱۰۷	اِلْیَاس	ایک نبی کا نام، پروردگار (اللہ) میرا معبود ہے
۱۰۸	اَلْیَسع	ایک نبی کا نام، اللہ میرے نجات دہندہ
۱۰۹	اِمْتِیَاز	فرق، امتیاز
۱۱۰	اَمْجَد	بزرگ، شریف ترین، عظیم ترین

۱۱۱	اِمَام	قائد، پیشوا
۱۱۲	اِمَامُ الدِّیْن	دین میں پیشوا
۱۱۳	اَمَانُ اللّٰہ	اللہ کی پناہ
۱۱۴	اَمَانُ الْحق	برحق خدا کی پناہ
۱۱۵	اَمَانَتُ اللّٰہ	اللہ کی امانت
۱۱۶	اِمْدَادُ اللّٰہ	اللہ کی امداد
۱۱۷	اِمْدَادُ الْحق	حق کی امداد
۱۱۸	اِمْدَاد الدین	دین کی مدد ونصرت
۱۱۹	اَمِیْر	سردار، حاکم، دولتمند، شہزادہ
۱۲۰	اَمِیْن	حضور کا نام، امانت دار
۱۲۱	اَمِیْن الدین	دین میں امانت دار
۱۲۲	اَنَس	صحابی کا نام، مانوس ہونا، خوش ہونا
۱۲۳	اَنْفَس	بہت بیش قیمت، بہت عمدہ
۱۲۴	اَنِیْس	صحابی کا نام، محبت رکھنے والا، غمگسار، مانوس
۱۲۵	اَنْصَر	بہت مدد کرنے والا
۱۲۶	اَنْضَر	بارونق، خوشنما
۱۲۷	اَنْظَر	دوررس

نمبر	نام	معنی
۱۲۸	اِنعامُ اللّٰہ	اللہ کا انعام
۱۲۹	اِنعامُ الحَق	برحق خدا کا انعام
۱۳۰	اَنْوَر	بہت روشن، زیادہ چمکدار، حسین، خوش رنگ
۱۳۱	اَوْس	صحابی کا نام
۱۳۲	اَوْسَط	صحابی کا نام، درمیانہ
۱۳۳	اُوَیْس	صحابی کا نام
۱۳۴	اَھْلُ اللّٰہ	اللہ والا
۱۳۵	اِیَاس	صحابی کا نام
۱۳۶	اَیْسَر	صحابی کا نام، بہت آسان
۱۳۷	اَیْمَن	صحابی کا نام، بابرکت
۱۳۸	اَیُّوب	ایک نبی کا نام

ب

نمبر	نام	معنی
۱۳۹	بَاجِل	خوش حال
۱۴۰	بَازِل	تجربہ کار آدمی
۱۴۱	بَاسِل	بہادر، جری، شیر
۱۴۲	بَاقِر	زیادہ پڑھا لکھا، عالم
۱۴۳	بَاھِر	دل فریب، لاجواب کرنے والا، ممتاز

١٤٤	بُجَیْد	صحابی کا نام
١٤٥	بُجَیْر	صحابی کا نام، مال
١٤٦	بَخِیُت	خوش قسمت
١٤٧	بَدْر	صحابی کا نام، چودھویں رات کا چاند
١٤٨	بَدْرُالاِسْلَام	اسلام کا چاند
١٤٩	بَدْرُ الدِّیْن	دین کا چاند
١٥٠	بَدِیُع	انوکھا، نادر
١٥١	بُدَیْل	صحابی کا نام
١٥٢	بَذِیُم	مستقل مزاج آدمی، کسی رائے پر جم جانے والا
١٥٣	بَرَاء	صحابی کا نام، براءت
١٥٤	بَرَکَتُ اللّٰه	اللہ کی برکت
١٥٥	بُرُهَانُ الحق	حق کی دلیل
١٥٦	بُرُهَانُ الدِّیْن	دین کی دلیل
١٥٧	بَرِیْد	صحابی کا نام، قاصد
١٥٨	بُرَیْدَه	صحابی کا نام
١٥٩	بَرِیْر	صحابی کا نام
١٦٠	بَرِیُص	چمک دار

۱۶۱	بَرِیک	مبارک، برکت والا
۱۶۲	بَسَّام	ہنس مکھ، مسکرانے والا
۱۶۳	بَسُوْر	شیر
۱۶۴	بَسِیْل	بہادر
۱۶۵	بَشَّار	بہت خوش خبری دینے والا
۱۶۶	بَشِیْر	صحابی کا نام، خوش خبری دینے والا
۱۶۷	بُشَیْر	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، خوش خبری سنانے والا
۱۶۸	بَصِیْر	حضور ﷺ کا نام، دیکھنے والا
۱۶۹	بَکْر	صحابی کا نام
۱۷۰	بُکَیْر	صحابی کا نام
۱۷۱	بِلَال	صحابی کا نام
۱۷۲	بَلِیْج	روشن، ہنس مکھ
۱۷۳	بَلِیْغ	حضور ﷺ کا نام، خوش بیان
۱۷۴	بِنْیَامِیْن	حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کا نام
۱۷۵	بَهَاءُ الدِّیْن	دین کی بہار
۱۷۶	بَهَاءُ الِاسْلَام	اسلام کی بہار

۱۷۷	بَهِيج	خوش، عمدہ، تروتازہ
۱۷۸	بُهَيْر	صحابی کا نام، دل فریب، معزز
	ت	
۱۷۹	تَائِب	توبہ کرنے والا
۱۸۰	تَاجُ الدِّيْن	دین کا تاج
۱۸۱	تَجَمُّل	زیبائش، آرائش
۱۸۲	تَقِی	حضور ﷺ کا نام، پرہیزگار، پارسا
۱۸۳	تَقِيُّ الله	اللہ کا متقی بندہ
۱۸۴	تَمَام	صحابی کا نام، مکمل
۱۸۵	تَمِيْم	صحابی کا نام
۱۸۶	تَنْظِيم	موتیوں کا پرونا، بندوبست کرنا
۱۸۷	تَنْوِيْر	روشن کرنا
۱۸۸	تَنْوِيْر الاسلام	اسلام کی روشنی
۱۸۹	تَنْوِيْر الحق	حق کی روشنی
۱۹۰	تَوَّاب	بہت توبہ کرنے والا
۱۹۱	تَوْصِيْف	بیان کرنا
۱۹۲	تَوْفِيْق	کسی عمل خیر کے کرنے کے اسباب کا حصول

۱۹۳	تَوْفِیْق الله	اللہ کی توفیق
۱۹۴	تَوْقِیْر	عزت
۱۹۵	تَوْقِیْر الاسلام	اسلام کی عزت
۱۹۶	تَوْقِیْر الدین	دین کی عزت

ث

۱۹۷	ثَابِت	صحابی کا نام، مستقل مزاج، مضبوط
۱۹۸	ثَاقِب	چمکدار، روشن
۱۹۹	ثَرْوَان	صحابی کا نام، دولت مند، مالدار
۲۰۰	ثَقِیْف	ذہین، سمجھدار
۲۰۱	ثِمَال	فریادرس، ملجاوماوی، سہارا
۲۰۲	ثَمِیْر	بارآور، پھلدار، نتیجہ خیز
۲۰۳	ثُمَامَه	صحابی کا نام
۲۰۴	ثَنَاءُ الله	اللہ کی ثناء وتعریف
۲۰۵	ثَوْبَان	صحابی کا نام

ج

۲۰۶	جَابِر	صحابی کا نام، زوروالا
۲۰۷	جَاسِر	بہادر، باہمت، دلیر

۲۰۸	جُبَیْر	صحابی کا نام، بہادر
۲۰۹	جُثَامَہ	صحابی کا نام
۲۱۰	جَحْش	صحابی کا نام
۲۱۱	جَرِیْح	صحابی کا نام
۲۱۲	جَذْلان	خوش وخرم
۲۱۳	جَرِیْر	صحابی کا نام
۲۱۴	جَزِیْل	فیاض، عمدہ رائے والا
۲۱۵	جَسُوْر	بہادر، باہمت، دلیر
۲۱۶	جَسِیْم	فربہ جسم والا
۲۱۷	جَعْفَر	صحابی کا نام، نہر
۲۱۸	جَلَالُ الدِّیْن	دین کا جلال
۲۱۹	جَلِیْد	قوت والا
۲۲۰	جَلِیْس	ہم نشین
۲۲۱	جُمَال	انتہائی حسین
۲۲۲	جُمَّال	بہت زیادہ حسین
۲۲۳	جَمالُ الدِّیْن	دین کا حسن، دین کا جمال
۲۲۴	جَمِیْل	صحابی کا نام، حسین، خوب صورت

۲۲۵	جُنَادَہ	صحابی کا نام
۲۲۶	جُنْدُب	صحابی کا نام
۲۲۷	جُنَیْد	صحابی کا نام، چھوٹا لشکر
۲۲۸	جُنَیْدُب	صحابی کا نام
۲۲۹	جَوَّاد	حضور ﷺ کا نام، سخی، فیاض
۲۳۰	جَیِّد	عمدہ، بہتر، خوش گوار

ح

۲۳۱	حَائِس	بہادر، ثابت قدم
۲۳۲	حَابِس	صحابی کا نام، روکنے والا
۲۳۳	حَاجِب	صحابی کا نام، نگران
۲۳۴	حَاذِر	چوکنا محتاط، ہوشیار
۲۳۵	حَاذِق	ماہر، یکتا، کامل
۲۳۶	حَارِث	صحابی کا نام، کھیتی کرنے والا
۲۳۷	حَارِثَہ	صحابی کا نام
۲۳۸	حَازِم	صحابی کا نام محتاط، دوراندیش
۲۳۹	حَاصِر	صحابی کا نام
۲۴۰	حَاطِب	صحابی کا نام

۲۴۱	حَافِد	مددگار
۲۴۲	حَافِظ	حضور ﷺ کا نام، حفاظت کرنے والا، حافظ قرآن، یاد کرنے والا
۲۴۳	حَاکِم	ملک کا والی، افسر
۲۴۴	حَامِد	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، تعریف کرنے والا
۲۴۵	حِبَّان	صحابی کا نام
۲۴۶	حَبَّان	صحابی کا نام
۲۴۷	حَبِیْب	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، دوست، محبوب
۲۴۸	حَبِیْبُ الرَّحْمٰن	حضور ﷺ کا نام، رحمٰن کا دوست
۲۴۹	حَبِیْبُ الله	حضور ﷺ کا نام، اللہ کا دوست
۲۵۰	حُجَّةُ اللّٰه	اللہ کی حجت، اللہ کی دلیل
۲۵۱	حُجَیْر	صحابی کا نام
۲۵۲	حُدَیْر	صحابی کا نام
۲۵۳	حُذَافَه	صحابی کا نام
۲۵۴	حَذِیْر	تنبیہ کرنے والا محتاط و چوکنا کرنے والا
۲۵۵	حُذَیْفَه	صحابی کا نام

۲۵۶	حَرَّاث	کاشتکار
۲۵۷	حُرَیْث	صحابی کا نام
۲۵۸	حَرِیز	صحابی کا نام
۲۵۹	حَرِیْش	صحابی کا نام
۱۶۰	حِزَام	صحابی کا نام
۲۶۱	حِزُقِیْل	ایک نبی کا نام
۲۶۲	حُسَامُ الدِّیْن	دین کی تلوار
۲۶۳	حُسَامُ الْحق	حق کی تلوار
۲۶۴	حُسَامُ اللّٰه	اللہ کی تلوار
۲۶۵	حَسَّان	صحابی کا نام، بہت خوبصورت
۲۶۶	حُسَان	بہت حسین وجمیل
۲۶۷	حُسَّان	بہت حسین وجمیل
۲۶۸	حَسَن	صحابی کا نام، بہتر، عمدہ، اچھا
۲۶۹	حُسْنُ الدِّیْن	دین کی خوبصورتی، دین کا حسن
۱۷۰	حَسِیْب	حضور ﷺ کا نام، شریف، صاحب شرف ونسب
۲۷۱	حَسِیْن	خوب صورت

۲۷۲	حُسَیْن	صحابی کا نام
۲۷۳	حَشِیم	باوقار، بارعب، باحیاء
۲۷۴	حِصْن	صحابی کا نام
۲۷۵	حَصُور	پاکیزہ، بلند کردار، طاقت کے باوجود خواہشات سے باز رہنے والا
۲۷۶	حَصِیف	دانشمند، ذی رائے، عقلمند، پختہ کار
۲۷۷	حُصَیْن	صحابی کا نام
۲۷۸	حَصِی	پختہ عقل والا
۲۷۹	حَظِیظ	نصیبہ ور، خوش قسمت
۲۸۰	حَفْص	صحابی کا نام
۲۸۱	حِفْظُ الرَّحْمٰن	رحمان کی حفاظت
۲۸۲	حِفْظُ اللّٰه	اللہ کی حفاظت
۲۸۳	حَفِیظ	حضور ﷺ کا نام، نگہبان، محفوظ
۲۸۴	حَفِیظُ اللّٰه	وہ جس کی اللہ نے حفاظت کی
۲۸۵	حَفِی	مکمل علم رکھنے والا، لطیف وشفیق
۲۸۶	حَقَّانِی	حق پرست
۲۸۷	حَقِیق	لائق، سزاوار

۲۸۸	حَکِیْم	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، دانا، حکمت والا
۲۸۹	حُلَیْس	صحابی کا نام
۲۹۰	حَلِیْم	حضور ﷺ کا نام، بردبار، نرم مزاج، صبر والا
۲۹۱	حَمَّاد	حضور ﷺ کا نام، حضور کا نام، صحابی کا نام، بہت تعریف کرنے والا
۲۹۲	حِمَاس	صحابی کا نام
۲۹۳	حَمَّال	صحابی کا نام
۲۹۴	حُمْرَان	صحابی کا نام
۲۹۵	حَمْزَه	صحابی کا نام، شیر
۲۹۶	حَمِیْد	صحابی کا نام، قابل ستائش
۲۹۷	حُمَیْد	صحابی کا نام، قابل ستائش
۲۹۸	حُمَیْل	صحابی کا نام
۲۹۹	حَمِیُم	دوست
۳۰۰	حُمَام	صحابی کا نام
۳۰۱	حَمْدُ الله	اللہ کی تعریف
۳۰۲	حَمُوْل	بہت بردبار، دانشمند، صابر و جفاکش
۳۰۳	حَنْظَلَه	صحابی کا نام

۳۰۴	حَنُوْن	انتہائی مشفق، مہربان
۳۰۵	حَنِیْف	حضور ﷺ کا نام، ہر مذہب سے الگ ہوکر اسلام کو ماننے والا، عبادت گزار
۳۰۶	حُنَیْف	صحابی کا نام، ہر مذہب سے الگ ہوکر اسلام کو ماننے والا، عبادت گزار
۳۰۷	حُنَیْن	صحابی کا نام
۳۰۸	حَوْشَب	صحابی کا نام
۳۰۹	حُوَیْرِث	صحابی کا نام
۳۱۰	حَیَّان	صحابی کا نام
۳۱۱	حَیْدَر	شیر

خ

۳۱۲	خَاشِع	حضور ﷺ کا نام، عاجزی کرنے والا، اللہ کے سامنے گڑگڑانے والا
۳۱۳	خَاضِع	حضور ﷺ کا نام، فرمانبردار
۳۱۴	خَالِد	صحابی کا نام، دوامی، لازوال
۳۱۵	خَادِمُ الدِّیْن	دین کا خادم
۳۱۶	خَبَّاب	صحابی کا نام

۳۱۷	خُبَیْب	صحابی کا نام
۳۱۸	خَدِیْج	صحابی کا نام
۳۱۹	خُرَیْم	صحابی کا نام
۳۲۰	خُزَیْمَه	صحابی کا نام
۳۲۱	خَصِیُب	بہت فیض رساں آدمی، بہت مالدار
۳۲۲	خِضر	ایک نبی کا نام
۳۲۳	خَضُوُع	تابع ،فرماں بردار
۳۲۴	خَطَّاب	صحابی کا نام
۳۲۵	خَطِیُب	وعظ ونصیحت کرنے والا
۳۲۶	خُفَاف	زودفہم ،ذہین وہوشیار
۳۲۷	خَفِیُر	محافظ، چوکیدار
۳۲۸	خَلَّاد	صحابی کا نام
۳۲۹	خَلُوُق	ایک قسم کی خوشبو جس کا اکثر حصہ زعفران ہوتا ہے
۳۳۰	خُلَیْد	صحابی کا نام
۳۳۱	خَلِیُف	جانشین
۳۳۲	خَلِیُق	مروت والا، بااخلاق

۳۳۳	خَلِیُل	حضورﷺ کا نام، سچا دوست
۳۳۴	خَلِیُلُ اللّٰه	حضورﷺ کا نام، اللہ کا دوست
۳۳۵	خَلِیُلُ الرَّحمٰن	حضورﷺ کا نام، رحمٰن کا دوست
۳۳۶	خُنَیُس	صحابی کا نام
۳۳۷	خُوَیْلِد	صحابی کا نام
	د	
۳۳۸	دَاعِی	حضور کا نام، اللہ کی طرف بلانے والا
۳۳۹	دَانِیَال	ایک نبی کا نام، اللہ کی قضا، اللہ کا فیصلہ
۳۴۰	دَاوٗد	ایک نبی کا نام، محبوب، پسندیدہ
۳۴۱	دَاهِیَه	بصیرت والا، زیرک وہوشیار
۳۴۲	دِحْیَه	صحابی کا نام
۳۴۳	دُرِّی	موتی کی طرح حسین، بہت چمکدار ستارہ
۳۴۴	دُرَیْد	صحابی کا نام
۳۴۵	دَیَّان	فیصلہ کرنے والا
۳۴۶	دَعُوُس	بہادر آدمی
۳۴۷	دَهَّاس	نرم مزاج، خوش اخلاق
	ذ	

۳۴۸	ذَابِل	صحابی کا نام
۳۴۹	ذَاکِر	حضور ﷺ کا نام، ذکر کرنے والا
۳۵۰	ذِکْرُ اللّٰه	حضور ﷺ کا نام، اللہ کی یاد
۳۵۱	ذُرَیْح	صحابی کا نام
۳۵۲	ذَکَاءُ اللّٰه	اللہ کی طرف سے عطا کردہ فہم
۳۵۳	ذَکَّار	ذکر کا خوگر، کثرت سے ذکر کرنے والا
۳۵۴	ذَکْوَان	صحابی کا نام
۳۵۵	ذَکِیر	اچھی یادداشت والا
۳۵۶	ذَکِی	ذہین، تیز فہم
۳۵۷	ذَکِیُ الدِّیْن	دین کی فہم والا
۳۵۸	ذُوالفِقَار	حضور ﷺ کی تلوار کا نام
۳۵۹	ذُوالقَرْنَیْن	ایک زبردست فاتح کا نام جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے
۳۶۰	ذُوُ الکِفْل	ایک نبی کا نام، اللہ کی قوت
۳۶۱	ذُوالنُّون	مچھلی والا، حضرت یونس علیہ السلام
۳۶۲	ذُؤَیْب	صحابی کا نام
۳۶۳	ذِیْشَان	بڑی شان والا

ر

۳۶۴	رَابِح	نفع بخش
۳۶۵	رَابِع	پربہار
۳۶۶	رَاشِد	صحابی کا نام، ہدایت یافتہ
۳۶۷	رَاضِی	حضور ﷺ کا نام، خوش
۳۶۸	رَاغِب	حضور ﷺ کا نام، رغبت والا
۳۶۹	رَافِع	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، بلند مرتبہ
۳۷۰	رَافِه	خوش حال
۳۷۱	رَاقِن	خوش رنگ
۳۷۲	رَؤُوْف	حضور ﷺ کا نام، انتہائی مہربان، رحیم
۳۷۳	رَبَّانِی	اللہ والا، خدا پرست
۳۷۴	رَبِیْع	صحابی کا نام، پربہار
۳۷۵	رَجَاء	صحابی کا نام، امید
۳۷۶	رَحُوْم	بہت مہربان و مشفق
۳۷۷	رَحِیْم	حضور ﷺ کا نام، رحم کرنیوالا، مشفق، مہربان
۳۷۸	رَحْمَتُ الله	اللہ کی رحمت
۳۷۹	رَدَّاد	صحابی کا نام

۳۸۰	رَزِیْن	صحابی کا نام، باوقار، سنجیدہ، خاموش طبیعت
۳۸۱	رَسِیْم	صحابی کا نام
۳۸۲	رَشَاد	ہدایت
۳۸۳	رَشِیُد	حضور کا نام، صحابی کا نام، ہدایت یافتہ
۳۸۴	رَشِیُدُ الدِّیْن	دین میں ہدایت یافتہ
۳۸۵	رَشِیُق	سجیلا، خوش قامت، خوش وضع
۳۸۶	رِضَاءُ الْحق	برحق خدا کی رضا
۳۸۷	رِضَاءُ اللّٰه	اللہ کی رضاء
۳۸۸	رِضُوَان	خوشنودی، رضامندی
۳۸۹	رِضُوَانُ اللّٰه	اللہ کی خوشنودی
۳۹۰	رَضِی	پسندیدہ، فرماں بردار، مخلص دوست
۳۹۱	رَضِیُ اللّٰه	اللہ کا پسندیدہ بندہ
۳۹۲	رَضِیُ الدِّیْن	دین میں پسندیدہ
۳۹۳	رَغِیُد	خوش گوار، آسودہ
۳۹۴	رِفَاعَه	صحابی کا نام
۳۹۵	رَفِیُع	بلند مرتبہ، شریف
۳۹۶	رَفِیُعُ الدِّیْن	دین میں بلند

۳۹۷	رَفِیْعُ اللّٰه	وہ جس کو اللہ نے بلند کیا
۳۹۸	رَفِیْق	مہربان، دوست
۳۹۹	رَفِیْه	خوش حال
۴۰۰	رُقَاد	صحابی کا نام
۴۰۱	رَقِیْبُ الدِّیْن	دین کا نگہبان
۴۰۲	رُکَانَه	صحابی کا نام
۴۰۳	رُکْنُ الدِّیْن	دین کا ستون
۴۰۴	رَکِیْن	سنجیدہ، باوقار
۴۰۵	رَؤُوْف	کرم کرنے والا
۴۰۶	رَئِیْس	صحابی کا نام، سردار
۴۰۷	رَمِیْز	باعظمت، قابل تکریم
۴۰۸	رَهَّاب	اللہ سے بہت ڈرنے والا، بڑا عبادت گزار
۴۰۹	رَوْح	صحابی کا نام، مہربانی، بادنسیم
۴۱۰	رُوْمَان	صحابی کا نام
۴۱۱	رِیَاض	خوبصورت باغ
۴۱۲	رِیَاضُ الدِّیْن	دین کا خوبصورت باغ
۴۱۳	رِیَاضُ الْحَق	حق کا خوبصورت باغ

نمبر	نام	معنی
۴۱۴	رِیَاض الله	اللہ کا خوبصورت باغ
۴۱۵	رَیْحَان	ایک خوشبودار پودا
۴۱۶	رَیَّان	تروتازہ، ہرا بھرا، جنت کا ایک دروازہ جس سے روزہ دار داخل ہوں گے
ز		
۵۱۷	زَاخِر	خوش وخرم، سخی، شریف
۴۱۸	زَارِع	صحابی کا نام، کھیتی کرنے والا
۴۱۹	زَاهِد	حضور ﷺ کا نام، متقی، پرہیز گار، دنیا سے بے رغبت
۴۲۰	زَاهِر	صحابی کا نام، روشن، تابناک، خوش نما
۴۲۱	زَائِر	زیارت کرنے والا
۴۲۲	زُبَیْب	صحابی کا نام
۴۲۳	زُبَیْد	صحابی کا نام
۴۲۴	زُبَیْر	صحابی کا نام
۴۲۵	زَرَّار	تیز فہم والا، انتہائی زیرک
۴۲۶	زُرْعَه	صحابی کا نام
۴۲۷	زُرَیْب	صحابی کا نام

۴۲۸	زَرِیْر	عقلمند، انتہائی ذہین
۴۲۹	زَعْلان	چاق وچوبند
۴۳۰	زَعِیْم	پیشوا، سردار، رئیس
۴۳۱	زُفَر	صحابی کا نام، بہادر، بڑا سردار
۴۳۲	زَکَرِیَّا	ایک نبی کا نام، اللہ کا ذکر
۴۳۳	زَکِی	حضور کا نام، پاک، صاف
۴۳۴	زَمِیْع	بہادر، ارادہ کا پکا، صائب الرائے
۴۳۵	زَهْرُالاسْلَام	اسلام کا پھول
۴۳۶	زَهْرُالدِّیْن	دین کا پھول
۴۳۷	زَهَّاد	بڑا زاہد، خدارسیدہ بزرگ
۴۳۸	زُهَیْر	صحابی کا نام، پھول
۴۳۹	زِیَاد	صحابی کا نام
۴۴۰	زَیْد	صحابی کا نام
۴۴۱	زَیْنُ الدِّیْن	دین کی زینت
۴۴۲	زَیْنُ الاسْلَام	اسلام کی زینت
۴۴۳	زَیْنُ السَّاجِدِیْن	سجدہ کرنے والوں کی زینت/رونق
۴۴۴	زَیْنُ الْعَابِدِیْن	عبادت گزاروں کی زینت/رونق

۴۴۵	زَیْنُ العَارِفِیْن	عارفین کی زینت/رونق
	س	
۴۴۶	سَابِط	صحابی کا نام
۴۴۷	سَابِق	صحابی کا نام، سبقت لے جانے والا
۴۴۸	ساجد	حضور ﷺ کا نام، سجدہ کرنے والا
۴۴۹	سَارِیَه	صحابی کا نام
۴۵۰	سَاعِد	صحابی کا نام، مددگار
۴۵۱	سَافِر	روشن
۴۵۲	سَاقِی	پلانے والا
۴۵۳	سَالِف	صحابی کا نام
۴۵۴	سَالِک	اللہ کو پانے کی کوشش میں لگا ہوا بندہ
۴۵۶	سَالِم	صحابی کا نام، محفوظ، پورا
۴۵۷	سَائِب	صحابی کا نام
۴۵۸	سَتِیْر	پاک دامن، حیادار
۴۵۹	سَجَّاد	بہت سجدہ کرنے والا
۱۶۰	سَجِیْح	نرم مزاج، نرم طبیعت
۴۶۱	سُحَیْم	صحابی کا نام

نمبر	نام	معنی
۴۶۲	سِرَاج	صحابی کا نام، چراغ
۴۶۳	سِرَاجُ الدِّیْن	دین کا چراغ
۴۶۴	سِرَاجُ الْحق	حق کا چراغ
۴۶۵	سَوَّار	صحابی کا نام
۴۶۶	سُرَاقَه	صحابی کا نام
۴۶۷	سَرْمَد	ابدی، نہ ختم ہونے والا
۴۶۸	سَرِیْع	صحابی کا نام، تیز رفتار
۴۶۹	سَرِیّ	شریف آدمی، سخی
۴۷۰	سَعَادَت	نیک بختی
۴۷۱	سَعَادَتُ اللّٰه	اللہ کی طرف سے عطا شدہ سعادت
۴۷۲	سَعْد	صحابی کا نام، برکت
۴۷۳	سَعْدُ اللّٰه	حضور ﷺ کا نام، اللہ کی طرف سے حاصل برکت
۴۷۴	سَعْدُ الدِّیْن	دین کی برکت
۴۷۵	سَعْدِی	صحابی کا نام، برکت والا
۴۷۶	سَعُود	نیک بختی

۴۷۷	سَعِیْد	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، نیک بخت، مبارک
۴۷۸	سُعَیْد	صحابی کا نام
۴۷۹	سَعِیْر	صحابی کا نام
۴۸۰	سُفْیَان	صحابی کا نام
۴۸۱	سَلِیْم	تندرست، نیک
۴۸۲	سَلَام	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، سلامتی
۴۸۳	سَلَامَہ	صحابی کا نام، سلامتی
۴۸۴	سَلُمَان	صحابی کا نام
۴۸۵	سَلِیْط	صحابی کا نام
۴۸۶	سُلَیْک	صحابی کا نام
۴۸۷	سَلِیْل	صحابی کا نام
۴۸۸	سَلِیْم	صحابی کا نام، سلامتی والا، محفوظ
۴۸۹	سُلَیْم	صحابی کا نام، سلامتی والا، محفوظ
۴۹۰	سُلَیْمَان	ایک نبی کا نام، سلامتی والا، محفوظ
۴۹۱	سَمَاح	نرمی، فراخ دلی
۴۹۲	سَمِیْد	فیاض، شریف

۴۹۳	سَمُرَہ	صحابی کا نام
۴۹۴	سَمْعان	صحابی کا نام
۴۹۵	سَمِیُر	صحابی کا نام
۴۹۶	سَمِیُع	حضور ﷺ کا نام، سننے والا
۴۹۷	سِنَان	صحابی کا نام
۴۹۸	سَنِیُن	ساتھی
۴۹۹	سُنَیُن	صحابی کا نام، ساتھی
۵۰۰	سَهْل	صحابی کا نام، نرم، ہموار
۵۰۱	سُهَیْل	صحابی کا نام، نرم، ہموار
۵۰۲	سُوَیْد	صحابی کا نام
۵۰۳	سَیَّار	صحابی کا نام
۵۰۴	سَیُحَان	صحابی کا نام
۵۰۵	سِیُدَان	صحابی کا نام
۵۰۶	سِیْرِیْن	صحابی کا نام
۵۰۷	سَیُف	صحابی کا نام
۵۰۸	سَیُفُ الدِّیُن	دین کی تلوار
۵۰۹	سَیُفُ اللّٰه	حضور ﷺ کا نام، اللہ کی تلوار

۵۱۰	سَیفُ الُحق	حق کی تلوار
	ش	
۵۱۱	شَائِح	غیور محتاط و چوکنا
۵۱۲	شَائِق	مشتاق، دلچسپ
۵۱۳	شَارِق	چمکنے والا
۵۱۴	شَافِع	سفارش کرنے والا
۵۱۵	شَاکِر	حضور ﷺ کا نام، شکر گزار
۵۱۶	شَاهِد	حضور ﷺ کا نام، حاضر، گواہ
۵۱۷	شَبِیُب	صحابی کا نام
۵۱۸	شُجَاع	صحابی کا نام، بہادر، دلیر
۵۱۹	شُجَاعُ الدِّیُن	دین کا بہادر
۵۲۰	شُجَاعُ الُحق	حق کا بہادر، اللہ کا بہادر بندہ
۵۲۱	شَجِیُع	دلیر، بہادر
۵۲۲	شَدِیُد	طاقتور، بہادر
۵۲۳	شُرَحبِیُل	صحابی کا نام
۵۲۴	شَرَفُ الدِّیُن	دین کی برتری
۵۲۵	شُرَیُح	صحابی کا نام

۵۲۶	شَرِیْف	معزز آدمی
۵۲۷	شَرِیْق	صحابی کا نام، روشن
۵۲۸	شَرِیْک	ساتھی
۵۲۹	شُرَیْک	صحابی کا نام
۵۳۰	شُعَیْب	ایک نبی کا نام
۵۳۱	شِفَاءُ الله	اللہ کی شفاء
۵۳۲	شَفِیْق	دوست، مہربان
۵۳۳	شُقْرَان	صحابی کا نام
۵۳۴	شَکَّار	انتہائی شکر گزار، بہت قدردان
۵۳۵	شُکْرَان	شکر گزاری، ممنونیت
۵۳۶	شَکُوْر	حضور ﷺ کا نام، قدردان
۵۳۷	شَکِیْل	خوب صورت
۵۳۸	شَلُوْل	پھرتیلا اور کام میں مستعد
۵۳۹	شِمْر	سنجیدہ، محنتی، سخی
۵۴۰	شَمْسُ الزَّمَان	زمانے کا سورج
۵۴۱	شَمْسُ الدِّیْن	دین کا سورج
۵۴۲	شَمْسُ الْحَق	حق کا سورج

۵۴۳	شَمِیْر	بڑا محنتی، جفاکش
۵۴۴	شَوْکَت	دبدبہ
۵۴۵	شَوْکَتُ الِاسْلام	اسلام کی شان وشوکت
۵۴۶	شِهَابُ الدِّیْن	دین کا ستارہ
۵۴۷	شَهُم	خوددار و باوقار، شریف، دلیر
۵۴۸	شَهِیْد	حضور ﷺ کا نام، گواہ، اللہ کے نام پر مرنے والا
۵۴۹	شَهِیْر	نیک نام، مشہور، نامور
۵۵۰	شَیْبَان	صحابی کا نام
۵۵۱	شِیْث	ایک نبی کا نام
۵۵۲	شَیْحَان	غیرت مند، ہوشیار
۵۵۳	شَیْظَم	شیر، ہنس مکھ
۵۵۴	شَیِّر	حسین وجمیل

ص

۵۵۵	صَابِح	واضح، ظاہر
۵۵۶	صَابِر	حضور ﷺ کا نام، صبر کرنے والا
۵۵۷	صَادِق	سچا، راست باز
۵۵۸	صَالِح	ایک نبی کا نام، نیک

۵۵۹	صَامِت	صحابی کا نام، خاموش
۵۶۰	صَامِد	ثابت قدم، کسی کام میں ڈٹنے والا
۵۶۱	صَائِب	درست
۵۶۲	صَائِم	روزہ رکھنے والا
۵۶۳	صَبَاحُ الدِّیْن	دین کی رونق
۵۶۴	صَبَّار	انتہائی ہمت اور صبر والا، جفاکش
۵۶۵	صَبُحَان	خوبصورت
۵۶۶	صِبُغَت	رنگ
۵۶۷	صِبُغَةُ اللّٰه	اللہ کے دین کا رنگ
۵۶۸	صَبُوُر	انتہائی صبر والا، بردبار
۵۶۹	صَبِیُب	عمدہ شہد
۵۷۰	صَبِیُح	حسین، خوب صورت، صحابی کا نام
۵۷۱	صَدَاقَتُ اللّٰه	اللہ کی سچائی
۵۷۲	صَدِّیُق	نہایت سچا دوست
۵۷۳	صَدِیُق	دوست
۵۷۴	صَعْب	صحابی کا نام
۵۷۵	صَغِیُر	چھوٹا، متواضع

۵۷۶	صَفَّاح	بہت معاف کرنے والا
۵۷۷	صَفْوَان	صحابی کا نام
۵۷۸	صَفُوْح	کریم، روادار، عفوودرگذر سے کام لینے والا
۵۷۹	صَفِیّ	منتخب، پاک، سچا دوست
۵۸۰	صَفِیُ اللّٰہ	اللہ کا دوست، اللہ کا منتخب
۵۸۱	صَلَاحُ الدِّیْن	دین کی صلاح
۵۸۲	صَلُوْح	نیک، صالح
۵۸۳	صَلِیْح	ایماندار، نیک، صالح
۵۸۴	صَمُوْت	کم گو، بہت خاموش رہنے والا
۵۸۵	صَمَیَان	بہادر
۵۸۶	صِنْدِیْد	شریف و بہادر آدمی
۵۸۷	صُوْفِی	پاکیزہ نفس آدمی، عبادت گزار
۵۸۸	صُهَیْب	صحابی کا نام
۵۸۹	صَیُوْب	بہت درست بات کرنے والا
۵۹۰	صَیِّر	خوب رو، خوب صورت

ض

۵۹۱	ضَاحِک	ہنسنے والا، ہنس مکھ

۵۹۲	ضَحَّاک	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، ہنس مکھ، خوش مزاج
۵۹۳	ضَحُوک	ہنسنے والا، ہنس مکھ
۵۹۴	ضَرِیح	صحابی کا نام
۵۹۵	ضَلِیع	طاقتور، مضبوط
۵۹۶	ضِمَام	صحابی کا نام، ملانے اور جوڑنے کا ذریعہ
۵۹۷	ضِیَاءُ اللّٰہ	اللہ کی روشنی
۵۹۸	ضِیَاءُ الدِّین	دین کی روشنی
۵۹۹	ضِیَاءُ الحَق	حق کی روشنی
۶۰۰	ضَیَان	مضبوط

ط

۶۰۱	طَارِق	صحابی کا نام، روشن ستارہ، رات کو آنے والا
۶۰۲	طَالِب	خواہشمند، طالب علم
۶۰۳	طَارِف	عمدہ، نیا
۶۰۴	طَاهِر	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، پاک، صاف
۶۰۵	طَرُوب	بے حد خوش
۶۰۶	طَرِیر	بارونق، خوش منظر

نمبر	نام	معنی
۲۰۷	طَرِیف	عمدہ، نادر، نیا اور پسندیدہ
۲۰۸	طُفَیل	صحابی کا نام، وسیلہ
۲۰۹	طَلْحہ	صحابی کا نام
۲۱۰	طُلَیب	صحابی کا نام، طلب گار
۲۱۲	طَہْمَان	صحابی کا نام
۸۱۳	طَھُور	پاک، پاک کرنے والا
۲۱۴	طَیَّاب	بہت اچھا، بہت پاکیزہ
۲۱۵	طَیِّب	حضور ﷺ کا نام، پاکیزہ، حسین، خوشگوار
	ظ	
۲۱۶	ظَافِر	کامیاب، فتحمند
۲۱۷	ظَاهِر	واضح
۲۱۸	ظَرِیف	ہوشیار، خوب رو، زیرک
۲۱۹	ظَفَر	صحابی کا نام، کامیابی
۲۲۰	ظَفَرُ اللّٰه	اللہ کی جانب سے عطا کردہ کامیابی
۲۲۱	ظَفَرُ الحَق	حق کی کامیابی
۲۲۲	ظَفِر	کامیاب
۲۲۳	ظَفُور	حضور ﷺ کا نام، بڑا کامیاب

۲۲۴	ظَفِیْر	فتح یاب، ہر معاملہ میں کامیاب
۲۲۵	ظَفِیْرُ الدِّیْن	دین میں کامیاب
۲۲۶	ظَلِیْل	سایہ دار
۲۲۷	ظُہُوْر	ظاہر ہونا
۲۲۸	ظَہِیْر	معین، مددگار، پشت پناہ
۲۲۹	ظُہَیْر	صحابی کا نام، معین، مددگار

ع

۲۳۰	عَابِد	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، عبادت گزار
۲۳۱	عَاتِک	شریف
۲۳۲	عَادِل	حضور ﷺ کا نام، انصاف کرنے والا، انصاف پسند
۲۳۳	عَارِض	صحابی کا نام
۲۳۴	عَارِف	جاننے والا
۲۳۵	عَارِفُ اللّٰہ	اللہ کا جاننے والا بندہ
۲۳۶	عَازِب	صحابی کا نام
۲۳۷	عَاشِقُ اِلٰہِی	اللہ کا عاشق
۲۳۸	عَاصِم	صحابی کا نام، بچانے والا

۲۳۹	عَاطِر	خوشبو کا عادی، مہک دار
۲۴۰	عَاطِف	مہربان
۲۴۱	عَاقِل	عقلمند، سمجھدار، صحابی کا نام
۲۴۲	عَاکِف	مشغول، متوجہ، کسی کام میں لگا ہوا
۲۴۳	عَالِم	حضور ﷺ کا نام، علم والا
۲۴۴	عَامِر	صحابی کا نام، آباد، پر رونق
۲۴۵	عَامِل	حضور ﷺ کا نام، عمل کرنے والا
۲۴۶	عَائِذ	پناہ لینے والا
۲۴۷	عَائِذُ الله	صحابی کا نام، اللہ کی پناہ وحفاظت میں آنے والا
۲۴۸	عَائِش	صحابی کا نام، خوش حال
۲۴۹	عَائِض	بدلہ دینے والا
۲۵۰	عَبَّاد	صحابی کا نام، نہایت عبادت گزار
۲۵۱	عُبَادَہ	صحابی کا نام
۲۵۲	عَبَّاس	صحابی کا نام، شیر
۲۵۳	عَبْدُ اللّٰه	اللہ کا بندہ
۲۵۴	عبد الرَّحِیْم	بیحد مہربان ذات کا بندہ
۲۵۵	عبدالرَّحْمٰن	نہایت رحم والے کا بندہ

۲۵۶	عبدالمَلِک	شہنشاہ کا بندہ
۲۵۷	عبد القُدُّوس	نہایت پاک ذات کا بندہ
۲۵۸	عبدالسَّلام	نقصان سے محفوظ ذات کا بندہ
۲۵۹	عبد المُؤمِن	امن دینے والے کا بندہ
۲۶۰	عبدالمُهَيمِن	بڑی نگہبان ذات کا بندہ
۲۶۱	عبد العَزِیز	نہایت قوی ذات کا بندہ
۲۶۲	عبد الجَبَّار	بگڑی بنانے والے کا بندہ
۲۶۳	عبد المُتَکَبِّر	بڑی عظمت والے کا بندہ
۲۶۴	عبد الخَالِق	پیدا کرنے والے کا بندہ
۲۶۵	عبد البَارِی	ہر چیز کے موجد کا بندہ
۲۶۶	عبدالمُصَوِّر	صورتیں بنانے والے کا بندہ
۲۶۷	عبد الغَفَّار	بے انتہا بخشنے والے کا بندہ
۲۶۸	عبد القَهَّار	سب پر غالب ذات کا بندہ
۲۶۹	عبد الوَهَّاب	بہت دینے والے کا بندہ
۲۷۰	عبد الرَّزَّاق	روزی دینے والے کا بندہ
۲۷۱	عبد الفَتَّاح	خوب کھولنے والنے والے کا بندہ
۲۷۲	عبد العَلِيم	خوب جاننے والے کا بندہ

۲۷۳	عبد القَابِض	روکنے والے کا بندہ
۲۷۴	عبد البَاسِط	کھولنے والے کا بندہ
۲۷۵	عبد الخَافِض	پست کرنے والے کا بندہ
۲۷۶	عبد الرَّافِع	بلند کرنے والے کا بندہ
۲۷۷	عبد المُعِزّ	عزت بخشنے والے کا بندہ
۲۷۸	عبد المُذِلّ	ذلت دینے والے کا بندہ
۲۷۹	عبد السَّمِيْع	خوب سننے والے کا بندہ
۲۸۰	عبد البَصِيْر	خوب دیکھنے والے کا بندہ
۲۸۱	عبد الحَكَم	حکم جاری کرنے والے کا بندہ
۲۸۲	عبد العَدْل	انصاف کرنے والے کا بندہ
۲۸۳	عبد اللَّطِيْف	نرم برتاؤ کرنے والے کا بندہ
۲۸۴	عبد الخَبِيْر	بڑی باخبر ذات کا بندہ
۲۸۵	عبد الحَلِيْم	نہایت بردبارات کا بندہ
۲۸۶	عبد العَظِيْم	بزرگ و برتر ذات کا بندہ
۲۸۷	عبد الغَفُوْر	بہت مغفرت کرنے والے کا بندہ
۲۸۸	عبد الشَّكُوْر	بڑے قدر شناس کا بندہ
۲۸۹	عبد العَلِی	بڑا بلند مرتبہ والے کا بندہ

۶۹۰	عبد الکَبِیر	سب سے بڑی ذات کا بندہ
۶۹۱	عبد الحَفِیظ	خوب حفاظت کرنے والے کا بندہ
۶۹۲	عبد المُقِیت	روزی دینے والے کا بندہ
۶۹۳	عبد الحَسِیب	حساب لینے والے کا بندہ
۶۹۴	عبد الجَلِیل	بڑی بزرگ ذات کا بندہ
۶۹۵	عبد الکَرِیم	نہایت سخی ذات کا بندہ
۶۹۶	عبد الرَّقِیب	بڑے نگہبان کا بندہ
۶۹۷	عبد المُجِیب	بہت قبول کرنے والے کا بندہ
۶۹۸	عبد الوَاسِع	بڑی وسعت والے کا بندہ
۶۹۹	عبد الحَکِیم	بڑی حکمت والے کا بندہ
۷۰۰	عبد الوَدُود	بڑا محبت کرنے والے کا بندہ
۷۰۱	عبدالمَجِید	بڑی شان والے کا بندہ
۷۰۲	عبدالبَاعِث	مردوں کو اٹھانے والے کا بندہ
۷۰۳	عبدالشَّھِید	موجود و حاضر ذات کا بندہ
۷۰۴	عبد الحَق	برحق خدا کا بندہ
۷۰۵	عبدالوَکِیل	بڑے کارساز کا بندہ
۷۰۶	عبدالقَوِی	بڑے زور والے کا بندہ

۷۰۷	عبد المَتِین	بڑی قوی ذات کا بندہ
۷۰۸	عبد الوَلِی	بڑے دوست کا بندہ
۷۰۹	عبد الحَمِید	مستحقِ حمد ذات کا بندہ
۷۱۰	عبد المُحصِی	شمار کرنے والے کا بندہ
۷۱۱	عبد المُبدِی	پہلی بار پیدا کرنے والے کا بندہ
۷۱۲	عبد المُعِید	دوبارہ پیدا کرنے والے کا بندہ
۷۱۳	عبد المُحیِی	زندہ کرنے والے کا بندہ
۷۱۴	عبد المُمِیت	موت دینے والے کا بندہ
۷۱۵	عبد الحَی	ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ
۷۱۶	عبدالقَیُّوم	کائنات کے سنبھالنے والے کا بندہ
۷۱۷	عبد الوَاجِد	بڑے توانگر کا بندہ
۷۱۸	عبد المَاجِد	بڑی عظمت والے کا بندہ
۷۱۹	عبد الوَاحِد	یکتا ذات کا بندہ
۷۲۰	عبدالاَحَد	یگانہ ذات کا بندہ
۷۲۱	عبد الصَّمَد	بے نیاز ذات کا بندہ
۷۲۲	عبد القَادِر	قدرت والے کا بندہ
۷۲۳	عبد المُقتَدِر	بڑے صاحب اقتدار کا بندہ

۷۲۴	عبد المُقَدِّم	آگے کرنے والے کا بندہ
۷۲۵	عبد المُؤَخِّر	پیچھے کرنے والے کا بندہ
۷۲۶	عبدالاَوَّل	سب سے پہلے کا بندہ
۷۲۷	عبد الآخِر	سب سے پچھلے کا بندہ
۷۲۸	عبدالظَّاهِر	قدرت کے لحاظ سے ظاہر کا بندہ
۷۲۹	عبد البَاطِن	ذات کے لحاظ سے پوشیدہ ذات کا بندہ
۷۳۰	عبدالوَالِی	بڑے کارساز کا بندہ
۷۳۱	عبد المُتَعَالِی	بہت بلند کا بندہ
۷۳۲	عبدالبَرّ	بڑا سلوک کرنے والے کا بندہ
۷۳۴	عبد التَّوَّاب	توبہ قبول کرنے والے کا بندہ
۷۳۵	عبدالمُنتَقِم	بدلہ لینے والے کا بندہ
۷۳۶	عبد العَفُو	بڑا درگزر کرنے والے کا بندہ
۷۳۷	عبدالرَؤُف	نہایت ہی شفقت کرنے والے کا بندہ
۷۳۸	عبدمَالِکُ الْمُلْک	خداوند جہاں کا بندہ
۷۳۹	عبدذُی الْجَلاَل	عظمت و بزرگی والے کا بندہ
۷۴۰	عبد المُقْسِط	انصاف کرنے والے کا بندہ

۷۴۱	عبدالجَامِع	اکھٹا کرنے والے کا بندہ
۷۴۲	عبدالغَنِی	بڑے بے نیاز کا بندہ
۷۴۳	عبدالمُغنِی	بے نیاز کرنے والے کا بندہ
۷۴۴	عبد المَانِع	بلاؤں کو دور کرنے والے کا بندہ
۷۴۵	عبدالضَّار	ضرر کے مالک کا بندہ
۷۴۶	عبدالنَّافِع	نفع رساں کا بندہ
۷۴۷	عبدالنُّور	روشن کرنے والے کا بندہ
۷۴۸	عبدالهَادِی	راہ دکھانے والے کا بندہ
۷۴۹	عبدالبَدِیع	انوکھا پیدا کرنے والے کا بندہ
۷۵۰	عبدالبَاقِی	ہمیشہ باقی رہنے والے کا بندہ
۷۵۱	عبدالوَارِث	ہر چیز کے وارث کا بندہ
۷۵۲	عبدالرَّشِید	راہنما کا بندہ
۷۵۳	عبدالصَّبُور	تحمل والے کا بندہ
۷۵۴	عبدالخَلاَّق	پیدا کرنے والے کا بندہ
۷۵۵	عبدالمُحِیط	قابو یافتہ کا بندہ
۷۵۶	عبدالقدیر	قدرت والے کا بندہ
۷۵۷	عبدالمَولٰی	کارساز کا بندہ

۷۵۸	عبدالنَّصِیر	مدد کرنے والے کا بندہ
۷۵۹	عبدالقَرِیب	قریب کا بندہ
۷۶۰	عبدالمُبِین	کھولکر بیان کرنے والے کا بندہ
۷۶۱	عبدالشَّدِید	سخت کا بندہ
۷۶۲	عبدالقَاھِر	غلبہ والے کا بندہ
۷۶۳	عبدالکَافِی	حاجت روا کا بندہ
۷۶۴	عبدالشَّاکِر	قدردان کا بندہ
۷۶۵	عبدالمُستَعَان	مدد مانگی جانے والی ذات کا بندہ
۷۶۶	عبدالفَاطِر	بغیر نظیر کے پیدا کرنے والے کا بندہ
۷۶۷	عبدالغَافِر	معاف کرنے والے کا بندہ
۷۶۸	عبدالغَالِب	غلبہ والے کا بندہ
۷۶۹	عبدالعالِم	علم رکھنے والے کا بندہ
۷۷۰	عبدالرَّفِیع	بلند کرنے والے کا بندہ
۷۷۱	عبدالحافِظ	حفاظت کرنے والے کا بندہ
۷۷۲	عبدالقَائِم	باقی رہنے والے کا بندہ
۷۷۳	عبدالمَلِیک	بڑے بادشاہ کا بندہ
۷۷۴	عبدالاَکرَم	بڑے کریم کا بندہ

۷۷۵	عبدالاعلیٰ	سب سے برتر ذات کا بندہ
۷۷۶	عبدالحَفِی	بڑے مہربان کا بندہ پوری طرح باخبر ذات کا بندہ
۷۷۷	عبدالرَّب	پالنہار کا بندہ
۷۷۸	عبد الِالٰہ	معبود کا بندی
۷۷۹	عَبْقَرِی	باکمال، بے مثال، حیرت انگیز
۷۸۰	عَبِیْث	ایک قسم کا پھول
۷۸۱	عُبَیْد اللہ	صحابی کا نام، اللہ کا چھوٹا بندہ
۷۸۲	عُبَیْد	صحابی کا نام، چھوٹا بندہ
۷۸۳	عَبِیْر	خوشبو
۷۸۴	عَتَّاب	صحابی کا نام
۷۸۵	عَتَّار	بہادر
۷۸۶	عُتْبَان	صحابی کا نام
۷۸۷	عَتِیْق	شریف، قابل تکریم
۷۸۸	عَتِیْقُ الرَّحْمٰن	اللہ کا آزاد کردہ بندہ
۷۸۹	عَتِیْک	صحابی کا نام
۷۹۰	عُثْمَان	صحابی کا نام

۷۹۱	عُجَیْر	صحابی کا نام
۷۹۲	عُجَیْل	صحابی کا نام
۷۹۳	عَدَّاس	صحابی کا نام
۷۹۴	عَدِی	صحابی کا نام
۷۹۵	عِرْبَاض	صحابی کا نام
۷۹۶	عِرُفَان	معرفت
۷۹۷	عِرُفَانُ اللّٰہ	اللہ کی معرفت
۷۹۸	عَرُوُف	بڑا صابر، مستقل مزاج
۷۹۹	عُرُوَہ	شیر، عمدہ مال، ذریعہ اتحاد، صحابی کا نام
۸۰۰	عَرِیُف	واقف کار، باخبر، قوم کا سردار
۸۰۱	عَرِیُب	صحابی کا نام
۸۰۲	عَزَّام	ارادہ کا پکا، ٹھان لینے والا، شیر
۸۰۳	عِزُّ الدِّیُن	دین کی عزت
۸۰۴	عِزُّ الاِسُلام	اسلام کی عزت
۸۰۵	عُزَیُر	ایک نبی کا نام، مددگار، مساعد
۸۰۶	عَزِیُز	حضور ﷺ کا نام، عزت والا، شریف، معزز
۸۰۷	عَزِیُم	مستقل مزاج

۸۰۸	عَشِیق	معشوق،محبوب
۸۰۹	عِصَام	صحابی کا نام،حفاظت
۸۱۰	عِصْمَت	صحابی کا نام،حفاظت،معصومیت
۸۱۱	عُصَیْم	صحابی کا نام،محفوظ
۸۱۲	عَطَاءُ اللّٰه	صحابی کا نام، اللہ کی دَین وبخشش
۸۱۳	عَطَاءُ الرَّحْمٰن	رحمان کا عطیہ وبخشش
۸۱۴	عَطَّاف	خوش اخلاق،بڑا مہربان
۸۱۵	عَطُوْف	انتہائی مشفق ومہربان
۸۱۶	عَظْمَتُ اللّٰه	اللہ کی عظمت
۸۱۷	عَظِیْم	حضور ﷺ کا نام،عظمت والا
۸۱۸	عَفَّان	صحابی کا نام
۸۱۹	عَفِیْف	صحابی کا نام، پرہیز گار، پارسا
۸۲۰	عُفَیْف	صحابی کا نام، پرہیز گار، پارسا
۸۲۱	عُقْبَه	صحابی کا نام
۸۲۲	عَقُوْل	بڑا سمجھدار،دانشمند
۸۲۳	عَقِیْق	سرخ ہیرا
۸۲۴	عَقِیْل	صحابی کا نام،سمجھ دار،دانا

۸۲۵	عِکْرَاش	صحابی کا نام
۸۲۶	عِکْرِمَه	صحابی کا نام
۸۲۷	عَلَاءُ الدین	دین کی بلندی
۸۲۸	عَلْقَمَه	صحابی کا نام
۸۲۹	عَلِی	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، بلند مرتبہ
۸۳۰	عِمَاد الدین	دین کا ستون
۸۳۱	عَمَّار	صحابی کا نام، آباد کرنے والا
۸۳۲	عُمَارَہ	صحابی کا نام
۸۳۳	عَمَّال	بہت مصروف
۸۳۴	عُمَر	صحابی کا نام
۸۳۵	عَمْرو	صحابی کا نام
۸۳۶	عِمْرَان	صحابی کا نام
۸۳۷	عَمُوْل	کام کا دھنی، بہت کمائی کرنے والا
۸۳۸	عُمَیْر	صحابی کا نام
۸۳۹	عِنَایَتُ اللّٰه	اللہ کی عنایت
۸۴۰	عَوَاْم	صحابی کا نام
۸۴۱	عَوْف	صحابی کا نام

۸۴۲	عَوْن	صحابی کا نام، مدد ونصرت
۸۴۳	عَوْنُ اللّٰه	اللہ کی مدد
۸۴۴	عُوَیْف	صحابی کا نام
۸۴۵	عُوَیْم	صحابی کا نام
۸۴۶	عُوَیْمِر	صحابی کا نام
۸۴۷	عِیَاذ	صحابی کا نام، پناہ، حفاظت
۸۴۸	عِیَاض	صحابی کا نام
۸۴۹	عِیْسٰی	ایک نبی کا نام، اللہ نجات دہندہ ہیں
۸۵۰	عُیَیْنَه	صحابی کا نام
۸۵۱	عَیَّاذ	صحابی کا نام، بہت پناہ لینے والا
غ		
۸۵۲	غَالِب	صحابی کا نام، غالب، زوروالا
۸۵۳	غَازِی	اللہ کی راہ میں لڑنے والا
۸۵۴	غَزَال	صحابی کا نام
۸۵۵	غَسَّان	صحابی کا نام
۸۵۶	غُضَیْف	صحابی کا نام
۸۵۷	غُطَیْف	صحابی کا نام

۸۵۸	غُفْرَان	بخشش
۸۵۹	غُفْرَانُ اللّٰه	اللہ کی بخشش
۸۶۰	غَنَّام	صحابی کا نام
۸۶۱	غُنَيْم	صحابی کا نام
۸۶۲	غَنِی	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، مالدار، مستغنی، اکتفا کرنے والا
۸۶۳	غَيْلَان	صحابی کا نام
۸۶۴	غَيُّوْر	بہت غیرت مند

ف

۸۶۵	فَاتِح	حضور ﷺ کا نام، ظفریاب، فتحمند
۸۶۶	فَاتِک	صحابی کا نام
۸۶۷	فَاکِه	صحابی کا نام، خوش طبع، ہنس مکھ
۸۶۸	فَارِق	حضور ﷺ کا نام، حق و باطل میں فرق کرنے والا
۸۶۹	فَارُوْق	حضور ﷺ کا نام، حق و باطل میں فرق کرنے والا
۸۷۰	فَارِه	ماہر، ہوشیار، پھرتیلا
۸۷۱	فَاضِل	بلند اخلاق، صاحب فضل و کمال

۸۷۲	فَائِز	کامیاب
۸۷۳	فَائِق	ممتاز، بلند، برتر
۸۷۴	فَتْحُ الدِّیْن	دین کی فتح
۸۷۵	فَتْحُ الِاسْلَام	اسلام کی فتح
۸۷۶	فَتُوح	موسم بہار کی پہلی بارش
۸۷۷	فَجْرُ الاِسْلَام	اسلام کی صبح، اسلام کی روشنی
۸۷۸	فُجَیْع	صحابی کا نام
۸۷۹	فَخْرُ الدِّیْن	دین کا افتخار
۸۸۰	فَخْرُ الِاسْلَام	اسلام کا افتخار
۸۸۱	فُدَیْک	صحابی کا نام
۸۸۲	فُرَات	صحابی کا نام، بہت میٹھا
۸۸۳	فِرَاس	صحابی کا نام
۸۸۴	فُرْقَان	حق و باطل میں فرق کرنے والا
۸۸۵	فَرْوَہ	صحابی کا نام
۸۸۶	فَرِیْد	تنہا، بے نظیر
۸۸۷	فَصِیْح	حضور ﷺ کا نام، خوش بیان، خوش گفتار
۸۸۸	فُضَالَہ	صحابی کا نام

۸۸۹	فَضْل	صحابی کا نام، مہربانی، عنایت
۸۹۰	فَضْلُ البَارِی	پیدا کرنے والے (اللہ) کا فضل
۸۹۱	فَضْلُ الرَّحْمٰن	رحمان کا فضل
۸۹۲	فَضْلُ اللّٰہ	حضور ﷺ کا نام، اللہ کا فضل
۸۹۳	فُضَیْل	صحابی کا نام، فضیلت والا
۸۹۴	فَقِیْہ	اصول شریعت و احکام شریعت کا ماہر عالم، دینی سمجھ رکھنے والا
۸۹۵	فَلَاح	صحابی کا نام، کامیابی
۸۹۶	فَنِیْق	خوشنما، عمدہ
۸۹۷	فَہِیْم	دانا، عاقل، سمجھدار
۸۹۸	فَیَّاض	بہت سخی، دریا دل
۸۹۹	فَیْصَل	حاکم
۹۰۰	فَیْضُ الِاسْلَام	اسلام کا فیض
۹۰۱	فَیْضُ الدِّیْن	دین کا فیض

ق

۹۰۲	قَابُوْس	خوبصورت، خوب رُو
۹۰۳	قَارِب	صحابی کا نام

۹۰۴	قَارِی	قرأت کرنے والا، عبادت گزار
۹۰۵	قَاسِم	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، بانٹنے والا
۹۰۶	قَاصِد	ارادہ کرنے والا
۹۰۷	قَانِت	حضور ﷺ کا نام، فرماں بردار، اطاعت گزار
۹۰۸	قَانِع	صابر وشاکر، قناعت پسند
۹۰۹	قَتَادَہ	صحابی کا نام
۹۱۰	قُدَامَہ	صحابی کا نام، آگے بڑھنے والا
۹۱۱	قَدْرَتُ اللّٰہ	اللہ کی قدرت
۹۱۲	قَرّاء	عبادت گزار، عابد
۹۱۳	قُرّاء	خوش الحان قاری
۹۱۴	قَسَام	حسن وجمال
۹۱۵	قَسُوْر	شیر، مضبوط وجوان لڑکا
۹۱۶	قُطْبُ الدِّیْن	دین کا قطب، برگزیدہ بندہ
۹۱۷	قَمَر	حضور ﷺ کا نام، چاند
۹۱۸	قَمَرُ الدِّیْن	دین کا چاند
۹۱۹	قَمَرُ الاِسْلَام	اسلام کا چاند
۹۲۰	قَنُوْع	صابر وشاکر، قناعت پسند

۹۲۱	قَنِیع	صابروشاکر،قناعت پسند
۹۲۲	قَوَّام	ذمہ دار،خوش قامت
۹۲۳	قَوِیم	معتدل،خوش قامت
۹۲۴	قَیْس	صحابی کا نام
۹۲۵	قَیْسَان	صحابی کا نام

ک

۹۲۶	کَاشِد	صلہ رحمی کرنے والا
۹۲۷	کَاشِف	ظاہر کرنیوالا
۹۲۸	کَاظِم	غصہ پینے والا
۹۲۹	کَامِل	مکمل، پورا، باکمال
۹۳۰	کَبِیر	بڑا،عظیم
۹۳۱	کَثِیْر	صحابی کا نام
۹۳۲	کُرَیْب	صحابی کا نام
۹۳۳	کَرِیم	حضور ﷺ کا نام،صحابی کا نام،سخی، کرم کرنے والا
۹۳۴	کَعْب	صحابی کا نام،شان وعظمت
۹۳۵	کِفَایَتُ اللّٰہ	اللہ کی کفایت

۹۳۶	كَفِيْل	ذمہ دار، مماثل، کفالت کنندہ
۹۳۷	كَلِيْم	بات کرنیوالا
۹۳۸	كَلِيْمُ الله	اللہ سے بات کرنے والا
۹۳۹	كَلِيْمُ الرَّحْمٰن	رحمان سے بات کرنے والا
۹۴۰	كَمَالُ الدِّيْن	دین کا کمال
۹۴۱	كَمِيْش	بہادر
۹۴۲	كُمَيْل	صحابی کا نام، مکمل
۹۴۳	كَوْثَر	جنت کی ایک نہر کا نام، خیر کثیر
۹۴۴	كَيْسَان	صحابی کا نام
۹۴۵	كَيِّس	زیرک، ذہین وفہیم، عقلمند

ل

۹۴۶	لَامِع	چمکدار، روشن
۹۴۷	لَبِيْب	زیرک، دانا، دانشمند
۹۴۸	لَبِيْد	صحابی کا نام
۹۴۹	لِسَانُ الْحَق	حق کی زبان، حق کا ترجمان
۹۵۰	لِسَانُ الدِّيْن	دین کی زبان، دین کا ترجمان
۹۵۱	لُطْفُ الله	اللہ کی عنایت ومہربانی

۹۵۲	لَطِیف	باریک بین
۹۵۳	لُقْمَان	ایک نبی کا نام
۹۵۴	لَقِیْط	صحابی کا نام
۹۵۵	لُقَیم	صحابی کا نام
۹۵۶	لَمَّاع	بہت چمکدار، روشن
۹۵۷	لَمْدَان	عاجزی وانکساری کرنے والا
۹۵۸	لَمْعَان	چمک، آب وتاب
۹۵۹	لَمُوْع	روشن، چمکدار
۹۶۰	لَمِیْس	صحابی کا نام
۹۶۱	لُوْط	ایک نبی کا نام، پوشیدہ، مخفی
۹۶۲	لَئِیق	لائق، قابل
۹۶۳	لُهَیْب	صحابی کا نام
۹۶۴	لَیْث	صحابی کا نام، شیر

م

۹۶۵	مَاجِد	حضور ﷺ کا نام، بزرگی والا، شریف، باعزت وباعظمت
۹۶۶	مَاذ	خوش مزاج، ملنسار، خوش گفتار

۹۶۷	مَاعِز	صحابی کا نام، اپنے کام میں پختہ اور مستعد
۹۶۸	مَالِک	صحابی کا نام، حاکم، بادشاہ، صاحب اختیار
۹۶۹	مَامُوْن	حضور ﷺ کا نام، محفوظ، معتمد علیہ
۹۷۰	مُؤَجَّد	مضبوط، طاقتور
۹۷۱	مُؤَدِّب	اخلاق سکھانے والا، مربی
۹۷۲	مَأْمَن	امن کی جگہ
۹۷۳	مُبَارَک	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، نیک بخت، بابرکت
۹۷۴	مِبْهَاج	تروتازہ، خوش کن
۹۷۵	مُبْتَهِج	خوش، مسرور، فرحاں وشاداں
۹۷۶	مُبْتَهِل	اللہ سے گڑگڑا کر دعا کرنے والا
۹۷۷	مُبَشِّر	حضور ﷺ کا نام، خوشخبری سنانے والا
۹۷۸	مُبَلِّغ	حضور ﷺ کا نام، اللہ کے دین کی طرف بلانے والا
۹۷۹	مُبِیْن	ظاہر، روشن، فصیح
۹۸۰	مُتَأَثِّر	اثر پذیر، احساس مند
۹۸۱	مُتَّزِن	سنجیدہ مزاج
۹۸۲	مُتَطَهِّر	نہایت پاکیزہ

۹۸۳	مُتَّقِی	حضور ﷺ کا نام، پرہیز گار
۹۸۴	مُتْقِن	حاذق وماہر آدمی
۹۸۵	مُتَنَاعِم	خوشحال، دولتمند
۹۸۶	مُتَنَعِّم	آسودہ حال، خوش عیش
۹۸۷	مُتَوَرِّع	پرہیز گار محتاط
۹۸۸	مَتِین	مضبوط
۹۸۹	مَثَاب	جائے پناہ
۹۹۰	مَثِیل	باکمال، افضل، عمدہ
۹۹۱	مُجَاهِد	خدا کی راہ میں لڑنے والا
۹۹۲	مَجْدُالدِّیْن	دین کی شان، دین کی بلندی وبزرگی
۹۹۳	مُجَدِّد	دین کی تجدید کرنے والا، مسلمانوں میں در آئے ہوئے بدعات کی اصلاح کرنے والا مصلح
۹۹۴	مُجِیْب	حضور ﷺ کا نام، جواب دینے والا
۹۹۵	مَجِید	شریف، باعظمت
۹۹۶	مُجِیر	محافظ، مددگار، نجات دہندہ
۹۹۷	مُحِبُّ الله	اللہ سے محبت کرنے والا

دین سے محبت کرنے والا	مُحِبُّ الدِّیْن	۹۹۸
دوست، پیارا	مَحْبُوب	۹۹۹
باوقار، باحیاء	مُحْتَشِم	۱۰۰۰
مددگار، بھلائی کرنے والا	مُحْسِن	۱۰۰۱
پاک دامن، صحابی کا نام	مُحْصِن	۱۰۰۲
نصیبہ ور، خوش قسمت	مَحْظُوظ	۱۰۰۳
صحیح وسالم	مَحْفُوظ	۱۰۰۴
حضور ﷺ کا نام، بہت تعریف کیا جانے والا	مُحَمَّد	۱۰۰۵
حضور ﷺ کا نام، قابل تعریف، پسندیدہ	مَحْمُود	۱۰۰۶
منکسر، متواضع	مُخْبِت	۱۰۰۷
خوبصورت جسم کا آدمی، تجربہ کار، سخی	مِخْرَاق	۱۰۰۸
وفادار، صاف دل، سچا، نیک نیت	مُخْلِص	۱۰۰۹
صاحب تدبیر، دانا، دانشمند	مُدَبِّر	۱۰۱۰
حضور ﷺ کا نام، کملی والا	مُدَّثِّر	۱۰۱۱
ستائش، تعریف	مَدِیْح	۱۰۱۲
حضور ﷺ کا نام، یاددلانے والا	مُذَکِّر	۱۰۱۳
حضور ﷺ کا نام، کملی والا	مُزَّمِّل	۱۰۱۴

۱۰۱۵	مُدْرِک	صحابی کا نام، پانے والا
۱۰۱۶	مُرْتَاح	خوش وخرم
۱۰۱۷	مَرْثَد	شریف النفس آدمی، شیر
۱۰۱۸	مِرْجَاح	بردبار، باوقار
۱۰۱۹	مِرْجَام	مضبوط وطاقتور
۱۰۲۰	مِرْدَاس	صحابی کا نام
۱۰۲۱	مَرْضِی	پسندیدہ، محبوب
۱۰۲۲	مَرْغُوْب	پسندیدہ
۱۰۲۳	مَرْغُوْبُ الرَّحْمٰن	رحمان کا پسندیدہ
۱۰۲۴	مَرْوَان	صحابی کا نام
۱۰۲۵	مُرَوَّع	خداداد بصیرت کا حامل، باریک بیں
۱۰۲۶	مُزَوَّق	حسین، خوبصورت
۱۰۲۷	مَزِیْر	بہت برتر، بڑا صاحب کمال جس کی کوئی ہمسری نہ کر سکے،
۱۰۲۸	مُزَیَّن	آراستہ، حسین وجمیل
۱۰۲۹	مُسَاعِد	مددگار
۱۰۳۰	مُسْتَنْصِر	اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے والا

۱۰۳۱	مَسْؤُول	ذمہ دار، جواب دہ
۱۰۳۲	مُسَبِّح	تسبیح کرنے والا
۱۰۳۳	مُسْتَجِیْر	اللہ کی پناہ لینے والا، مدد چاہنے والا
۱۰۳۴	مُسْتَغْفِر	االلہ تعالی سے مغفرت طلب کرنے والا
۱۰۳۵	مُسْتَغِیْث	مدد کے لئے اللہ کو پکارنے والا
۱۰۳۶	مُسْتَقِیْم	سیدھا، راست رو
۱۰۳۷	مُسْتَنِیْر	روشن، روشن ضمیر
۱۰۳۸	مَسْتُور	پاک دامن، پوشیدہ
۱۰۳۹	مُسْتَوْرِد	صحابی کا نام
۱۰۴۰	مَسْرُوْر	خوش وخرم
۱۰۴۱	مِسْطَع	فصیح اللسان
۱۰۴۲	مَسْعُوْد	صحابی کا نام، نیک، سعادت مند
۱۰۴۳	مُسَغَّم	ناز ونعمت سے پرورده
۱۰۴۴	مُسْلِم	صحابی کا نام، اللہ کا فرمانبردار
۱۰۴۵	مِسْمَاح	بہت سخی، دریا دل، انتہائی روادار
۱۰۴۶	مِسْوَر	صحابی کا نام، تکیہ
۱۰۴۷	مُسَیِّب	صحابی کا نام، آزادی دینے والا

۱۰۴۸	مَسِیحُ اللّٰه	وہ جسکو اللہ نے عافیت دی، اللہ کا خوصورت وسچا بندہ
۱۰۴۹	مُشْتَاق	آرزومند
۱۰۵۰	مُشَرَّف	شرف یافتہ
۱۰۵۱	مُشْفِق	مہربان
۱۰۵۲	مَشْکُوْر	ممنون
۱۰۵۳	مُشَمِّر	محنتی، مستعد
۱۰۵۴	مَشْهُوْد	لائق ذکر
۱۰۵۵	مُشِیْر	حضور ﷺ کا نام، رائے و مشورہ دینے والا
۱۰۵۶	مِصْبَاح	حضور ﷺ کا نام، چراغ
۱۰۵۷	مِصْبَاحُ الدِّیْن	دین کا چراغ
۱۰۵۸	مِصْحَاب	بڑا مطیع وفرماں بردار
۱۰۵۹	مُصَاحِب	ساتھی، ہمراہ
۱۰۶۰	مُصَدِّق	تصدیق کرنے والا
۱۰۶۱	مُصْعَب	صحابی کا نام
۱۰۶۲	مُصْلِح	حضور ﷺ کا نام، اصلاح کرنے والا
۱۰۶۳	مُصَلِّل	شریف، سردار

نمبر	نام	معنی
۱۰۶۴	مِضْیَاف	انتہائی مہمان نواز، بڑا میزبان
۱۰۶۵	مُطَاع	مخدوم، جس کی فرماں برداری کی جائے
۱۰۶۶	مُطَاوِع	فرماں بردار
۱۰۶۷	مِطْوَاع	بہت فرماں بردار
۱۰۶۸	مُطَهَّر	حضور ﷺ کا نام، پاک کرنے والا
۱۰۶۹	مُطَيَّب	خوشبودار
۱۰۷۰	مُطِيع	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، اطاعت گزار، فرمانبردار
۱۰۷۱	مِظْفَار	ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے والا، بڑا کامیاب
۱۰۷۲	مُظَفَّر	حضور ﷺ کا نام، بڑا کامیاب، فتح مند، ہر کام میں کامیابی حاصل کرنے والا
۱۰۷۳	مَظْهَر	ظاہر کرنے کی جگہ
۱۰۷۴	مَعَاذ	صحابی کا نام، پناہ گاہ، پناہ
۱۰۷۵	مُعَاوِيَه	صحابی کا نام
۱۰۷۶	مُعْتَصِم	مدد مانگنے والا
۱۰۷۷	مِعْرَاج	زینہ، سیڑھی، بلندی
۱۰۷۸	مِعْرَاجُ الدِّيْن	دین کا زینہ

نمبر	نام	معنی
۱۰۷۹	مَعْصُوْم	بے گناہ
۱۰۸۰	مِعْطَار	بہت خوشبو استعمال کرنے والا
۱۰۸۱	مُعَطَّر	خوشبو سے مہکا ہوا
۱۰۸۲	مَعْمَر	صحابی کا نام، آباد و شاداب مکان
۱۰۸۳	مِعْوَان	بڑا مددگار
۱۰۸۴	مُعَوَّذ	صحابی کا نام، پناہ یافتہ، محفوظ
۱۰۸۵	مُعَیْقِیْب	صحابی کا نام
۱۰۸۶	مُعِیْن	مدد کرنے والا
۱۰۸۷	مُعِیْنُ الاسلام	اسلام کا مددگار
۱۰۸۸	مُعِیْنُ الدِّیْن	دین کی مدد کرنے والا
۱۰۸۹	مَغْبُوْط	خوش قسمت، قابل رشک
۱۹۰	مَغْفُوْر	بخشا ہوا، جس کی مغفرت ہوگئی
۱۰۹۱	مُغِیْرَہ	صحابی کا نام
۱۰۹۲	مِفْرَاح	بہت خوش
۱۰۹۳	مُفْرِح	خوش کن
۱۰۹۴	مِفْصَال	بہت فیصلہ کرنے کا عادی
۱۰۹۵	مَفِیْد	نفع بخش، مالدار

۱۰۹۶	مُفِیق	بیدار، باہوش
۱۰۹۷	مَقْبُول	محبوب
۱۰۹۸	مِقْدَام	صحابی کا نام، بہادر، دلیر
۱۰۹۹	مُقَرَّب	برگزیدہ، تقرب یافتہ
۱۱۰۰	مُقَسَّم	حسین، موزوں
۱۱۰۱	مَقْصُود	مطلوب
۱۱۰۲	مِکْرَام	بہت مہمان نواز، بہت فیاض
۱۱۰۳	مُکَرَّم	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، بزرگ، باعزت
۱۱۰۴	مَکِیْث	سنجیدہ، بردبار، سوچ سمجھ کر کام کرنے والا
۱۱۰۵	مَکِیْن	رتبہ والا، صاحب حیثیت
۱۱۰۶	مُلَاطِف	خوش مزاج، مشفق
۱۱۰۷	مَلْبُوب	صاحب عقل وخرد
۱۱۰۸	مَلِک	بادشاہ
۱۱۰۹	مُلْهَم	الہام شدہ، جس پر الہام ہو، معانی کی آمد ہو
۱۱۱۰	مَلِیح	حسین، دل کش وخوب رو
۱۱۱۱	مَلِیْک	بادشاہ
۱۱۱۲	مُمْتَاز	نمایاں، بے مثال، عمدہ

۱۱۱۳	مَمْنُوْن	احسان مند
۱۱۱۴	مِنَّتُ اللّٰہ	اللہ کا احسان
۱۱۱۵	مُنْذِر	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، ڈرانے والا
۱۱۱۶	مُنْشِد	خوش الحان، نظم خواں
۱۱۱۷	مِنْشَط	مستعد و فعال، بہت سرگرم
۱۱۱۸	مَنْصُوْر	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، مدد کیا ہوا
۱۱۱۹	مَنْظُوْر	پسندیدہ
۱۱۲۰	مِنعَام	فیاض، کرم گستر
۱۱۲۱	مُنَعَّم	خوشحال، مالدار
۱۱۲۲	مُنْعِم	صاحب فضل وکرم، سخی، انعام دہندہ
۱۱۲۳	مُنْعَم	انعام یافتہ
۱۱۲۴	مُنَوَّر	روشن، چمکیلا
۱۱۲۵	مِنْهَاجُ الدِّیْن	دین کا راستہ
۱۱۲۶	مِنْهَال	انتہائی سخی وفیاض
۱۱۲۷	مُنِیْب	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، اللہ کی طرف رجوع ہونے والا، اللہ سے لو لگانے والا
۱۱۲۸	مُنِیْر	حضور ﷺ کا نام، روشن کرنے والا

۱۱۲۹	مَنِیع	محفوظ، طاقتور
۱۱۳۰	مُهَاجِر	صحابی کا نام، اللہ کے لئے وطن چھوڑنے والا
۱۱۳۱	مُهْطِع	عاجزی و تابعداری کی نگاہ سے دیکھنے والا
۱۱۳۲	مُهْتَدِی	ہدایت یافتہ
۱۱۳۳	مُهْتَصِر	شیر
۱۱۳۴	مَهْدِی	حضور ﷺ کا نام، صحابی کا نام، ہدایت یافتہ
۱۱۳۵	مُهْدِی	ہدیہ دینے والا
۱۱۳۶	مُهَذَّب	پاکیزہ اخلاق، شائستہ
۱۱۳۷	مِهْرَان	صحابی کا نام
۱۱۳۸	مُهَلِّل	تکبیر کہنے والا، ذاکر
۱۱۳۹	مُهَنَّأ	قابل مبارکباد
۱۱۴۰	مُهَنِّئ	مبارکباد پیش کرنے والا
۱۱۴۱	مَوْثُوق	قابل اعتماد، معتبر
۱۱۴۲	مُوَجِّه	مرشد، ذہن ساز، رہنما
۱۱۴۳	مُوَجَّه	صاحب رتبہ، تربیت یافتہ
۱۱۴۴	مُوَحِّد	مومن، توحید کا علمبردار
۱۱۴۵	مَوْدُوْد	دوست، محبوب

۱۱۴۶	مَوْدُوْع	وقار ومتانت
۱۱۴۷	مُوْسِر	مالدار، خوش حال
۱۱۴۸	مُوْسٰی	ایک نبی کا نام، نجات دلانے والا، بچانے والا
۱۱۴۹	مُوَفَّق	توفیق یافتہ، خوش قسمت، کامیاب
۱۱۵۰	مُوَقَّف	جہاں دیدہ، تجربہ کار آدمی،
۱۱۵۱	مُوْقِن	یقین کنندہ
۱۱۵۲	مُؤَمَّل	امیدوار
۱۱۵۳	مُوْمِن	ایمان والا، تصدیق کنندہ، صحابی کا نام
۱۱۵۴	مُوْنِس	وحشت دور کرنے والا، دل بہلانے والا
۱۱۵۵	مُیَسِّر	سہولت فراہم کرنے والا
۱۱۵۶	مَیْسُوْن	خوب رو، خوش قامت
۱۱۵۷	مِیْقَان	ہر بات کا یقین کرنے والا بھولا اور سیدھا آدمی
۱۱۵۸	مُیَمَّن	بابرکت، خوش بخت، کامیاب
۱۱۵۹	مَیْمُوْن	صحابی کا نام، بابرکت، خوش بخت، کامیاب
۱۱۶۰	مَیِّل	دولت مند

ن

۱۱۶۱	نَابِغ	باکمال، ماہر

۱۱۶۲	نَابِہ	شریف،معزز
۱۱۶۳	نَاجِل	شریف النسل انسان
۱۱۶۴	نَازِہ	بلند کردار، پاک داماں
۱۱۶۵	نَاسِک	زاہد،عبادات گزار
۱۱۶۶	نَاصِر	مددگار
۱۱۶۷	نَاصِح	حضور ﷺ کا نام،نصیحت کرنے والا
۱۱۶۸	نَاضِر	بارونق،خوشنما
۱۱۶۹	نَاطِق	بات کرنے والا
۱۱۷۰	نَاظِر	دیکھنے والا
۱۱۷۱	نَاظِم	پرونے والا،منتظم
۱۱۷۲	نَاعِم	صحابی کا نام،تروتازہ،خوشگوار
۱۱۷۳	نَاهِض	مستعد،بیدار مغز
۱۱۷۴	نَاهِی	حضور ﷺ کا نام، برائیوں سے روکنے والا
۱۱۷۵	نَبْهَان	صحابی کا نام، بیدار مغز
۱۱۷۶	نَبِیغ	بڑی شان والا
۱۱۷۷	نَبِیل	معزز،شریف
۱۱۷۸	نَبِیه	شریف،معزز،نیک نام،مشہور

۱۱۷۹	نُبَیْہ	صحابی کا نام، شریف، معزز، نیک نام
۱۱۸۰	نَجْمُ الدِّیْن	دین کا ستارہ
۱۱۸۱	نَجْمُ الِاسْلاَم	اسلام کا ستارہ
۱۱۸۲	نَجْمُ الْحَق	حق کا ستارہ
۱۱۸۳	نَجِیْب	شریف، ذکی، ہونہار، اعلیٰ نسب، ممتاز
۱۱۸۴	نَجِی	رازدار
۱۱۸۵	نَجِیُّ اللّٰہ	اللہ کا رازدار
۱۱۸۶	نِحْرِیْر	زبردست ماہر عالم
۱۱۸۷	نَدِیْم	مصاحب، ہم نشین
۱۱۸۸	نَشَاط	بشاشت، مستعدی
۱۱۸۹	نَصَّاح	بڑا ہمدرد، بڑا ناصح
۱۱۹۰	نَصْرُ اللّٰہ	اللہ کی مدد
۱۱۹۱	نَصْرُ الْحَق	حق کی مدد
۱۱۹۲	نَصِیْح	نصیحت کرنے والا
۱۱۹۳	نَصِیْر	صحابی کا نام، مدد کرنے والا
۱۱۹۴	نَضْر	سونا
۱۱۹۵	نَضِیْر	حسین وجمیل

۱۱۹۶	نَطِیْس	باریک بیں
۱۱۹۷	نِظَام	سلیقہ،طریقہ،نظم وضبط
۱۱۹۸	نِظَامُ الدِّیْن	دین کا طریقہ و نظم
۱۱۹۹	نَظِیْف	صاف ستھرا
۱۲۰۰	نُعْمَان	صحابی کا نام
۱۲۰۱	نِعْمَتُ اللّٰہ	حضور ﷺ کا نام،اللہ کی نعمت
۱۲۰۲	نَعِیْت	شریف
۱۲۰۳	نَعِیْم	بہشت،مال
۱۲۰۴	نُعَیْم	صحابی کا نام،خوش حالی،آسودگی
۱۲۰۵	نُعَیْمَان	صحابی کا نام
۱۲۰۶	نُفَیْر	صحابی کا نام
۱۲۰۷	نَفِیْس	پسندیدہ،لطیف،بیش قیمت،عمدہ
۱۲۰۸	نُفَیْع	صحابی کا نام،نفع بخش
۱۲۰۹	نَقَّاب	بڑا محقق
۱۲۱۰	نَقِی	خالص،پاک
۱۲۱۱	نَقِیْب	خبر کرنے والا،سردار
۱۲۱۲	نُوْح	ایک نبی کا نام،پرسکون،مطمئن

۱۲۱۳	نُوْرُ اللّٰہ	اللہ کا نور
۱۲۱۴	نُوْرُ الدِّیْن	دین کی روشنی
۱۲۱۵	نُوْرُ الْحق	حق کی روشنی
۱۲۱۶	نَوْفَل	صحابی کا نام، فیاض، سخی، خوبصورت جوان
۱۲۱۷	نُوْمَان	صحابی کا نام
۱۲۱۸	نَھَّاض	ترقی پسند، بہت متحرک و مستعد
۱۲۱۹	نِھی	عقلمند
۱۲۲۰	نَیَّر	روشن ستارہ
۱۲۲۱	نَیِّق	حد سے زیادہ نفاست پسند

و

۱۲۲۲	وَاثِق	بھروسہ کرنے والا، مضبوط
۱۲۲۳	وَائِل	صحابی کا نام، (اللہ کی) پناہ لینے والا
۱۲۲۴	وَاجِد	مالدار آدمی
۱۲۲۵	وَاسِع	صحابی کا نام، کشادہ
۱۲۲۶	وَاصِف	تعریف کرنے والا
۱۲۲۷	وَاعِظ	نصیحت کرنے والا
۱۲۲۸	وَاعِی	ہوشمند، باشعور

۱۲۲۹	وَافِد	صحابی کا نام، قاصد
۱۲۳۰	وَاقِد	صحابی کا نام، روشن، چمکدار
۱۲۳۱	وَاقِف	آگاہ، باخبر
۱۲۳۲	وَامِق	چاہنے والا
۱۲۳۳	وَثِیق	قابل اعتماد، پر اعتماد
۱۲۳۴	وَجِیح	پناہ گاہ
۱۲۳۵	وَجِیہ	حضور ﷺ کا نام، بااثر، صاحب قدر و منزلت
۱۲۳۶	وَجِیہُ الدِّیْن	دین میں عزت و بزرگی والا
۱۲۳۷	وَحِید	منفرد، بے مثال، بے نظیر
۱۲۳۸	وَدُوْد	بہت محبت رکھنے والا، محبّ خاص
۱۲۳۹	وَدِیْد	محبّ، تعلق و محبت والا
۱۲۴۰	وَدِیْع	خاموش طبع، سنجیدہ، بردبار
۱۲۴۱	وَرَع	پرہیزگاری، پارسائی
۱۲۴۲	وَرِع	پارسا، متقی
۱۲۴۳	وَرْقَہ	صحابی کا نام
۱۲۴۴	وَزِیْن	سنجیدہ، ذی رائے، جلی تلی رائے والا
۱۲۴۵	وَسَاع	کام میں تیز اور پھرتیلا

۱۲۴۶	وَسِیُم	خوب صورت
۱۲۴۷	وَصَّاف	بڑا اوصاف دان، تجربہ کار طبیب، بہت خوبیاں بیان کرنے والا
۱۲۴۸	وَصِی	وصیت کرنے والا
۱۲۴۹	وَصِیُ الْحَق	حق کی وصیت کرنے والا
۱۲۵۰	وَضَّاح	بہت حسین، مسکرانے والا روشن رو
۱۲۵۱	وَعِی	صحیح سمجھنے اور یاد رکھنے والا، ذکی آدمی
۱۲۵۲	وَقَار	سنجیدگی، بردباری، عظمت
۱۲۵۳	وَقَّاص	صحابی کا نام
۱۲۵۴	وَقَّاف	سوچ سمجھ کر اطمینان کے ساتھ کام کرنے والا، غیر جلد باز
۱۲۵۵	وَقَّاء	بہت محتاط
۱۲۵۶	وَقُوُر	باوقار، بڑا حلیم، انتہائی سنجیدہ،
۱۲۵۷	وَقِیُع	اونچا، بلند
۱۲۵۸	وَکِیُع	صحابی کا نام، مضبوط
۱۲۵۹	وَلِی	حضور ﷺ کا نام، دوست
۱۲۶۰	وَلِیُ اللّٰه	اللہ کا دوست

۱۲۶۱	وَهَّاج	انتہائی تیز، روشن، چمکدار
۱۲۶۲	وَهِيج	خوشبو کی مہک
	ھ	
۱۲۶۳	هَادِی	راستہ دکھانے والا
۱۲۶۴	هَادِئ	سنجیدہ آدمی، مطمئن
۱۲۶۵	هَارُوْن	ایک نبی کا نام
۱۲۶۶	هَانِی	صحابی کا نام، خادم
۱۲۶۷	هِدَايَتُ الله	اللہ کی ہدایت
۱۲۶۸	هَدِیّ	قابل احترام آدمی
۱۲۶۹	هِرَقْل	شاہ روم کا نام
۱۲۷۰	هُرَيْم	صحابی کا نام
۱۲۷۱	هَزَّال	صحابی کا نام
۱۲۷۲	هُزَيْل	تابعی کا نام
۱۲۷۳	هِشَام	صحابی کا نام
۱۲۷۴	هَشْهَاش	خوش اخلاق، سخی
۱۲۷۵	هَصُوْر	شیر
۱۲۷۶	هِلاَل	صحابی کا نام، ابتدائی چاند، پہلی بارش

۱۲۷۷	هُمَام	صحابی کا نام، بلند ہمت، بہادر، سردار
۱۲۷۸	هَمْدَان	صحابی کا نام
۱۲۷۹	هُود	ایک نبی کا نام، رفیق، دوست
ی		
۱۲۸۰	يَاسِر	صحابی کا نام، آسانی والا
۱۲۸۱	يَامِن	بابرکت، خوش بخت
۱۲۸۲	يَامِيْن	صحابی کا نام
۱۲۸۳	يَحْييٰ	ایک نبی کا نام، انتہائی شفیق، انتہائی مہربان
۱۲۸۴	يَسِيْر	صحابی کا نام، آسان، آسودہ
۱۲۸۵	يَعْقُوب	ایک نبی کا نام
۱۲۸۶	يَعِيْش	صحابی کا نام
۱۲۸۷	يَقْظَان	بیدار مغز
۱۲۸۸	يَلْمَعِي	ذہین، ذکی، تیز فہم، صاحب فراست
۱۲۸۹	يَمَان	صحابی کا نام، بابرکت
۱۲۹۰	يُوسُف	ایک نبی کا نام، اللہ اضافہ فرمائیں گے
۱۲۹۱	يُوشَع	ایک نبی کا نام، اللہ نجات دینے والے ہیں
۱۲۹۲	يُونُس	ایک نبی کا نام

بچیوں کے اسلامی نام

بچیوں کے نام

شمار	اسماء	معانی
	الف	
۱	أَمَةُ اللّٰه	اللہ کی بندی
۲	أمةالرَّحِيم	بیحد مہربان ذات کی بندی
۳	أمة القُدُّوس	نہایت پاک ذات کی بندی
۴	أمة المُؤمِن	امن دینے والے کی بندی
۵	أمة العَزِيز	نہایت قوی ذات کی بندی
۶	أمةا لمُتَكَبِّر	بڑی عظمت والے کی بندی
۷	أمة البَارِی	ہر چیز کا موجد کی بندی
۸	أمة الغَفَّار	بے انتہا بخشنے والے کی بندی
۹	أمة الوَهَّاب	بہت دینے والے کی بندی
۱۰	أمة الفَتَّاح	خوب کھولنے والے کی بندی
۱۱	أمة القَابِض	روکنے والے کی بندی

۱۲	أمة الخَافِض	پست کرنے والے کی بندی
۱۳	أمة المُعِزّ	عزت بخشنے والے کی بندی
۱۴	أمة السَّمِيُع	خوب سننے والے کی بندی
۱۵	أمةا لحَكم	حکم جاری کرنے والے کی بندی
۱۶	أمةاللَّطِيُف	نرم برتاؤ کرنے والے کی بندی
۱۷	أمة الحَلِيُم	نہایت بردبار کی بندی
۱۸	أمة الغَفُوُر	بہت مغفرت کرنے والے کی بندی
۱۹	أمة العَلِي	بڑا بلند مرتبہ والے کی بندی
۲۰	أمة الحَفِيُظ	خوب حفاظت کرنے والے کی بندی
۲۱	أمة الحَسِيُب	حساب لینے والے کی بندی
۲۲	أمةالكَرِيُم	نہایت سخی کی بندی
۲۳	أمةالمُجِيُب	بہت قبول کرنے والے کی بندی
۲۴	أمة الحَكِيُم	بڑی حکمت والے کی بندی
۲۵	أمةالمَجِيُد	بڑی شان والے کی بندی
۲۶	أمة الشَّهِيُد	موجود و حاضر ذات کی بندی
۲۷	أمة الوَكِيُل	بڑی کارساز ذات کی بندی
۲۸	أمة المَتِيُن	بڑے قوی کی بندی

۲۹	أمة الحَمِيْد	مستحقِ حمد ذات کی بندی
۳۰	أمة المُبْدِی	پہلی بار پیدا کرنے والے کی بندی
۳۱	أمة المُحْيِي	زندہ کرنے والے کی بندی
۳۲	أمة الحَي	ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات کی بندی
۳۳	أمة الوَاجِد	بڑی توانگر ذات کی بندی
۳۴	أمة الوَاحِد	یکتا ذات کی بندی
۳۵	أمة الصَّمَد	بے نیاز ذات کی بندی
۳۶	أمة المُقْتَدِر	بڑی صاحب اقتدار ذات کی بندی
۳۷	أمة المُؤَخِّر	پیچھے ہٹانے والے کی بندی
۳۸	أمة الآخِر	سب سے پچھلے کی بندی
۳۹	أمة البَاطِن	ذات کے لحاظ سے پوشیدہ ذات کی بندی
۴۰	أمة المُتَعَالِي	بہت بلند ذات کی بندی
۴۱	أمة التَّوَّاب	توبہ قبول کرنے والے کی بندی
۴۲	أمة العَفُو	بڑا درگزر کرنے والے کی بندی
۴۳	أمة مَالِكُ المُلْك	خداوند جہاں کی بندی
۴۴	أمة المُقْسِط	انصاف کرنے والے کی بندی
۴۵	أمة الغَنِي	بڑے بے نیاز کی بندی

۴۶	أمة المَانِع	بلاؤں کو دور کرنے والے کی بندی
۴۷	أمة النَّافِع	نفع رساں کی بندی
۴۸	أمة الهَادِي	راہ دکھانے والے کی بندی
۴۹	أمة البَاقِي	ہمیشہ باقی رہنے والے کی بندی
۵۰	أمة الرَّشِيُد	راہنما کی بندی
۵۱	أمة الخَلاَّق	پیدا کرنے والے کی بندی
۵۲	أمة القدير	قدرت والے کی بندی
۵۳	أمة النَّصِيُر	مدد کرنے والے کی بندی
۵۴	أمةا لمُبِيُن	کھولکر بیان کرنے والے،اور ظاہر کرنے والے کی بندی
۵۵	أمة القَاهِر	غلبہ والے کی بندی
۵۶	أمة الشَّاكِر	قدر دان کی بندی
۵۷	أمة الفَاطِر	بغیر نظیر کے پیدا کرنے والے کی بندی
۵۸	أمة الغَالِب	غلبہ والے کی بندی
۵۹	أمة الرَّفِيُع	بلند،بلند کرنے والے کی بندی
۶۰	أمة القَائِم	باقی رہنے والے کی بندی
۶۱	أمة الاَكُرَم	بڑے کریم کی بندی

۶۲	أمة الحَفِی	بڑے مہربان کی بندی ،پوری طرح باخبر کی بندی
۶۳	أمة الإلٰه	معبود کی بندی
۶۴	أمةالرَّحمٰن	نہایت رحم والے کی بندی
۶۵	أمةالمَلِک	بادشاہ کی بندی
۶۶	أمةالسَّلام	نقصان سے محفوظ ذات کی بندی
۶۷	أَمَةُ الْمُهَيمِن	بڑے نگہبان کی بندی
۶۸	أمةالجَبَّار	بگڑی بنانے والے کی بندی
۶۹	أمةالخَالِق	پیدا کرنے والے کی بندی
۷۰	أمةالمُصَوِّر	صورتیں بنانے والے کی بندی
۷۱	أمةالقَهَّار	سب پر غالب ذات کی بندی
۷۲	أمةالرَّزَّاق	روزی دینے والے کی بندی
۷۳	أمةالعَلِيم	خوب جاننے والے کی بندی
۷۴	أمةالبَاسِط	کھولنے والے کی بندی
۷۵	أمةالرَّافِع	بلند کرنے والے کی بندی
۷۶	أمةالمُذِلّ	ذلت دینے والے کی بندی
۷۷	أمةالبَصِير	خوب دیکھنے والے کی بندی

۷۸	أمۃالعَدُل	انصاف کرنے والے کی بندی
۷۹	أمۃالخَبِیر	بڑی باخبر ذات کی بندی
۸۰	أمۃ العَظِیم	بزرگ و برتر کی بندی
۸۱	أمۃ الشَّکُوْر	بڑے قدر شناس کی بندی
۸۲	أمۃ الکَبِیُر	سب سے بڑی ذات کی بندی
۸۳	أمۃ المُقِیت	روزی دینے والے کی بندی
۸۴	أمۃ الجَلِیُل	بڑے بزرگ کی بندی
۸۵	أمۃ الرَّقِیب	بڑے نگہبان کی بندی
۸۶	أمۃ الوَاسِع	بڑی وسعت والے کی بندی
۸۷	أمۃ الوَدُوْد	بڑے محبت کرنے والے کی بندی
۸۸	أمۃ البَاعِث	مردوں کو اٹھانے والے کی بندی
۸۹	أمۃ الحق	برحق خدا کی بندی
۹۰	أمۃ القَوِی	بڑے زور والے کی بندی
۹۱	أمۃ الوَلِی	بڑے دوست کی بندی
۹۲	أمۃ المُحْصِی	شمار کرنے والے کی بندی
۹۳	أمۃ المُعِید	دوبارہ پیدا کرنے والے کی بندی
۹۴	أمۃ المُمِیت	موت دینے والے کی بندی

۹۵	أمة القَيُّوم	کائنات کے سنبھالنے والے کی بندی
۹۶	أمة المَاجِد	بڑی عظمت والے کی بندی
۹۷	أمة الاَحَد	یگانہ ذات کی بندی
۹۸	أمة القَادِر	قدرت والے کی بندی
۹۹	أمة المُقَدِّم	آگے کرنے والے کی بندی
۱۰۰	أمة الاَوَّل	سب سے پہلی ذات کی بندی
۱۰۱	أمة الظَّاهِر	قدرت کے لحاظ سے ظاہر کی بندی
۱۰۲	أمة الوَالِي	بڑے کارساز کی بندی
۱۰۳	أمة البَرّ	بڑا اسلوک کرنے والے کی بندی
۱۰۴	أمة المُنتَقِم	بدلہ لینے والے کی بندی
۱۰۵	أمة الرَؤُف	نہایت ہی شفقت کرنے والے کی بندی
۱۰۶	أمة ذِی الجَلاَل	عظمت والے کی بندی
۱۰۷	أمة الجَامِع	اکھٹا کرنے والے کی بندی
۱۰۸	أمة المُغنِی	بے نیاز کرنے والے کی بندی
۱۰۹	أمة الضَّار	ضرر کے مالک کی بندی
۱۱۰	أمة النُّور	روشن کرنے والے کی بندی

۱۱۱	أمة البَدِيْع	انوکھا پیدا کرنے والے کی بندی
۱۱۲	أمة الوَارِث	ہر چیز کے وارث کی بندی
۱۱۳	أمة الصَّبُوْر	تحمل والے کی بندی
۱۱۴	أمة المُحِيْط	قابو یافتہ کی بندی
۱۱۵	أمة المَوْلٰى	کارساز کی بندی
۱۱۶	أمة القَرِيْب	قریب کی بندی
۱۱۷	أمة الشَّدِيْد	سخت کی بندی
۱۱۸	أمة الكَافِي	حاجت روا کی بندی
۱۱۹	أمة المُسْتَعَان	مدد مانگی جانے والی ذات کی بندی
۱۲۰	أمة الغَافِر	معاف کرنے والے کی بندی
۱۲۱	أمة العالِم	علم رکھنے والے کی بندی
۱۲۲	أمة الحافِظ	حفاظت کرنے والے کی بندی
۱۲۳	أمة المَلِيْك	بڑے بادشاہ کی بندی
۱۲۴	أمة الاَعلىٰ	غالب کی بندی، سب سے برتر کی بندی
۱۲۵	أمة الرَّب	پالنہار کی بندی

۱۲۶	آسِیَه	فرعون کی بیوی جو مسلمان اور خدا رسیدہ بی بی تھیں
۱۲۷	آمِنَه	صحابیہ کا نام، مطمئن، محفوظ
۱۲۸	آنِسَه	نیک دل، خوش کلام
۱۲۹	اَبْرَارُ النِّسَاء	عورتوں میں بہت نیک
۱۳۰	اَجْمَلُ النِّسَاء	عورتوں میں بہت حسین
۱۳۱	اِحْتِرَامُ النِّسَاء	عورتوں کا احترام
۱۳۲	اِحْتِشَامُ النِّسَاء	عورتوں کی شوکت
۱۳۳	اَدِیْبَه	زبان دان
۱۳۴	اَرْشَدُ النِّسَاء	عورتوں میں زیادہ ہدایت یافتہ
۱۳۵	اَرِیْبَه	ماہرہ، عقلمند
۱۳۶	أَرِیْجَه	خوشبو
۱۳۷	اَسْعَدُ النِّسَاء	عورتوں میں نیک بخت
۱۳۸	اَسْمَاء	صحابیہ کا نام
۱۳۹	آصِفَه	صحابیہ کا نام
۱۴۰	اَشْرَفُ النِّسَاء	عورتوں میں اشرف
۱۴۱	اَطْهَرُ النِّسَاء	عورتوں میں بہت پاک

نمبر	نام	معنی
۱۴۲	اَظُهَرُ النِّسَاء	عورتوں میں بہت روشن
۱۴۳	اَفْلَحُ النِّسَاء	عورتوں میں زیادہ کامیاب
۱۴۴	اُلْفَت	محبت واتفاق، انسیت، دوستی
۱۴۵	اَلُوف	بہت محبت وتعلق رکھنے والی
۱۴۶	اُمَامَه	صحابیہ کا نام
۱۴۷	اُمَيْمَه	صحابیہ کا نام
۱۴۸	اَمِيْنَه	صحابیہ کا نام، امانت دار
۱۴۹	اَنَاة	ناز ونعمت والی عورت
۱۵۰	اَنَاقَه	حسن، نزاکت
۱۵۱	اَنُوْس	نیک دل، خوش کلام
۱۵۲	اَنِيْسَه	صحابیہ کا نام، مانوس
۱۵۳	اِيْشَاع	حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ

ب

نمبر	نام	معنی
۱۵۴	بَادِيَه	صحابیہ کا نام
۱۵۵	بَتُوْل	پاکدامن، دنیا سے بے رغبت
۱۵۶	بَتِيْل	دنیا سے لاتعلق عورت، زاہدہ
۱۵۷	بَثْنَه	حسین عورت

۱۵۸	بُثَیْنَه	صحابیہ کا نام، حسین عورت
۱۵۹	بَجْلَه	شرافت
۱۶۰	بُحَیْنَه	صحابیہ کا نام
۱۶۱	بَدْرُ النِّسَاء	عورتوں کا چاند
۱۶۲	بَرَکَة	صحابیہ کا نام، برکت
۱۶۳	بَرَکَتُ النِّسَاء	عورتوں کی برکت
۱۶۴	بُرْزَه	صحابیہ کا نام
۱۶۵	بَرَّه	صحابیہ کا نام، نیکوکار
۱۶۶	بُرَیْدَه	صحابیہ کا نام
۱۶۷	بَرِیْرَه	صحابیہ کا نام
۱۶۸	بَرِیْعَه	صحابیہ کا نام
۱۶۹	بَسَالَه	بہادری، دلیری
۱۷۰	بُسْرَه	صحابیہ کا نام
۱۷۱	بِشَارَتُ	خوشخبری، حسن، نیک فال
۱۷۲	بِشَارَتُ النِّسَاء	عورتوں کی خوشخبری
۱۷۳	بُشْرٰی	خوش خبری، مسرت بخش خبر
۱۷۴	بَشِیْرَه	صحابیہ کا نام، خوشخبری سنانے والی

۱۷۵	بَصِیُرَہ	ذکاوت وفہم،فراست
۱۷۶	بَصِیُرَتُ النِّساء	عورتوں کی بصیرت وفراست
۱۷۷	بُقَیُرَہ	صحابیہ کا نام
۱۷۸	بِلُقِیُس	ملکہ سبا کا نام،ایک قول کے مطابق حضرت سلیمان سے نکاح ہوا
۱۷۹	بَلِیُلَه	ٹھنڈی ومرطوب ہوا
۱۸۰	بَهُجَة	خوشی،شادمانی،حسن،خوبصورتی
۱۸۱	بَهِیُرَہ	معزز وشریف خاتون
۱۸۲	بُهَیَّه	صحابیہ کا نام،خوبصورت،دل کش،روشن
۱۸۳	بَیُضَاء	باعصمت گوری عورت

ت

۱۸۴	تَاجُ النِّسَاء	عورتوں کا تاج
۱۸۵	تَحُسِیُن	آراستہ کرنا
۱۸۶	تُحُفَه	عمدہ وقیمتی چیز،ہدیہ
۱۸۷	تَحِیَّه	سلام،سلامی
۱۸۸	تُرُفَه	نعمت
۱۸۹	تَسُنِیُم	جنت کے ایک چشمہ کا نام

۱۹۰	تَقَانَه	کمال، ہوشیاری
۱۹۱	تَقِيُّ النِّسَاء	عورتوں میں متقی
۱۹۲	تَمِيْمَه	صحابیہ کا نام
۱۹۳	تَهْنِئَه	مبارکباد
۱۹۴	تُوَيْلَه	صحابیہ کا نام

ث

۱۹۵	ثُبَيْتَه	صحابیہ کا نام
۱۹۶	ثَرَاء	مال ودولت
۱۹۷	ثَرْوَة	مال ودولت
۱۹۸	ثَرْوَى	مالدار خاتون، دولتمند خاتون
۱۹۹	ثَمِيْنَه	قیمتی
۲۰۰	ثُوَيْبَه	صحابیہ کا نام

ج

۲۰۱	جَارِيَه	صحابیہ کا نام، لڑکی
۲۰۲	جَاسِرَه	بہادر ودلیر خاتون
۲۰۳	جَائِزَه	انعام، عطیہ
۲۰۴	جُدَاعَه	صحابیہ کا نام

۲۰۵	جَذْلٰی	خوش وخرم
۲۰۶	جَزِیْلَه	عمدہ رائے والی، سخی
۲۰۷	جَسَارَۃ	دلیری، بہادری
۲۰۸	جَسْرَه	صحابیہ کا نام، ڈیل ڈول کی عورت
۲۰۹	جَسِیْمَه	تناور
۲۱۰	جَعْدَه	صحابیہ کا نام
۲۱۱	جَلاَلَه	عظمت، بلندی
۲۱۲	جَلِیْسَه	ہم نشین
۲۱۳	جَمَالُ النِّسَاء	عورتوں کا حسن
۲۱۴	جُمَانَه	صحابیہ کا نام
۲۱۵	جَمِیْلَه	صحابیہ کا نام، خوبصورت
۲۱۶	جُمَیْمَه	صحابیہ کا نام
۲۱۷	جُمَیْنَه	صحابیہ کا نام
۲۱۸	جُوَیْرِیَه	صحابیہ کا نام

ح

۲۱۹	حَاصِنَه	پاکدامن
۲۲۰	حَافِظَه	نگہبان

۲۲۱	حَامِدَہ	تعریف کرنے والی
۲۲۲	حِبَّانَہ	صحابیہ کا نام
۲۲۳	حَبْرَہ	خوشی ،نعمت
۲۲۴	حَبِیْبَہ	محبوب، سہیلی ،صحابیہ کا نام
۲۲۵	حَبِیْبُ النِّسَاء	عورتوں کی محبوب،دوست
۲۲۶	حَذَاقَہ	صحابیہ کا نام
۲۲۷	حُرْمَت	عزت وعظمت
۲۲۸	حُرْمَتُ النِّسَاء	عورتوں کی آبرو
۲۲۹	حُرَیْمِلَہ	صحابیہ کا نام
۲۳۰	حُرْمَلَہ	صحابیہ کا نام
۲۳۱	حَزِیْرَہ	بہترین وعمدہ مال
۲۳۲	حَسَّانَہ	صحابیہ کا نام، بہت حسین وجمیل
۲۳۳	حُسْنٰی	بہت خوبصورت،عمدہ
۲۳۴	حَسِیْبَہ	شرف ونسب والی
۲۳۵	حَسِیْنَہ	خوب صورت
۲۳۶	حَصَان	پاکدامن
۲۳۷	حَصْنَاء	پاکدامن

۲۳۸	حَفْصَه	ایک ام المؤمنین کا نام
۲۳۹	حَفِیْظَه	نگہبان
۲۴۰	حِکْمَت	دانائی، علم و معرفت
۲۴۱	حَکِیْمَه	دانا، حکمت والی
۲۴۲	حُکَیْمَه	حکمت والی چھوٹی خاتون، صحابیہ کا نام
۲۴۳	حَلِیْمَه	صحابیہ کا نام، بردبار، صبر والی
۲۴۴	حِلْیَه	زیور
۲۴۵	حُمَامَه	صحابیہ کا نام
۲۴۶	حَمْنَه	صحابیہ کا نام
۲۴۷	حُمَیْدَه	صحابیہ کا نام، قابل ستائش
۲۴۸	حُمَیْرَاء	حضرت عائشہؓ کا ایک توصیفی نام، سفید فام عورت
۲۴۹	حُمَیْمَه	صحابیہ کا نام، ساتھن
۲۵۰	حُمَیْنَه	صحابیہ کا نام
۲۵۱	حَنَّه	حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ
۲۵۲	حَنِیْفَه	اسلام کے احکام پر چلنے والی
۲۵۳	حُوْر	جنت کی حسین اور سیاہ چشم عورتیں

۲۵۴	حَوْرَاء	گورے رنگ کی عورت
۲۵۵	حُوْرِیَّه	خوبصورت عورت
۲۵۶	حَوْلَاء	صحابیہ کا نام
۲۵۷	حَوَّا	حضرت آدم علیہ السلام کی زوجہ اور سب کی امی جان کا نام
۲۵۸	حُوَیْصله	صحابیہ کا نام
۲۵۹	حَیَات	زندگی، نشو ونما
۲۶۰	حَیَاء	شرم وحیاء، وقار وسنجیدگی

خ

۲۶۱	خَادِمَه	خدمت گزار
۲۶۲	خَالِدَه	صحابیہ کا نام، ابدی
۲۶۳	خُبَاَه	پردہ نشین عورت
۲۶۴	خَتِیْع	چالاک، ہوشیار
۲۶۵	خَدُلَه	صحت مند
۲۶۶	خَدِیجَه	پہلی ام المؤمنین کا نام
۲۶۷	خَرْقَاء	صحابیہ کا نام
۲۶۸	خَرُوْد	شرمیلی عورت، دوشیزہ

۲۶۹	خَرِیْدَہ	شرمیلی عورت، موتی جس میں سوراخ نہ کیا گیا ہو
۲۷۰	خَضُرَہ	صحابیہ کا نام
۲۷۱	خَفِرَہ	انتہائی شرمیلی
۲۷۲	خُلَالَہ	سچی دوستی
۲۷۳	خُلَّہ	دوست، دلی دوستی
۲۷۴	خُلَیْسَہ	صحابیہ کا نام
۲۷۵	خُلَیْدَہ	صحابیہ کا نام، ہمیشہ رہنے والی
۲۷۶	خَلِیْقَہ	با اخلاق
۲۷۷	خَلِیْلَہ	گہری دوست، سچی دوست، سہیلی
۲۷۸	خِمُرَہ	خوشبو
۲۷۹	خَنْسَاء	صحابیہ کا نام
۲۸۰	خَوْلَہ	صحابیہ کا نام، ہرنی
۲۸۱	خَیْرُ النِّسَاء	عورتوں کی بھلائی
۲۸۲	خَیْرَہ	صحابیہ کا نام، خیر، بہتری
۲۸۳	خُزَیْمَہ	صحابیہ کا نام
	د	
۲۸۳	دِیْسَہ	بہادر ترین عورت

ذ

۲۸۴	ذَاکِرَہ	ذکر کرنے والی
۲۸۵	ذِکْرَی	یادگار
۲۸۶	ذَکِیَّہ	ذہین

ر

۲۸۷	رَابِطَه	صحابیہ کا نام، رابطہ، جوڑ، جوڑنے والی
۲۸۸	رَابِعَه	چوتھی، ایک برگزیدہ خاتون کا نام
۲۸۹	رَاجِعَه	لوٹنے والی
۲۹۰	رَاحَت	خوشی واطمینان قلب
۲۹۱	رَاحَتُ النِّسَاء	عورتوں کی راحت وخوشی
۲۹۲	رَاحِمَه	رحم کرنے والی
۲۹۳	رَاکِعَه	اللہ کے آگے جھکنے والی
۲۹۴	رَاحِلَه	سفر کرنے والی
۲۹۵	رَاحِیْل	حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ
۲۹۶	رَاُدَہ	پرشباب حسین لڑکی
۲۹۷	رَاشِدَہ	ہدایت یافتہ
۲۹۸	رَائِعَه	خوشگوار

۲۹۹	رَاغِبَه	خواہش مند
۳۰۰	رَافِعَه	بلند مرتبہ
۳۰۱	رَافِهَه	خوش حال
۳۰۲	رَاقِبَه	نگہبانی کرنے والی
۳۰۳	رَاقِمَه	لکھنے والی
۳۰۴	رَاقِنَه	خوش رنگ
۳۰۵	رَبْذَاء	صحابیہ کا نام
۳۰۶	رَبِيْحَه	صحابیہ کا نام، نفع بخش
۳۰۷	رَبِيْعَه	خوشگوار
۳۰۸	رَجَاء	صحابیہ کا نام، امید
۳۰۹	رَجُلَه	مردوں جیسی رائے اور علمی صفات والی عورت
۳۱۰	رَحْمَت	حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ، رحمت
۳۱۱	رَحْمَتُ النِّسَاء	عورتوں کی رحمت
۳۱۲	رَحُوْم	بہت مہربان و مشفق
۳۱۳	رَحِيْلَه	صحابیہ کا نام، مسافر
۳۱۴	رَحِيْمَه	رحم دل
۳۱۵	رَخَاء	کشادگی، آسودگی، خوش حالی

۳۱۶	رُخَاء	نرم وہلکی ہوا، خوش گوار ہوا
۳۱۷	رَزَان	باوقار خاتون
۳۱۸	رَزَانَه	سنجیدگی، وقار، بردباری
۳۱۹	رَزِیْنَه	باوقار، سنجیدہ، بردبار
۳۲۰	رُزَیْنَه	صحابیہ کا نام، باوقار، سنجیدہ، بردبار
۳۲۱	رَشَاقَه	خوش نمائی
۳۲۲	رَشِیْدَه	ہدایت یافتہ
۳۲۳	رَشِیْقَه	خوش وضع، خوش قامت
۳۲۴	رِضَاء	خوشی، مرضی، رضامندی
۳۲۵	رَضِیَّه	پسندیدہ
۳۲۶	رَعْلَه	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زوجہ
۳۲۷	رَغْضَه	نمرود کی بیٹی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائی
۳۲۸	رَغِیْدَه	خوش گوار زندگی
۳۲۹	رُغَیْنَه	صحابیہ کا نام، فرماں بردار
۳۳۰	رِفَاعَه	صحابیہ کا نام
۳۳۱	رَفْعَتُ النِّسَاء	عورتوں کی بلندی

۳۳۲	رُفَیْدَه	صحابیہ کا نام، مددگار
۳۳۳	رَفِیْعَه	بلند مرتبہ، شریف و باعزت
۳۳۴	رَفِیْقُ النِّسَاء	عورتوں کی سہیلی
۳۳۵	رَفِیْقَه	ساتھن، سہیلی
۳۳۶	رَفِیْهَه	خوش حال
۳۳۷	رَقِیْبَه	نگہبان
۳۳۸	رُقَیْقَه	صحابیہ کا نام، سہیلی، مہربان
۳۳۹	رُقَیَّه	صحابیہ کا نام
۳۴۰	رَکِیْنَه	سنجیدہ، باوقار
۳۴۱	رَمْشَاء	خوبصورت بناوٹ والی
۳۴۲	رَمْلَه	صحابیہ کا نام
۳۴۳	رَمِیْزَه	عقلمند، مکرم و معظم
۳۴۴	رُمَیْثَه	صحابیہ کا نام
۳۴۵	رَمِیْصَاء	صحابیہ کا نام
۳۴۶	رَنَاء	حسن و جمال
۳۴۷	رَئِیْسَه	رئیس عورت
۳۴۸	رُوَاء	رونق، بہار

۳۴۹	رَوْضَه	صحابیہ کا نام، خوبصورت باغ، شاداب زمین
۳۵۰	رَوْعَه	شان وشوکت، حسن و جمال کی جھلک
۳۵۱	رَوُقَه	پرکشش حسن وجمال
۳۵۲	رُوُقَه	انتہائی حسین
۳۵۳	رَوُنَق	رونق، بہار، چمک دمک
۳۵۴	رَیْحَانَه	صحابیہ کا نام، گلدستہ، کلی، خوبصورت عورت

ز

۳۵۵	زَائِدَه	صحابیہ کا نام
۳۵۶	زَائِرَه	ملاقات کرنے والی
۳۵۷	زَاهِدَه	دنیا سے بے رغبت
۳۵۸	زَاهِرَه	روشن وتابناک، خوش نما
۳۵۹	زُرْعَه	صحابیہ کا نام
۳۶۰	زَعِیُمَه	سردار، حاکمہ
۳۶۱	زَعِیُمُ النِّسَاء	عورتوں کی سردار
۳۶۲	زَکَانَه	فہم وفراست، سمجھ بوجھ
۳۶۳	زَکِیَّه	چالاک
۳۶۴	زُلُفٰی	تقرب، درجہ، مرتبہ

۳۶۵	زِنِّیْرَہ	صحابیہ کا نام
۳۶۶	زُھْدیٰ	بڑی زاہدہ خاتون، خدا رسیدہ
۳۶۷	زَھْرَاء	حضرت فاطمہؓ کا لقب، حسین عورت
۳۶۸	زَھْرَۃ	کلی، رونق
۳۶۹	زَیْنَب	صحابیہ کا نام، ایک حسین مہک دار پودا
۳۷۰	زِیْنَت	حسن و جمال، زینت

س

۳۷۱	سَائِبَه	صحابیہ کا نام
۳۷۲	سَاجِدَہ	سجدہ کرنے والی
۳۷۳	سَارَہ	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ
۳۷۴	سَارِیَه	صحابیہ کا نام، رات کی بارش
۳۷۵	سَالِکَه	اللہ کو پانے کی کوشش کرنے والی
۳۷۶	سَالِمَه	صحیح، تندرست
۳۷۷	سَبَا	صحابیہ کا نام
۳۷۸	سَبِیْعَه	صحابیہ کا نام
۳۷۹	سَجُوَاء	پرسکون آنکھ والی
۳۸۰	سَخْبَرَہ	صحابیہ کا نام

۳۸۱	سِدُرَہ	صحابیہ کا نام، بیری کا درخت
۳۸۲	سَدِیُدَہ	صحابیہ کا نام، درست
۳۸۳	سَرَّاء	صحابیہ کا نام، خوش حالی
۳۸۴	سَلِیُمَہ	تندرست
۳۸۵	سُعَاد	صحابیہ کا نام، نیک بخت
۳۸۶	سَعْدَہ	صحابیہ کا نام، نیک بخت
۳۸۷	سُعُدیٰ	صحابیہ کا نام، انتہائی خوش بخت
۳۸۸	سَعِیُدَہ	نیک بخت
۳۸۹	سُعَیْرَہ	صحابیہ کا نام
۳۹۰	سَعَادَتُ النِّسَاء	عورتوں کی خوش بختی
۳۹۱	سَفَانَہ	صحابیہ کا نام
۳۹۲	سَکِیْنَہ	صحابیہ کا نام، سکینہ، اطمینان، وقار
۳۹۳	سَلَامَہ	صحابیہ کا نام، سلامتی
۳۹۴	سَلْمَی	صحابیہ کا نام
۳۹۵	سَمَاحَہ	سخاوت، فراخ دلی
۳۹۶	سَمُحَہ	سخی عورت، فراخ دل
۳۹۷	سَمْرَاء	صحابیہ کا نام

۳۹۸	سَمِیْرَاء	صحابیہ کا نام
۳۹۹	سَمِیْرَہ	صحابیہ کا نام
۴۰۰	سَمِیْکَہ	صحابیہ کا نام
۴۰۱	سُمَیَّہ	صحابیہ کا نام، بلند مرتبہ
۴۰۲	سُنْبَلَہ	صحابیہ کا نام، خوشہ
۴۰۳	سُنْدُوس	صحابیہ کا نام
۴۰۴	سَنِیَّہ	صحابیہ کا نام، بلند، روشن، پر رونق
۴۰۵	سَنِیْنَہ	سہیلی
۴۰۶	سُنَیْنَہ	صحابیہ کا نام، سہیلی
۴۰۷	سَهْلَہ	صحابیہ کا نام، سہل، آسانی
۴۰۸	سَهِیْمَہ	صحابیہ کا نام
۴۰۹	سَوَادَہ	صحابیہ کا نام
۴۱۰	سَوْدَاء	صحابیہ کا نام
۴۱۱	سَوْدَہ	صحابیہ کا نام

ش

۴۱۲	شَارِقَہ	روشن
۴۱۳	شَاغِلَہ	مصروف

۴۱۴	شَافِعَه	سفارش کرنے والی
۴۱۵	شَاكِرَه	شکر کرنے والی، شکر گزار
۴۱۶	شَاهِدَه	گواہ، حاضر
۴۱۷	شُجَاعَه	بہادر، باہمت
۴۱۸	شَرَفُ النِّسَاء	عورتوں کا شرف
۴۱۹	شَرُفَه	صحابیہ کا نام، شرف
۴۲۰	شَرِيْفَه	نیک
۴۲۱	شَطْبَه	لمبی اور خوبصورت لڑکی
۴۲۲	شَعْثَاء	صحابیہ کا نام
۴۲۳	شِفَاء	صحابیہ کا نام، شفا، صحت، آرام
۴۲۴	شَفِيْقَه	مہربان
۴۲۵	شَقِيْرَه	صحابیہ کا نام
۴۲۶	شَقِيْقَه	صحابیہ کا نام
۴۲۷	شَكِيْلَه	خوبصورت
۴۲۸	شَمْسُ النِّسَاء	عورتوں کا سورج
۴۲۹	شَمَّاء	صحابیہ کا نام
۴۳۰	شَهَامَه	خودداری، حوصلہ مندی، وقار، فہم وفراست

۴۳۱	شَهِيْدَه	صحابیہ کا نام
۴۳۲	شَهِيْرَه	نیک نام، مشہور ومعروف
۴۳۳	شِيْمَاء	صحابیہ کا نام
	ص	
۴۳۴	صَابِرَه	صبر کرنے والی
۴۳۵	صَاحِبَه	سہیلی
۴۳۶	صَادِقَه	سچی، راست باز
۴۳۷	صَالِحَه	نیک، صلاح وتقوی والی
۴۳۸	صَائِمَه	روزہ رکھنے والی
۴۳۹	صَبَاحَه	خوبصورتی، جاذبیت، پیاراپن
۴۴۰	صَبِيْحَه	خوبصورت، حسین وجمیل
۴۴۱	صَحْوَة	بیداری، ہوش
۴۴۲	صَدِيْقَه	سہیلی
۴۴۳	صِدِّيْقَه	بہت سچی، انتہائی راست باز
۴۴۴	صَغِيْرَه	چھوٹی
۴۴۵	صُغْرٰى	بہت چھوٹی
۴۴۶	صَفَاء	نکھار، اخلاص، بہار، صفائی

نمبر	نام	معنی
۴۴۷	صَفُوْرَا	حضرت شعیبؑ کی بیٹی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ کا نام
۴۴۸	صَفْوَه	منتخب و پسندیدہ، مخلص دوست
۴۴۹	صَفِیْرا	حضرت شعیبؑ کی بیٹی اور حضرت موسیٰؑ کی خواہر نسبتی کا نام
۵۵۰	صَفِیَّه	ام المومنین کا نام، منتخب و چیدہ، مخلص سہیلی
۵۵۱	صُمَیْتَه	صحابیہ کا نام، خاموش مزاج
	ض	
۵۵۲	ضُبَاعَه	صحابیہ کا نام
۵۵۳	ضُبَیْعَه	صحابیہ کا نام
۵۵۴	ضَمْرَه	صحابیہ کا نام
۵۵۵	ضِیَاءُ النِّسَاء	عورتوں کی روشنی
	ط	
۵۵۶	طَالِبَه	طلب گار
۵۵۷	طَالِعَه	ظاہر ہونے والی
۵۵۸	طَاهِرَه	پاک
۵۵۹	طِبْنَه	ہوشیاری، سمجھ

۵۶۰	طَرَاوَہ	تازگی،شادابی
۵۶۱	طَرِیَّہ	صحابیہ کا نام،تروتازہ
۵۶۲	طُعَیمَہ	صحابیہ کا نام
۵۶۳	طَلَالَہ	رونق وخوشنمائی،خوشی ومسرت
۵۶۴	طَلَاوَہ	رونق،بہار،خوبصورتی
۵۶۵	طُلَیْحَہ	صحابیہ کا نام
۵۶۶	طُوبٰی	خوشخبری،ابدی عزت،جنت کے ایک درخت کا نام
۵۶۷	طُولٰی	بہت مہربان
۵۶۸	طَیْبَہ	صحابیہ کا نام
۵۶۹	طَیِّبَہ	پاک

ظ

۵۷۰	ظَاہِرَہ	ظاہر
۵۷۱	ظَفَرُ النِّسَاء	عورتوں کی کامیابی
۵۷۲	ظَبْیَہ	صحابیہ کا نام
۵۷۳	ظَمْیَاء	صحابیہ کا نام
۵۷۴	ظَہِیرَہ	مددگار

ع

ام المومنین کا نام، خوش حال خاتون	عَائِشَه	۵۷۵
عبادت گزار	عَابِدَه	۵۷۶
حسین عورت	عَابِیَه	۵۷۷
صحابیہ کا نام، شریف، بہت خوشبو ملنے والی	عَاتِکَه	۵۷۸
انصاف پسند	عَادِلَه	۵۷۹
عروج کرنے والی	عَارِجَه	۵۸۰
پختہ ارادہ کرنے والی	عَازِمَه	۵۸۱
بچانے والی	عَاصِمَه	۵۸۲
خوشبو کی عادی	عَاطِرَه	۵۸۳
خیریت، تندرستی	عَافِیَه	۵۸۴
سمجھ دار، عقلمند	عَاقِلَه	۵۸۵
علم والی	عَالِمَه	۵۸۶
صحابیہ کا نام، بلند	عَالِیَه	۵۸۷
آباد کرنے والی	عَامِرَه	۵۸۸
باعمل	عَامِلَه	۵۸۹
بڑی عبادت گزار، زاہدہ	عُبْدٰی	۵۹۰

۵۹۱	عَبْقَرَه	خوبصورت عورت
۵۹۲	عَبْقَرِیَّه	بے مثال وباکمال خاتون
۵۹۳	عَتِیْقَه	شریف الطبع خاتون
۵۹۴	عَبْهَرَه	حسین وخوش اخلاق عورت
۵۹۵	عَذْرَاء	پاک دامن، کنواری
۵۹۶	عَرُوْسَه	دلہن
۵۹۷	عِزَّه	صحابیہ کا نام، آبرو، اعزاز
۵۹۸	عَزِیْزَه	صحابیہ کا نام، باعزت
۵۹۹	عِصْمَت	صحابیہ کا نام، پاک دامنی
۶۰۰	عِصْمَتُ النِّسَاء	عورتوں کی عصمت
۶۰۱	عُصَیْمَه	صحابیہ کا نام
۶۰۲	عَطِیَّه	بخشش، عطیہ
۶۰۳	عَظْمَتُ النِّسَاء	عورتوں کی عظمت
۶۰۴	عِفَّتُ النِّسَاء	عورتوں کی پرہیزگاری
۶۰۵	عَفْرَاء	صحابیہ کا نام
۶۰۶	عَفِیْفَه	پاکدامن
۶۰۷	عَقِیْقَه	سرخ ہیرا

۲۰۸	عَقِیْلَه	صحابیہ کا نام، پردہ نشین خاتون، شریف
۲۰۹	عَلاء	عزت، سربلندی
۲۱۰	عُلْیَا	بلند
۲۱۱	عَلْیَاء	عزت، شرافت
۲۱۲	عُلَیَّه	صحابیہ کا نام
۲۱۳	عُمَارَه	صحابیہ کا نام
۲۱۴	عَمْرَه	صحابیہ کا نام
۲۱۵	عُمَیْرَه	صحابیہ کا نام
۲۱۶	عَنْبَر	ایک خوشبودار مادہ
۲۱۷	عُوَیْمِرَه	صحابیہ کا نام
۲۱۸	عَیْسَاء	صحابیہ کا نام
۲۱۹	عَیْنَاء	کشادہ اور خوبصورت آنکھ والی

غ

۲۲۰	غَاثِنَه	صحابیہ کا نام
۲۲۱	غَالِیَه	مشک وعنبر وغیرہ سے بنی ہوئی خوشبو
۲۲۲	غِبْطَه	خوشی وشادمانی، رشک
۲۲۳	غَرَّاء	روشن رو، خوبصورت

۲۲۴	غُرَّه	روشنی، چمک
۲۲۵	غُزَيْلَه	صحابیہ کا نام
۲۲۶	غَضَارَه	شادابی، آسودگی
۲۲۷	غُفَيْرَه	صحابیہ کا نام
۲۲۸	غُفَيْلَه	صحابیہ کا نام، پاکدامن
۲۲۹	غُمَيْصَاء	صحابیہ کا نام
۲۳۰	غَنَّاجَه	شیریں ادا عورت
۲۳۱	غَنُوجَه	شیریں ادا عورت
۲۳۲	غَنِيَّه	صحابیہ کا نام، مالدار، مستغنی

ف

۲۳۳	فَاتِحَه	فتح مند
۲۳۴	فَارِعَه	صحابیہ کا نام
۲۳۵	فَارِهَه	خوبصورت جوان لڑکی
۲۳۶	فَاطِمَه	نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صاحبزادی کا نام
۲۳۷	فَاضِلَه	بلند مرتبہ والی، صاحب فضیلت، نعمت عظمی
۲۳۸	فَائِزَه	کامیاب
۲۳۹	فَائِقَه	ممتاز، بلند

۲۴۰	فَخْرُ النِّسَاء	عورتوں کی فخر
۲۴۱	فَتْحُ النِّسَاء	عورتوں کی فتح وکامیابی
۲۴۲	فُتْحَه	کشادگی، مال یا علم وغیرہ جس پر فخر کیا جائے
۲۴۳	فَرَاهَه	خوبصورتی
۲۴۴	فَرْحَه	خوشی، خوشخبری
۲۴۵	فَرْحَتُ النِّسَاء	عورتوں کی خوشی
۲۴۶	فِرْدَوْس	جنت، سرسبز وشاداب وادی
۲۴۷	فَرْدَه	بے مثال، اکیلی
۲۴۸	فَرَّاء	حسین دانتوں والی عورت
۲۴۹	فَرْعَه	صحابیہ کا نام
۲۵۰	فَرْوَه	صحابیہ کا نام
۲۵۱	فَرِيْدَه	نفیس اور بیش قیمت موتی، یکتا
۲۵۲	فُرَيْعَه	صحابیہ کا نام
۲۵۳	فَصَاحَه	خوش بیانی
۲۵۴	فَصِيْحَه	خوش گفتار
۲۵۵	فَصِيْحُ النِّسَاء	عورتوں میں فصیح
۲۵۶	فَضْلُ النِّسَاء	عورتوں کی فضیلت

۲۵۷	فُضْلٰی	بہت باکمال، بہت ممتاز
۲۵۸	فَضِیْلَه	بلند کرداری، اخلاقی بلندی
۲۵۹	فَطَانَه	سمجھ، زیرکی، قوت فہم
۲۶۰	فَقَاهَه	سمجھ بوجھ، دینی فہم
۲۶۱	فَقِیْهَه	اصول شریعت واحکام شریعت کی ماہر عالمہ، دینی فہم رکھنے والی
۲۶۲	فَكِیْهَه	صحابیہ کا نام، خوش مزاج
۲۶۳	فَنِیْقَه	نازونعمت کی پروردہ عورت
۲۶۴	فَهِیْمُ النِّسَاء	عورتوں میں سمجھدار
۲۶۵	فَهِیْمَه	سمجھدار

ق

۲۶۶	قُتَیْلَه	صحابیہ کا نام
۲۶۷	قُرَّةُ العَیْن	صحابیہ کا نام، آنکھ کی ٹھنڈک
۲۶۸	قُرَّةُ النِّسَاء	عورتوں کی ٹھنڈک
۲۶۹	قَرِیْبَه	صحابیہ کا نام، قریب
۲۷۰	قَرِیْرَه	صحابیہ کا نام
۲۷۱	قَسَامَه	حسن وجمال، خوبصورتی

۶۷۲	قِسمَت	نصیب
۶۷۳	قَصْوَاء	صحابیہ کا نام
۶۷۴	قَفِیْرَہ	صحابیہ کا نام
۶۷۵	قَمَرُ النِّسَاء	عورتوں کا چاند
۶۷۶	قَیْلَہ	صحابیہ کا نام

ک

۶۷۷	کَاشِفَہ	کھولنے والی
۶۷۸	کَاظِمَہ	غصہ کو پینے والی
۶۷۹	کَامِلَہ	کامل
۶۸۰	کَبِیْرَہ	بڑی، عظیم
۶۸۱	کُبْرٰی	بہت بڑی
۶۸۲	کَبْشَہ	صحابیہ کا نام
۶۸۳	کَبِیْشَہ	صحابیہ کا نام
۶۸۴	کَثِیْرَہ	صحابیہ کا نام
۶۸۵	کَحِیْلَہ	صحابیہ کا نام
۶۸۶	کَرِیْمَ النِّسَاء	عورتوں میں باعزت
۶۸۷	کَرِیْمَہ	صحابیہ کا نام، عزت والی

۶۸۸	كُعَيْبَه	صحابیہ کا نام، بلند مرتبہ
۶۸۹	كُلْثُم	صحابیہ کا نام
۶۹۰	كَلِيُمَه	بات کرنے والی
۶۹۱	كُوَيُسَه	صحابیہ کا نام
۶۹۲	كَيسَه	صحابیہ کا نام

ل

۶۹۳	لَئِيق النِّسَاء	عورتوں میں قابل
۶۹۴	لَئِيقَه	قابل، لائق
۶۹۵	لُبَابَه	صحابیہ کا نام
۶۹۶	لُبْنٰی	صحابیہ کا نام
۶۹۷	لَبِيْبَه	صحابیہ کا نام، سمجھدار
۶۹۸	لَبِيُسَه	صحابیہ کا نام
۶۹۹	لَيْلَى	صحابیہ کا نام
۷۰۰	لُهَيَّه	صحابیہ کا نام
۷۰۱	لَيَّا	حضرت یوسف علیہ السلام کی خالہ

م

۷۰۲	مَاجِدَه	برگزیدہ

۷۰۳	مَارِدَہ	صحابیہ کا نام
۷۰۴	مَارِیَہ	صحابیہ کا نام، گوری، اور چمک دمک والی عورت
۷۰۵	مَازِیَہ	فضیلت، برتری، مہربانی
۷۰۶	مِبْسَام	مسکرانے والی
۷۰۷	مُبْشَرَہ	ہر لحاظ سے حسین عورت، پیکر جمال
۷۰۸	مُبَشِّرَہ	خوش خبری دینے والی
۷۰۹	مَبْشُوْرَہ	ہر لحاظ سے حسین عورت، پیکر جمال
۷۱۰	مُبَارَکَہ	نیک بخت
۷۱۱	مُبَصِّرَہ	بابصیرت
۷۱۲	مُبَلِّغَہ	دین کی تبلیغ کرنے والی
۷۱۳	مُبِیْنَہ	واضح
۷۱۴	مُتَّزِنَہ	سنجیدہ مزاج
۷۱۵	مُتَوَرِّعَہ	پرہیزگار محتاط
۷۱۶	مَتِیْنَہ	مضبوط
۷۱۷	مَثَالَہ	فضیلت، عمدگی
۷۱۸	مُجِیْبَہ	جواب دینے والی
۷۱۹	مَجِیْدَہ	عظمت والی

۷۲۰	مُحِبَّه	صحابیہ کا نام،محبت کرنے والی
۷۲۱	مُحْسِنَه	احسان کرنے والی
۷۲۲	مَحْمُوْدَه	قابل تعریف
۷۲۳	مُخَدَّرَه	پردہ نشین عورت، باپردہ لڑکی
۷۲۴	مِدْحَة	تعریف،ستائش
۷۲۵	مَرْجُوْنَه	شرمیلی عورت
۷۲۶	مَرْحَمَه	رحمت،رحم،مہربانی
۷۲۷	مَرْضِيَّه	پسندیدہ،صحابیہ کا نام
۷۲۸	مَرْيَم	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام
۷۲۹	مَزِيْدَه	صحابیہ کا نام
۷۳۰	مِزِيَّه	فضیلت، برتری
۷۳۱	مُسْتَنْصِرَه	اللہ سے مدد طلب کرنے والی
۷۳۲	مَسْرُوْرَه	خوش وخرم
۷۳۳	مَسْعُوْدَه	نیک بخت
۷۳۴	مُسْلِمَه	اللہ کی فرمانبردار
۷۳۵	مَشْبُوْبَه	خوبصورت، ہوشیار و بہادر آدمی
۷۳۶	مُشْرِقَه	روشن کرنے والی

۷۳۷	مُشْفِقَه	شفقت کرنے والی
۷۳۸	مَشْکُوْرَہ	ممنون
۷۳۹	مُشِیْرَہ	مشورہ دینے والی
۷۴۰	مُصَدِّقَه	تصدیق کرنے والی
۷۴۱	مُطِیْعَه	صحابیہ کا نام، اطاعت شعار عورت
۷۴۲	مُعَاذَہ	صحابیہ کا نام
۷۴۳	مِعْطَار	بہت خوشبو استعمال کرنے والی
۷۴۴	مَعُوْنَه	مدد، مددگار
۷۴۵	مُعِیْنَه	مدد کرنے والی
۷۴۶	مِغْنَاج	ناز و نخرے والی عورت
۷۴۷	مُفِیْدَہ	نفع بخش، مالدار
۷۴۸	مَقْبُوْلَه	پسندیدہ
۷۴۹	مَقْصُوْدَہ	مطلوب
۷۵۰	مَقْصُوْرَہ	پردہ نشین پاکدامن عورت، گھر میں رہنے والی خوش حال عورت
۷۵۱	مُکَرَّمَه	باعزت
۷۵۲	مَلاحَة	خوب روئی، خوش نمائی

۷۵۳	مَلِکَه	ملکہ، رانی
۷۵۴	مُلَیْکَه	صحابیہ کا نام
۷۵۵	مِنْجَاد	ہمدرد و مددگار
۷۵۶	مِنْحَه	عطیہ
۷۵۷	مَنْذُوْرَه	پسندیدہ
۷۵۸	مَنْصُوْرَه	مدد کی گئی عورت
۷۵۹	مُنْصِفَه	انصاف پسند عورت
۷۶۰	مَنْقَبَه	عمدہ اخلاق و اوصاف، شریف فعل
۷۶۱	مُنِیْبَه	اللہ سے لو لگانے والی
۷۶۲	مَنِیْحَه	عطیہ
۷۶۳	مُنِیْرَه	روشن کرنے والی
۷۶۴	مُنِیْفَه	حسین و خوش قامت عورت
۷۶۵	مَوَدَّة	محبت، تعلق
۷۶۶	مَوْعِظَه	نصیحت
۷۶۷	مُوَفَّقَه	توفیق یافتہ، خوش قسمت، کامیاب
۷۶۸	مُؤْمِنَه	ایماندار عورت
۷۶۹	مَوْهَبَه	صحابیہ کا نام، عطا کردہ

۷۷۰	مَهْدِيَّه	ہدایت یافتہ
۷۷۱	مِيْزَه	امتیاز، خصوصیت
۷۷۲	مِيْسَان	انتہائی سنجیدہ عورت
۷۷۳	مِيْقَانَه	ہر بات کا یقین کرنے والی بھولی اور سیدھی عورت
۷۷۴	مَيْمُونَه	صحابیہ کا نام، بابرکت
۷۷۵	مَيَّلَه	دولت مند خاتون

ن

۷۷۶	نَائِلَه	صحابیہ کا نام، پانے والی
۷۷۸	نَاجِحَه	کامیاب
۷۷۹	نَاجِيَه	بچانے والی
۷۸۰	نَاسِكَه	زاہدہ، عبادت گزار
۷۸۱	نَاصِحَه	نصیحت کرنے والی، ہمدرد، بہی خواہ
۷۸۲	نَاصِرَه	مدد کرنے والی
۷۸۳	نَاطِقَه	بولنے والی
۷۸۴	نَاظِرَه	دیکھنے والی
۷۸۵	نَاظِمَه	پرونے والی
۷۸۶	نَاظُوْرَه	سردار قوم

۷۸۷	نَاعِمَه	آسودہ زندگی والی
۷۸۸	نَافِلَه	عطیہ، بخشش
۷۸۹	نَاهِضَه	مستعد، بیدار مغز
۷۹۰	نَبَالَه	شرافت ونجابت، عظمت ووقار
۷۹۱	نَبَاهَه	عزت وشرافت
۷۹۲	نَبِيْشَه	صحابیہ کا نام
۷۹۳	نَبِيْلَه	معزز وشریف خاتون
۷۹۴	نَجَابَة	شرافت، ذکاوت
۷۹۵	نَجِيْد	بہادر وجری، باہمت، شیر
۷۹۶	نَجِيْبَه	شریف، ذکی، ہونہار
۷۹۷	نَجْمُ النِّسَاء	عورتوں کا ستارہ
۷۹۸	نِحْلَه	تحفہ، بخشش
۷۹۹	نَذِيْرَه	اللہ سے ڈرانیوالی
۸۰۰	نَزَاهَة	پاکدامنی، پارسائی
۸۰۱	نَسِيْبَه	صحابیہ کا نام، معزز
۸۰۲	نُصْحٰى	بڑی خیر خواہ
۸۰۳	نُصْرٰى	بڑی مددگار

۸۰۴	نُصْرَة	مدد، حمایت
۸۰۵	نُصْفٰی	بہت انصاف کرنے والی
۸۰۶	نَصِیْحَه	خیر خواہ، نصیحت کرنے والی
۸۰۷	نَضْرَاء	بارونق
۸۰۸	نَضُوْح	مہکنے والی خوشبو
۸۰۹	نَضِیْرَه	حسین وجمیل
۸۱۰	نَطِیْسَه	باریک بیں
۸۱۱	نِظَارَه	فہم وفراست، دور بینی
۸۱۲	نَظَافَه	صفائی، پاکیزگی
۸۱۳	نَظِیْفَه	صاف ستھری
۸۱۴	نَعَامَه	صحابیہ کا نام
۸۱۵	نَعْتَه	انتہائی حسین عورت
۸۱۶	نَعْمَاء	راحت، آسودگی
۸۱۷	نَعْمَه	خوش حالی، آسودگی، نعمت
۸۱۸	نِعْمَه	انعام، رزق، قابل قدر
۸۱۹	نُعْمٰی	آسودگی، راحت وآرام، صحابیہ کا نام
۸۲۰	نَعِیْتَه	شریف

۸۲۱	نَعِيْمَه	خوش حال
۸۲۲	نَغْمَه	سریلی آواز
۸۲۳	نَغُوْم	سریلی آواز والا، خوش گلو
۸۲۴	نَفْحَه	مہک، خوشبو کا جھونکا، خوشگوار مہک
۸۲۵	نَفِيْسَه	بیش قیمت، عمدہ، صحابیہ کا نام
۸۲۶	نَقِيَّه	پاک
۸۲۷	نَقِيْبَه	سردار
۸۲۸	نَوْرَاء	صحابیہ کا نام
۸۲۹	نُوْرُالنِّسَاء	عورتوں کا نور
۸۳۰	نَوْلَه	بخشش، عطیہ
۸۳۱	نُوَيْلَه	صحابیہ کا نام
۸۳۲	نَهْضَه	بیداری، طاقت وقوت
۸۳۳	نِيْقَه	نفاست وعمدگی، انتہائی لطافت
۸۳۴	نَيْلَه	عطیہ

و

۸۳۵	وَاجِدَه	پانے والی
۸۳۶	وَاعِظَه	نصیحت کرنے والی

۸۳۷	وَاعِیَه	ہوشمند، باشعور
۸۳۸	وَجَاهَت	عزت ورفعت، ناموری
۸۳۹	وَجِیْهَه	مرتبہ والی، بارعب، پرشوکت
۸۴۰	وَحِیْدَه	یکتا، اکیلی
۸۴۱	وَذِیْلَه	خوش قامت، پھرتیلی عورت
۸۴۲	وَسَامَه	حسن و جمال، خوب روئی، خوب صورتی
۸۴۳	وَسْنَاء	صحابیہ کا نام
۸۴۴	وَسُنَانَه	نشیلی آنکھ والی عورت
۸۴۵	وَصْلَه	صحابیہ کا نام، جوڑنے والی
۸۴۶	وَقْصَاء	صحابیہ کا نام

ھ

۸۴۷	هَاجِرَه	اللہ کے لئے ہجرت کرنے والی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ مطہرہ کا نام
۸۴۸	هَادِئَه	پرسکون، مطمئن، سنجیدہ
۸۴۹	هَادِیَه	راہ دکھانے والی
۸۵۰	هَالَه	صحابیہ کا نام

۸۵۱	هَدِیَّه	دولہن،تحفہ،ہدیہ
۸۵۲	هُرَیْرَه	صحابیہ کا نام
۸۵۳	هُزَیْلَه	صحابیہ کا نام
۸۵۴	هَشَاشَه	خندہ روئی،مسرت وشادمانی
۸۵۵	هُمَیْمَه	صحابیہ کا نام
	ی	
۸۵۶	یَامِنَه	بابرکت،خوش بخت
۸۵۷	یُسْرَی	بہت آسان وسہل
۸۵۸	یَسِیْرَه	صحابیہ کا نام،آسان وسہل
۸۵۹	یَقْظَه	بیداری
۸۶۰	یُمْنٰی	بابرکت
۸۶۱	یُوْخَانْد	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام

تمت بحمد الله

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وعلی اله، وأصحابه أجمعین،و من تبعهم باحسان الی یوم الدین.